وفی انفسکم افلا تبصرون
بحمداللہ دیوان عالیجاہ نواب صولت جنگ میر عابد علیخاں بہادر متخلص
بسعی سید قادر حسین صاحب قادر و مولوی محمد عبدالقادر صاحب ابو طاہر
قد طبع فی مطبع فخر نظامی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا وظیفہ ہے برنا و پیر کا | نعت رسول ورد صغیر و کبیر کا

دیکھا ہی حقکو حق ہی یہہ حق رتبہ پیر کا | گر عقل ہو تو مان سخن اس حقیر کا

ہون خاکسار مین نہین خواہان سریر کا | کافی ہی گر ملے مجھے بستر حصیر کا

الفقر فخری احمد مرسل نے جب کہا | سلطان سے بڑہکے جانئے رتبہ فقیر کا

ہے آسرا جو صاحب لولاک کا مجھے | مطلق نہین ہے خوف گناہ کثیر کا

چھوٹا کمان سے جا کے لگا وہ نشانہ پر | اپنا سخن مقابلہ کرتا ـــ

دنیا کی مشکلات سے عابد نہیں ہے ڈر
مشکلکشا ہے نام شہ دستگیر کا

مظہر ہے خاص بندہ خدا کے ظہور کا | پہر دیکھئے تو جلوہ محمد کے نور کا
نزدیک آئیے تو کہون راز دور کا | قادر ہو قلب پر تو تماشا ہے طور کا
زاہد کو صرف شوق ہے جنت کی حور کا | رندونکو اعتراف ہے اپنے قصور کا
کیون عاشقونکو کرتے ہین ناصح نصیحتین | کیا کام اہلِ عشق مین عقل و شعور کا
کیا ہے عجب جو بخش دے مجھ تیرہ روز کو | وہ ہے کریم بندہ ہون رب غفور کا
شیطان کی کیا مجال کرے آدمی سے بحث | اوستاد ہے یہہ اوس سے بہی شر و فتور کا
خطا اونکا مجھکو آیا ہے مضمون ہے نہی | اک کام ہے تم سے آج ہے مجھکو ضرور کا

عابد کو کیون نہ فخر ہو اس اختصاص پر

فدوی بھی ہے تو خاص اپنے حضور کا

ہے یہہ بیگانہ آشنا سب کا | دل بھی معشوق ہے نئے ڈھب کا
ہو وفا وعدہ ہم سے تیرے | ... رخسار کا دے یا لب کا

میری تیری ہے دوستی کب کی | کچھہ تعلق نہین ہے یہہ اب کا
مے پندار پی ہے زاہد نے | پاک ہے نفس رند مشرب کا
کافرِ عشق بھی مسلمان بھی | ہے جدا ڈھنگ میرے مذہب کا
تو نے کیون دی ذرا سی مے ساقی | تشنہ ہون ساغرِ لبالب کا
عید کا دن ہے آئیے ملئے | ہم سے ہوتا ہے وعدہ کیون شب کا
کون سمجھتا ہے دوسرا عاشق | تجھکو اک مین ملا ہون مطلب کا

عبد مجھکو کیا جو اسنے عابد
مجھہ پہ احسان ہے مرے رب کا

رات دن محو تصور ہے مہر تابان کسکا
عشق رکھتا ہے تو پنہان دل نادان کسکا

کسکے سایہ میں خط و زلف کو ہاتھ آئے نجات
آسرا ڈہونڈہتے ہیں سنبل و ریحان کسکا

جستجو رہتی ہے کسکی یہہ شب و روز تجھے
جوش ہے دل کو ترے مہر درخشان کسکا

کیا کہوں پوچھ یہیں میں وہ دکھا کر زلفیں
دل بنایا ہے اسطرح پریشان کسکا

تم جو دل میں ہو تو کیا کچھ نہیں دلمیں میرے
کسکی حسرت میں کرون عشقمیں ارمان کسکا

حال عابد کے کہوں ہیں وہ ملت کا یقین کیا
مین ہی دل سے بہلا بیٹھا ہے ایمان کسکا

غیرونکو بھی معلوم ہے میں یار رہوں اوسکا
اے عشق بہرحال خریدار رہوں اوسکا

اے مالک کونین بنایا مجھے سب نے
شرمندہ تمہارا تو گنہگار رہوں اوسکا

کرتا ہوں جو میں حق طلب حق کی محبت
[illegible] شکر اتجہ سے ہی طلبگار رہوں اوسکا

مجھ خاک کے پتلے کو حقارت سے نہ دیکھو
[illegible] ہوں مگر محرم اسرار ہوں اوسکا

دیوانہ مجھے کہتے ہیں کیوں اہل خرد سب
ہونے کی مرا حسبہ سلیماں کو ہے حسرت
کرتے ہیں عبث فکر مری حضرت عیسے

وہ میرا ہے میں دل سے طلبگار ہوں اوسکا
میں مور ضعیف اینک گرفتار ہوں اوسکا
صحت سے غرض کیا مجھے بیمار ہوں اوسکا

مسجد میں جو عابد ہوں تو بتخانہ میں زاہد سب
میخانۂ عالم میں میں سرشار ہوں اوسکا

جس جگہ سے آنکھہ پڑی یار کا جلوہ دیکھا
اسی جلوہ کا زمانہ میں تماشا دیکھا
اپنے زیور کی وہ تعریف بھی ان ہیں کرتے
چاند تو چاند ہے ماتھے کا بھی تارا دیکھا
ساری محفل میں مرا حال یہ ہے اوسکی نظر
آنکھہ سے اوس نے کیا مجھکو اشارا دیکھا
دین و دنیا کا کیا عشق نے تیرے نقصان
نفع کے بدلے ہوا میرا خسارا دیکھا
دل کو آئینہ کیا میں نے کہ صورت دیکھو ان
دیکھنے والے وہ آپ نے افسوس نہ دیکھا دیکھا
گلی کرتے ہوئے مجھہ سے وہ یہ فرماتے ہیں
تیرے دل کے لئے رکھا ہے یہ آرا دیکھا

سخت بیتاب یوں ہوا ہوں جو کہہ گئے
نامہ پڑھتے ہی میرا ایسا تھا وہ قاصد کے ہوا

یا نبی آپ کا ہی میں نے سہارا دیکھا
آ کے کہتا ہے کہ کیوں شوق ہمارا دیکھا

خلد اللہ ملکہ
قدم شاہ دکن تم سے تو دیکھے عابد
نہ سمرقند ہی دیکھا نہ بخارا دیکھا

آنکھ اب تم سے لڑی پیر نے حرم چھوڑ دیا
اک تمہارے لئے کس کس کو صنم چھوڑ دیا

خط تمہیں لکھنے کو بیٹھا تھا کہ تم آ ہی گئے
اسلئے ہات سے اب میں نے قلم چھوڑ دیا

میرے بستر سے جو تا صبح نہ ہم آ ہی گئے
پند کوئی کو وہیں کھا کے قسم چھوڑ دیا

تو نے جس روز کیا وصل کا وعدہ مجھ سے
دل مضطر نے خیال غم شب غم چھوڑ دیا

ہات کو میں نے بڑھایا تھا کہ چھو لوں رخسار
ہات ظالم نے میرا کر کے قلم چھوڑ دیا

دی مجھے عشق کی سرکار نے روشن چوکی
میں نے دنیا ہی مراتب و علم چھوڑ دیا

آگیا ہم تمہیں پا کے میری قسمت جاگی
شکر اللہ کا یک لخت ستم چھوڑ دیا

کیا ہوئے پہلے کے الطاف وہ مہر و لطف | واہ جی تمنے تو سب لطف و کرم چھوڑ دیا

ہات ما دیتا تو مری ارمان ہے مسکین عابد
خدا مین اوس شوخ نے یہہ کہکے کرم چھوڑ دیا

بت کو لاکے کسنے میرے دل کے اندر رکھدیا | خانۂ اللہ مین کیسا یہہ پتھر رکھدیا
کردیا منہہ بند میرا بات ہی کہنے نہ دی | ایک کڑی سی ایسی سنائی دلمین نشتر رکھدیا
شیخ صاحب عزم کعبہ ہو مبارک آپکو | ہمنے اپنا کوچۂ جانان مین بستر رکھدیا
جو بڑھانا ہو بڑھائے جو گھٹانا ہو گھٹائے | کاتب تقدیر نے سبکے آگے مقدر رکھدیا

ہو گیا حیران عابد دیکھکر یہہ صورتین
جب قدم اس آئینہ خانہ کے اندر رکھدیا

جسنے ایسا تجھے شباب دیا | اوس نے ہی ہم کو اضطراب دیا
شب کا وعدہ کیا نہین آیا | رات بھر مجھکو یون عذاب دیا

کیون نہ جلجاؤن غیر کو تو نے
بھر کے ساغر دیا کباب دیا

کتنے تو نے دیئے لئے کتنے
اسکا تو نے نہین حساب دیا

خلق سے کیا تو مانگ خالق سے
اوسنے ہی سب کو بیحساب دیا

شیخ نے کر کے غیبت رندان
زہد و تقوے کا سب ثواب دیا

ہمنے کیا پوچھا آپ کیا سمجھے
بات کیا تھی یہہ کیا جواب دیا

عابد حق پرست کو ہے ہے
تم نے کیون ساغر شراب دیا

کھوج اوس نام کا نہین ملتا
کچھہ پتا کام کا نہیں ملتا

کوئی کیا سمجھے آپ تک صاحب
رستہ اس بام کا نہین ملتا

یون تو برسون ہی پی ہے اے ساقی
لطف اس جام کا نہین ملتا

کون وحشی گیا کہ کعبہ مین
جامہ احرام کا نہین ملتا

غیر کا خط وہ دیکھتے ہین مجھے
پرچہ پیغام کا نہین ملتا

یون ہین کہنے کو سیکڑون احباب
دوست اک کام کا نہین ملتا

سود سرکار عشق سے ہمکو
درہم و دام کا نہین ملتا

دل جو اوس زلف مین پہنسا وہ گیا
صید اِس دام کا نہین ملتا

تری طاعت سے اک پل ہمکو
وقت آرام کا نہین ملتا

اوس نے گہایل کیا ہے دربردہ
زخم صمصام کا نہین ملتا

غیر کی وجہ سے بذ و گالی
لطف دشنام کا نہین ملتا

کہا عابد سے دیکے درہم داغ
عوض اِس دام کا نہین ملتا

اپنے ہی دل مین ہے خدا ملتا
کعبے جاتے تو ہم کو کیا ملتا

اتنا زاہد کو گر پیتا ملتا
کیا کہون مین کہ کیا مزا ملتا

دولتِ عشق تھی تیرا ملنا | مل گیا تو تو اور کیا ملنا

تو نے گھر کر لیا ہے دل میں مرے | اب کہاں [illegible] دوسرا اپنا ملتا

تیرے ملنے سے ملگئے دارین | تو [illegible] ملتا تو سب کا کیا ملتا

دل میں جو ہے ہمیں صاف کہدیتا | گر وفادار آشنا ملتا

کشتیٔ عمر کے لئے [illegible]

ناخدا کے عوض خدا [illegible]

کیا خدا کا پتا ہمیں ملتا | تو نہ گر [illegible] ہمیں ملتا

منزل عشق ہات آتی جب | خضر سا [illegible] ہمیں ملتا

دل ہی کرتا نہ رہنمائی تو | ر[illegible] عشق کا ہمیں ملتا

خانۂ دل میں ہم جو کرتے تلاش | جانِ جانان کا پتا ہمیں ملتا

تیغ قاتل گلے سے ملتی تو | قتل کا جب مزا ہمیں ملتا

تیرا جلوہ ہے دونو عالم مین | کیا کوئی دوسرا ہمین ملتا

جستجو مین ہے جسکے تو عابد
وہ تو ہے جابجا ہمین ملتا

جب سے کہ آشنا مرا نا آشنا ہوا | مین کیا کہون کہ حال مرا کیا سے کیا ہوا
نیت تری ہے بدلی ہوئی دل ہرا ہوا | ظاہر یہہ ہے کہ آج مجھے دلربا ہوا
پہلے تو آسمان تہا اب تم بھی ہو گئے | قاتل جہان کا ایک تہا اب دوسرا ہوا
آئے نہین جو بہر نصیحت وہ میرے پاس | کیا جانے آج حضرت ناصح کو کیا ہوا
مین نے کہا کہ مرتا ہون بولا کہ کیجے وہ | قدرت خدا کی آپ کو یہہ حوصلہ ہوا
اونسے حجاب کیجیے آنکھین ہون جنکی بند | پردہ یہان ہے دیدۂ دل سے اوٹھا ہوا

عابد بقا اوسی کیلئے ہے جہان مین
زندہ رہا جو ذات خدا مین فنا ہوا

رونق فزا چمن مین جو وہ گلبدن ہوا
شبنم سے دہ شرمسار گل نسترن ہوا

معبود تہا مین ہستی مین آکر ہوا ہون عبد
کوئی یہان وہ ہیٹ کچہہ مکر و فن ہوا

نام و نشان سے بہی تو واقف تہا کوئی
چرچا مجہی سے تیرا سر انجمن ہوا

کیا کیجے ذات آگے ہین منتفی صفات
کچہہ ایسا اس زمانہ کا اولٹا چلن ہوا

دریا سے چہوٹ کر مرا قطرہ ہوا ہے نام
مین کیون وطن سے اپنے غریب الوطن ہوا

حایل یہی کلام ہے تیرا تو جان لے
مشہور عشق والون مین تیرا سخن ہوا

یہہ خوشی کے بدلے دل بہت کا غم ہو گیا
بات اچہی بہی نہ سمجہا وہ تو برہم ہو گیا

جو تصور عشق مین تہا وصل مین اب وہ کہان
بڑہ گیا تہا پیار اوسکا گہٹ گیا کم ہو گیا

پان کا بیڑا اٹہا کر تم نے جو مجکو دیا
وہ سر محفل عدو کے واسطے سم ہو گیا

خلوت وحدت مین ظاہر اسقدر کثرت ہوئی
ایک جلوہ سے ترے معمور عالم ہو گیا

جلوہ محبوب کا جلوہ ہے محبوب علی ‌‌‌ جان لو اسواسطے وہ فخر عالم ہو گیا

ہوتے ہین رندون سے عاملؔ بدون سے رند و مست
حضرت ناصح کو کیون سعائدہ حم ہو گیا

زاہد مرا اخیر یہہ انجام ہو گیا ‌‌‌ تہا بت پرست کفر ہی اسلام ہو گیا
صیاد تو نے کسلئے چھوڑین ہین کاکلین ‌‌‌ تیرا بناؤ میرے لئے دام ہو گیا
مین اور قیس شیفتہ لیلے و شون کے ہین ‌‌‌ دونون کا ایک عشق مین انجام ہو گیا
مانگا جو بوسہ مین نے تو گالی ملی مجہے ‌‌‌ لو یہہ سوال قابل دشنام ہو گیا
شہرہ تمہارا میری محبت نے کردیا ‌‌‌ جا کر دکن سے روم کو تا شام ہو گیا
ابرو وہان ہلا تو یہان کٹ گیا گلا ‌‌‌ اوسکا اشارہ موت کا پیغام ہو گیا
بیمار ہجر کی ہے دوا شربت وصال ‌‌‌ تسکین دل کو ہو گئی آرام ہو گیا
کس لطف سے وہ کہتے ہین مجکو پکار کر ‌‌‌ اب عاشقون مین شیفتہ ترا نام ہو گیا

تسبیح پڑہ کے ہات اٹہا تا سوے فلک
عابد کے واسطے یہہ بڑا کام ہو گیا

داغ سے نالان ہین ہم مین تو سادان ہو گیا
حال میرا دیکہہ کر حاسد پریشان ہو گیا

یہہ قصور اوسکا ہے یار و ہمین میر اگر چہہ ہین
ولولہ دل کو ہوا نخچیر مژگان ہو گیا

کاٹتے ہوئے تمہے میرے رو کو واہ جی
دہجیان ہین جیب کی اور ریزہ دامان ہو گیا

یہہ نئی مین ہے نکالی دوستی ہاں اوسکی حال
حسن ظہور اوسکا ہوا مین آپ پنہان ہو گیا

عشق کے دربار مین خلعت ہے یہہ میرے لئے
ہو گیا دیوانہ مین پرزے گریبان ہو گیا

ہو گیا ہے کیا کہین اوس مست کو شوق کباب
دل مرا اچہا تہا کل تو آج بریان ہو گیا

یار کا تمغہ ہے یہہ صیقل حفاظت کیجئے
داغ کی الفت ہے دلمین دل نگہبان ہو گیا

ہو گئے ہین جو داغ کے شاگرد عابد دہوم سے
دوست سکے خوش ہین دشمن تو گریان ہو گیا

سامنا ہوتے ہی تجھسے اک زمانہ ہوگیا
شمع ترے عاشق کے حقمیں آب ودانہ ہوگیا

کیون مین عاشق ہون کسیو پیکر زدون آئینہ آراسے
خود مجھے منظور جب دل کا جلانا ہوگیا

قیس اور فرہاد کا قصہ نہین سنتا کوئی
مشتہر مخلوق مین اپنا فسانہ ہوگیا

آپکو ہمنے مٹایا تو ہوا تجھسے وصال
اک یہی تو کام ہمسے عاقلانہ ہوگیا

بھیس مین آکر مرے ظاہر کیا ہے آپکو
کثرت اشیا کا کیا بہانہ ہوگیا

یہہ تو عابد ہے سراسر حضرت نافیض کا
عاشقانہ تہا مذاق اب عارفانہ ہوگیا

کثرت کو دیکھکر دل نادان مچل گیا
وحدت کے جب مقام مین آیا سنبھل گیا

مانند سیم وزر کی تپ عشق سے یہان
دل بھی پگل گیا ہے جگر بھی پگل گیا

شیشہ مین دل کے بادۂ توحید سے جوش
ساقی عجب ہوا خم وحدت ابل گیا

الفقر کی حدیث کا جبسے ہے خیال
دل سے مرے تصور اہل دول گیا

مین ذات سے صفات مین ہو نگے تمام
ہستی مین آکے ہین جمع میرا دل گیا

سہر انا کی رمز مین جب سے ہوا ہون گم
اللہ رے بیخودی مین خودی سے نکل گیا

جب سے پڑا ہے یار تجلی کا تیر عکس
سینہ ہمارا طور کے مانند جل گیا

کیا پوچھتے ہو عابد مضطر کا حال زار
جاتا تہا کل وہ کہتا ہوا ہائے جل گیا

کہان سے ہے وہ تمہارا یاد کرنا
وہ سرباز وفا ارشاد کرنا

یہی ہے عاشقون کو شاد کرنا
کہ تم بیداد پر بیداد کرنا

تسلی جہوٹے وعدہ سے بہی ہو گی
دل ناشاد کو یون شاد کرنا

بنا کر اپنا بندہ پہر یہ کیا بات
غلامی سے مجہے آزاد کرنا

مرا دل ہو گیا خود مثل نخچیر
نہ کچھ تکلیف اے صیاد کرنا

رکہا ہے نام شیطان فعل بد کا
انہین آتا ہے یون برباد کرنا

اُدھر ہی سے ہے جو کچھہ خیر و شر ہے
نہین آتا ہمین ایجاد کرنا

یہہ عابد کی دعا ہے میرے مولا
دم آخر مری امداد کرنا

یہی الطاف خدا کیلئے جاری کہنا
بہولنا اوس کو نہ تم یاد ہماری کہنا

کہین برباد نہ ہو خاک ہماری در در
اوسکے کوچہ ہی مین آباد ہماری کہنا

وہ گنہگار ہین دنیا مین نہین ہے ہمسا
یا نبی روز جزا لاج ہماری کہنا

سب سواری ہین مریاسن بدولت کی
اونکے افضال سے آسان ہے سواری کہنا

یار کے مست ہو عابد ہمین معلوم ہوا
آپکا رنگ ہے آنکھون کو خماری کہنا

آجکل اوج پہ چمکا ہے مقدر اپنا
اپنے آغوش مین رہتا ہے وہ دلبر اپنا

جا کے کس کوچہ سے آتی ہے نسیم سحری
ہو رہا ہے جو دماغ آج معطر اپنا

وعدہ حشر کا اور وں کو رہے دنیا میں
ہجر دلدار میں ہر روز ہے محشر اپنا

ہم تو کشتہ ہیں تری تیغ ادا کے ظالم
کیا ڈر آتا ہے ہمیں کھینچ کے خنجر اپنا

فکر فردائے قیامت کی نکر اے عابد
تا ہمیں روز قیامت ہے ہمیشہ اپنا

اس سے بہتر نہیں دنیا میں ٹھکانا اچھا
یار کے کوچہ میں بستر ہے لگانا اچھا

اے عاشق ستے نہیں منہ کو چھپانا اچھا
ایسے مشتاق سے کے ہے سامنے آنا اچھا

ہوس خلد نہیں تیری گلی ہے مرغوب
نہیں کونین میں اب اس سے ٹھکانا اچھا

وصل ہو یا نہ ہوا یا تو یہی ہے مذہب
عشق میں یار کے اپنے کو مٹانا اچھا

عشق صادق ہو جنہیں کچھ نہیں ان کو پرواہ
گر کہیں سر نہیں یا سار انہ مانا اچھا

انتہا بھی ہے محبت کی جناب ناصح
جب رہیں آپ نہیں دل کا جلانا اچھا

دیر و یران ہوا بت ہے خدا اپنا بنا
کعبہ دل کو خدائی سے بسانا اچھا

مردے زندہ ہوے ہیں تیرے کرشمہ کا فیض
تو مسیح اپنا ہے ہم کو بھی جلانا اچھا

بادۂ عشق کی عابد ہے یہی کیفیت
اسکا پینا بھی ہے خوب اور پلانا اچھا

تھا حقیقت مین جو معبود ہوا عبد نما
بندہ مین کیون نہ ہویدا صفت ذات خدا

واعظا مجھکو نکر منع گنہ سے اصلا
صفت عفو خدا ہوگی گنہ سے پیدا

جسنے دیکھا نہین دنیا مین خدا کا جلوہ
یان بھی اندھا ہے وہ ناکام وہان بھی اندھا

ہے بلا عین عرب اور بلا میم احمد
شکل انسان مین ہو آگے یہان جلوہ نما

جو ہوا تیری غلامی مین اوسے آقا
اوسکو رضوان نے کہا میوۂ جنت لیکے کہا

کبھی معبود کبھی عبد کبھی ہے عابد
رنگ اپنے وہ دکھاتا ہے ہمین کیا کیا

جسے دیکھا تجھے دیکھا جو کچھ پایا تجھے پایا
بجز تیرے نظر مجھکو نکوئی دوسرا آیا

کوئی حد بھی ہے اس وحشت کی یارب ہجر جاناں مین
کہ کوسون بھاگتا ہے آجکل مجھہ سے مرا سایا

بنا ہے شمع محفل وہ ہین گردا گرد سب عاشق
وہی پروانہ بیان ہوگا کہ جسنے داغ ہی کہایا

مجہے اس بیقراری نے بنایا اور بھی مضطر
الٰہی کیا ہوا نامہ نہ ابتک نامہ بر لایا

عبادتگاہ مین رہکر ہوا ہے زاہدان مغرور
نکر نخوت کبھی عابد تکبر کا ہے یہہ پایا

اوسکا آنا نظر نہین آتا
نہین آتا نظر نہین آتا

آنکھہ ملتی ہے یار سے لیکن
اوسکا ملنا نظر نہین آتا

وہ جوانی کدہر گئی افسوس
عیش ڈہونڈہا نظر نہین آتا

جان لینی تو ہے انہین منظور
آزمانا نظر نہین آتا

سب ہین دیوانے عشق مین تیرے
ایک سیانا نظر نہین آتا

کعبہ و دیر مین بھی ہتیک تیرا
کچھہ ٹھکانا نظر نہین آتا

اندنون ڈسگٹ آیکا عابد
ہم کو اچھا نظر نہین آتا

غیرت بادہ درخشان کو نہین جانتے کیا
اوسکو ہم جانتے ہین دوست پہچانتے کیا
جب یہہ ٹھیری ہے کہ ہم عاشق صادق ہین
مال کیا جان ہم اپنی نہین کدرلتے کیا
صاف ہو چیز تو پہر کیا ہے تامل ساقی
ستہرے دُرد ہے نشا اوسے چہانے کیا
اوسکو محفل مین ندیکہا تو مری جان بچی
دیکہکر دل مین خدا جانے اوسے پہچانتے کیا

سن لو عابد کا بھی کہا یہہ جناب ناصح
دوست کی دوست کوئی بات نہین مانتے کیا

شوق ہے ہردم سب نئی بیداد کا
حوصلہ دیکھو ستم ایجاد کا
تسوح کی تصویر وہ کہینچے اگر
ہاتہہ کاٹے مانی و بہزاد کا
مین جنون مین رہنماے قیس ہون تو
عشق مین اوستا دہون فرہاد کا

کیسے غافل کیسے بے پروا ہو تم | منتظر مدت سے ہون مین یاد کا
دل مرا نخچیر اوس کا ہو چکا | ہے نصیبا اوج پر صیاد کا
المدد اے سخت جانی المدد | تیز ہے خنجر بہت جلاد کا
ہے خلش دل مین مرے اٹہون پہر | وہ مژہ ہے نیشتر فصاد کا

دو جواب صاف عابد کو کوئی
منتظر ہے آپ کے ارشاد کا

سحر قلم تیز کن صمصام را | شہرۂ آفاق کن گمنام را
ساقیا جامے بدہ این خام را | تا شناسد مایۂ انجام را
...ے صید صیاد ... دلم | صید کن صیاد بر چین دام را
سجدہ گاہ من خم ابروے تست | وان دوگانہ میگذارم شام را
بعد عمری گشت حاصل آن صنم | صرف کردم در طلب ایام را

نامہ بر مقتول شد نامہ کجا ۔ عالم بالا کنی پیغام را

می خوری ران شیوۂ خود کردہ ام ۔ می پسندد اہل دل بدنام را

عابد اہست این معما یا غزل

کے شد مفہوم شعرت عام را

ردیف الباء

ہے یون عزیز خاطر اغیار کیا سبب ۔ مین ہو گیا ہون ذلیل ترے یار کیا سبب

گستاخ تمنے کر دیا سرکار کیا سبب ۔ ڈرتے نہین ہین غیر گنہگار کیا سبب

گر مشورہ نہین ہے مرے قتل کا تو پھر ۔ کرتے ہین غیر سے مرے اذکار کیا سبب

ہر ایک شے مین شکل مین تو جلوہ گر بھی ہے ۔ پوشیدگی کے ساتھہ پھر اظہار کیا سبب

اقرار ہے یون تو کیا تمنے لاکھہ بار ۔ لیکن وفا کے کچھہ نہین آثار کیا سبب

پھیلا ہے دام عشق گر نہین عاشق کے واسطے ۔ پھر ہے گلے مین تیرے زنار کیا سبب

آدم کا نورِ پاک سے بنا ہے خمیر ہے
عابد علاقہ ہمسے رہے کہنے کو کیا سبب

آدمی کو آدمی دیگا برابر کا جواب
تم تو بت ہو دیکھئے کیا لوگی پتھر کا جواب

کعبہ دلکو بنا کر بتکدہ بت نے کہا
کیا بنایا ہمنے ۔ اللہ کے گہر کا جواب

گالیوں سے تم نہ باز آئے دعائیں ہین دین
خیر ہو سکتی ہے کب ہم سے شر کا جواب

سیکڑوں اسمین بلائیں ہین ہزارون آفتین
ہے شب فرقت ہماری روز محشر کا جواب

فرض کرلو ہم شہنشہ بھی ہوئے پہر ایکدن
کہوپری ایسی بھی ہے منصور کے سر کا جواب

ابرو و مژگان ہین تیری ہین برابر کیا کہیں
تیر بھی رکھا ہے تونے یار خنجر کا جواب

عرصۂ محشر مین عابد جمع ہونگے سب نبی
پر نہوگا کوئی بھی اپنے پیمبر کا جواب

ایسی باتون سے ہوگا نام خراب
تم کو زیبا نہین کلام خراب

کہہ دیا ... [illegible] ... آ لیے کر
اسکو کہتے ہین انتظام خراب

[illegible] نا وفا نہین ملتا
بیوفا ہوتے ہیں غلام خراب

ملتے ہیں دا [illegible] سکے
حسن کے شہر میں ہین دام خراب

اسکو کہتے ہین عالم ناسوت
پھر آدم سے یہہ مقام خراب

مست کو [illegible] کہین نہیں پروا
ہوتا ہے عاشقون کا نام خراب

غیر کو ساغر لطیف ملین
ہمکو دیتے ہین ٹوٹے جام خراب

روٹی ملتی نہین ہے کہا میکو
پینے والے ہے مدام خراب

زہد و تقوے کہان گیا عابد
کام کرتے ہو تم تمام خراب

جا کے قاصد او سے سنا مطلب
کہہ سنے مطلب آشنا مطلب

دیکھا خط سارا پڑھ لیا مطلب
کیا جواب آپکا ہے کیا مطلب

دید میں دید ہے مجہے منظور | نہیں ہے کوئی دوسرا مطلب
بندۂ بت ہون شیخ سے کہدو | بت پرستی سی میری کیا مطلب
خوب کی قدر ایک ہی سمجہا | میرا مطلب رقیب کا مطلب
ہجر مین کھوج تہا تجسس تہا | تیرے ملتے ہی مل گیا مطلب
ارے ظالم مین تجہپہ مرتا ہون | اب بھی سمجہا نہین مرا مطلب
اب چہپانے سے فائدہ کیا ہے | تیرے ہی خط سے کہلگیا مطلب
بات میری کہین نہ غیر سنے | او سپہ اشارہ ہو مرا مطلب
عشق مین داغ ایسے دیتے ہو | مل گیا خوب مدعا مطلب

عابد حق پرست ہون صاحب
کچہہ نہین ہے بجز خدا مطلب

آپکا سیر گہر وہ بت بدشعار کب | تسکین پائیگا یہہ دل بیقرار کب

وہ وہ ستم ہے فراق کے صدمہ کہ مر گئے
گر اب نہین تو آئیگا غفلت شعار کب

جو مین طلب کرون وہ عنایت ہے مجکو دے
گر اب نہین تو پہر مرے پروردگار کب

بکو نہ وصل مین بہی وہی اضطراب ہے
تسکین اب نہین تو دل بیقرار کب

وعدہ خلافیون سے ترے ناکمین ہے دم
نکلی نہ میری جان دم انتظار کب

عابد وہ یار دیکہئے ملتا ہے کب مجہے
ہوتا ہے سازگار مرا روزگار کب

روبرو اپنے بلا لیجئے آپ
ہم سے پردہ نکیا کیجئے آپ

جس جگہ آپ ہی ہون غیر نہو
اوس جگہ ہمکو بلا لیجئے آپ

چاک دل چاک جگر ہے عاشق
ہاتہ سے اپنے ذرا سیجئے آپ

دل مرا لیکے مکر ناکیا
سر پہ قرآن اوٹہا لیجئے آپ

نشہ کی آئے گی پہر کیفیت
ہاتہ سے میرے کبہی پیجئے آپ

آپ معبود ہین عابد سدہ
جو وہ مانگے اوسے اب دیجئے آپ

اتنے باتین نہ کیا کیجئے آپ
عجیب ساں چُپ کے رہا کیجئے آپ

عاشق زار کو اپنے بدنام
ہائے ہرگز نہ کیا کیجئے آپ

دل مرا صاف ہے آئینہ مثال
دلکو اپنے بھی جلا کیجئے آپ

اک نئی شان سے آکر ہر وقت
ہمکو دہوکا نہ دیا کیجئے آپ

نقد دل اے شہ خوبان جہان
نذر عاشق سے لیا کیجئے آپ

عابدِ ساکنِ مسجد سے بھی
جا کے خلوت مین ملا کیجئے آپ

ردیف التاء

گذری ہے میری پوچھو نہ کیونکر تمام رات
وحشت سرا بنا تھا مرا گھر تمام رات

گھر مین مرے رہے گا وہ دلبر تمام رات
ساقی رہے کے ناب مئے احمر تمام رات

وہ وعدہ کر کے شب کو جو آئے نہ میرے گھر
تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات

رویا خیال کر کے جو دندان یار کا
گرتے تھے میری آنکھہ سے گوہر تمام رات

ہاتون سے تنگ تھا مین دل بیقرار کے
سینے ہی رہا ہے یہہ کافر تمام رات

مانو بھی بات ضد نہین اچھی وصال مین
برپا کروگے کیا یوہین محشر تمام رات

عابد تناؤن کیا دل سوزان کا اپنے حال
اڑتے تھے میری آہ سے اخگر تمام رات

بعد مدت کے یہہ آئی ہے ملاقات کی رات
ہے مکان آپکا رہجاؤ یہین آج کی رات

دلکی دل ہی مین رہی جاتی ہے حسرت ساری
بات کرتے ہین گذرتی ہے ملاقات کی رات

شام سے حضرت زاہد ہین بہنئے رند بنے
ہوگئی آج تمہین بسر قبلہ حاجات کی رات

مست مخمور ہین دنیا کی خبر کچھہ بھی نہین
واہ کیا رات ہے یہ اہل خرابات کی رات

شب معراج ہے ملنے میں تکرار کرو | کس فضیلت کی ہے یہ آج ملاقات کی رات

یار آغوش میں اور ہاتھ میں ہے ساغر مے
عابد اب لطف بہت دیتی ہے برسات کی رات

سوز پنہاں سے ہے یہ دیدۂ تر کی صورت | اشک آنکھوں سے نکلتے ہیں شرر کی صورت
وحشیو تنگی سی نگر طرز ہے غم میں ناصح | گو یہ ظاہر نظر آتی ہے لشکر کی صورت
محفل غیر کا احوال نہ پوچھو ہم سے | رات بھر جلتے رہے شمع سحر کی صورت
صرف بوسہ کی طلب پہ یہ بگڑنا کیا خوب | کس سے پیدا ہوئی فرمائیے شر کی صورت
کس جگہ ہے آپکی شہرت نہیں اے ماہ جمال | کب دیکھی ہیں دنیا میں قمر کی صورت
مجھکو حاصل ہے ہوا عشق بگڑ میں صاحب | ہوا معدوم زمانہ سے مگر کی صورت
ذبح کیجے بعد نہ دل چیر کے دیکھو میرا | دیکھتے کیا ہو تم اچھے ہو گہر کی صورت
اک نظر دیکھ کے تو لے آنکھ اٹھا کر ظالم | گھر کر جائیگی ابھی ہم دل میں نظر کی صورت

صورت اچھی نظر آئی تھی وہ اس کے پہلے ہین | آجکل ہے یہہ مرے درد جگر کی صورت
سیر گلزار سے ہے سیر طبیعت اپنی | روش دل یہ کہڑے ہین وہ شجر کی صورت

عابد آپ تو ہین کسی کے عاشق
زرد صورت نظر آتی ہے جو زر کی صورت

یون نہ پردے مین تو چھپا صورت | اے ظالم مجھے دکہا صورت
محو یا تنگ ہون تیری الفت مین | مطلقا تیری نبگیا صورت
اور تسکین ہو مرے دل کو | اک ذرا اور بھی دکہا صورت
آئینہ بن گیا ہے دل میرا | دیکہنا ہو تو دیکہہ جا صورت
مختلف ہون اگرچہ پیرائے | نہین ہے ایک کے سوا صورت

سیکڑون صورتو نمین نے اے عابد
ایک ہوتی ہے دلربا صورت

حیدر آباد فیض آباد است | بلکه بی شک خجسته بنیاد است

قامت یار رشک شمشاد است | صفتش متن سرو آزاد است

کار دنیا که سست بنیاد است | زینکه بنیاد دهر برباد است

رود شکل خسرو از دل | شیشه اش مجلس پریزاد است

عشق عشاق را بدستا هی | تیشه افسر بفرق فرهاد است

ساقیا ساغری عطا فرما | کشور دل ز باده آباد است

در فراقش مدام عابد را
ناله و آه و شور و فریاد است

می خورد که یار در بر تو هست این سزاست | هر چه جودی که هست خدا میکند روا است

بگذر ز رنج خار اگر خواهی وصل گل | شو عندلیب قدس و نظر کن چه حسن فضاست

پیدا از وصف لم یزل و لایزال است | ذاتش نه ابتدا سری و پاک ز انتها ست

بیہودہ گفتگوئے تو با عاشقان خطاست
کن گوش و اعظا سخنم عقل تو کجاست

انصاف نیست در حق عشاق یا کہ جو
شاہنشہی ترا و مرا خدمت گداست

ناصح حموش عیب زمانہ چہ می کنی
بر عیب خود نگر کہ ہمین بہر تو سزاست

تا آنکہ ہمنشین منی رندہ دار مرا
واندم کہ دور باشی ہمادم مرا فناست

فاعل چو گشتہ و مرا فعل ساختی
در اختیار لغت صوابست و یا خطاست

بشنو کلام عابد و این نکتہ یاد دار
تو بندہ را ببین و بدان صورت خداست

ردیف الثاء

اکثر بیان جو کرتے ہین قال جناب غوث
معلوم ہی نہین نہین حال جناب غوث

حاصل ہے جس کسیکو کمال جناب غوث
نکلا ہے انکے دل مین ہلال جناب غوث

مطلب کی بات دیدہ حق بین مین کیون نہو
ہے نور کا ظہور جمال جناب غوث

محبوب حق کے آپ ہین ہم نام اس لئے
تکریم کرتے ہین جو ہیچ دوم کی ہم
پیران پیر کیون نکہین جان و دل سے ہم
وہ نامراد ہے جسے حضرت سے ہی خلاف
کرتی ہے عاشقون کو یہہ نعلین سرفراز

خلق محمدی ہین خصال جناب غوث
اس ماہ مین ہوا ہے وصال جناب غوث
حق مین ہے ہونہین کرکے خیال جناب غوث
پھر جدا ہے رنج وملال جناب غوث
سر پر ہے پے ہمیشہ نعال جناب غوث

عابد کے آگے اب نہین صولت کسیکی کچھ
دیکھا ہے اوس نے جاہ وجلال جناب غوث

زندگی مین تھی مجھے نخوت عبث
جب یہہ ٹھہری موت کا ہے ایکدن
کل شیء ھالک الا وجہہ
ہے یہہ دنیا فاحشہ اک پیرزال

اب یہہ سمجھا ہون کہ ہے دولت عبث
سات اقلیمونکی بھی شوکت عبث
سچ تو یہہ ہے دولت وحشمت عبث
آشنائی اس سے ہے صحبت عبث

یار کی جانب سے جب ہے قہر و شر
پہر تو عابد دوزخ و جنت عبث

وہ یہان آتے نہین کیا باعث
لطف فرماتے نہین کیا باعث

غیر بیٹھے ہین جو گھر مین تمہارے
یلسنے اٹھہ جاتے نہین کیا باعث

آرزو دل سے ملاقات کی ہے
آپ گھر آتے نہین کیا باعث

مر گئے پر بھی خیال اوس بت کے
دل سے یہ جاتے نہین کیا باعث

عاشق دشت نشین کو احباب
شہر مین لاتے نہین کیا باعث

حال عابد پہ تمہارے جان جہان
لطف فرماتے نہین کیا باعث

ردیف الجیم

مسیح سے نہوا ہے نہو ہمارا علاج
وہی کہینگے یہ ہوگا انہین سے سارا علاج

طبیب دیکھہ کے حالت مری یہہ کہتے ہین | ہوا ہے اور نہ ہوگا کبھی تمہارا علاج
نہین مریا ہون کسی پیاری پیاری صورت پر | علاج ہو بھی تو میرا ہو پیارا پیارا علاج
مریض عشق ہون مر جاؤنگا نہین اکروز | کرو نہ اب مرا بہر خدا دوبارا علاج

طبیب تہک گئے عاجز ہوے تنگ آ گئے
مگر نہ حضرت عاشق ہوا ہمارا علاج

دل مضطر بہت تپان ہے آج | رنج ہے درد ہے فغان ہے آج
مین بہی حاضر ہون موت بہی ہے کہڑی | لیجئے وقت امتحان ہے آج
کل اسی منہہ مین خاک ڈالے گا | مرے منہہ مین تری زبان ہے آج
تہا جسے کل غرور دولت پر | وہی دنیا سے بے نشان ہے آج
خوب بر آئین گے مرے مقصد | متفق مجہسے آسمان ہے آج
جسکو مین چاہتا تہا مدت سے | میرے گھر مین وہ مہمان ہے آج

حوب گذرے گی آج عابد کی
ہم بغل ایک نوجوان ہے آج

دلربائی ہے دلربا کی سچ
بے وفائی ہے بے وفا کی سچ

تیرا وعدہ ہے انتہا کا جہوٹ
بات میری ہے انتہا کی سچ

لعل و یاقوت اور مرجان ہین
نہین رنگت تری حنا کی سچ

جہوٹ جانے زمانہ گو اوسکو
بات ہے اپنے آشنا کی سچ

اک نہ اک روز ہم کو مرنا ہے
آئے گی اک گہڑی قضا کی سچ

جہوٹے وعدون پہ کیون نہ تگتے ہین
کہتے ہین آپ انتہا کی سچ

عابد اپنے حضور آصف کی
مدح کرتا ہے انتہا کی سچ

ردیف الحاء

نہ آئے آمرے آگے کبھی نہ آنا صبح
دکہا نہ صورت منحوس جلد جانا صبح

سہہ سہتے مانا برائی ہے دل لگانیمین
دلیل کیا ہے ترے پاس اسکی لا ناصح

مرا کہیہ آیگا تجہکو بہی مہر والفت کا
مرے عوض مین کبہی تو بہی رنج کہا ناصح

نصیحتون سے تری ناک مین ہے دم میرا
خدا کے واسطے میرا سر نہ کہا ناصح

نکر تو پند و نصیحت ستا نہ عابد کو
گر اب تو بیٹہیگی اک جا خدا ناصح

ردیف الخاء

مری آنکہون مین ہے وہ خوشنما رخ
نجہے نظر نین پہر کیا دوسرا رخ

کرے شمس و قمر رتبہ سے اپنے
نظر آیا ہمین جس دم ترا رخ

اگر منظور ہے الفت بڑہانی
تو پردے سے مجہے اپنا دکہا رخ

حسینان جہان کے سے مری جان
ترے ہی رخ سے پاتے ہین جلا رخ

ترا عابد کہڑا ہے کب سے مشتاق

جہروکے سے ذرا اپنا دکہا رخ

ردیف الدال

خدا مجھکو پہونچا دے سوے محمدؐ
دکہا دے مجھے جلد سوے محمدؐ

مرے دلمیں ہے جستجوے محمدؐ
مرے دل میں ہے آرزوے محمدؐ

یہی خلد ہے مین یہیں جان دونگا
پسند آگیا مجھکو کوے محمدؐ

صبا اور کچھ دلمین حسرت نہین ہے
سنگہا دے مجھے لاکے بوے محمدؐ

تمنا ہے عابد کے دل مین یہ ہردم
رہے اوسکی آنکھوں مین روے محمدؐ

اور ہوتے ہین صنم طور پسند
صرف ہمکو ہے ترا نور پسند

تجھکو کوثر ہو مبارک ناصح
مجھکو ہے شربت انگور پسند

شیفتہ ہین جو تمہارے رخ کے
کیونکر آئیگی اونہین حور پسند

ذکر ہوتا ہے جہاں اوس بت کا | مجھکو آتا ہے وہ مذکور پسند

شیفتہ دل سے ترے عابد
پری سے ہے نہ کوئی حور پسند

ردیف الذال

اے مرے دلربا دکھا تعوید | دل ہے چوٹی میں تیری یا تعوید
داغ ہے سینہ کا کہ تمغہ ہے | یا یہ سرکار سے ملا تعوید
کون نگینہ ہیں نورتن کے جڑے | واہ کیا خوب ہے ترا تعوید
مرے مرنے کے بعد اے ظالم | میری مرقد کا تو بنا تعوید

حول دل جس سے کم ہو عابد کا
ارے مُلّا تو ایسا لا تعویذ

ردیف الراء

ہے کیا غرض مجھے جو کرون مین جہان کی سیر
ہر وقت ہے نصیب مجھے لامکان کی سیر

اس نالۂ رسا کی رسائی تو دیکھیے
کرتا ہے ہجر یار مین یہہ آسمان کی سیر

جیتے ہین مرنیکا مجھے حاصل ہوا ہے لطف
ہر دم مین کر رہا ہون مین ہر دو جہان کی سیر

کیا حال ہم بتائین دل داغدار کا
کیجیے کبھی تو آپ بھی اس گلستان کی سیر

معلوم ہو گیا ہمین معلوم ہو گیا
عابد کرے گا محفل پیر مغان کی سیر

اس در پہ ہم آ بیٹھے ہین اب گھر سے نکلکر
ہم جائین کہان یار ترے در سے نکلکر

مضطر کبھی نالان کبھی حیران کبھی گریان
آتا تھا کوئی کوچۂ دلبر سے نکلکر

اب دشت نوردی مین گذرتی ہے ہماری
ہم چھانتے ہین خاک ترے گھر سے نکلکر

یون ہوتی ہے ایک ایک سے دل [illegible] مقابل
جس طرح سپاہی لڑے لشکر سے نکلکر

الحسرت عابد یہہ بتائین تو ہمین آپ

جائینگے کہان کوچۂ دلبر سے نکلکر

مینہہ برستا نہین گلشن مین جو میخوارون پر
اب کوئی دم مین ہمین تم امان ملتی ہے
واہ کیا جہوم کے آتا ہے یہ ابر بادل
مصحف عمر مین مانا کہ نہ تہا رات کو تو
صومعہ مین کہان واعظ نادان ایسا

سایہ افگن تری رحمت ہے گنہگارون پر
مہربان ہوتے ہوئی عشق کے بیمارون پر
واہ کیا رحمت غفار ہے میخوارون پر
یہہ جو بوسہ کیے نشان ہین رخسارون کے
دیکہہ کیا نور ہے میخانہ کی دیوارون پر

دیکہو اچہا نہین عابد یہہ ترے ہین اطوار
جان دیتے ہین عبث آپ دل آزارون پر

نہین ہے اچہا غرور اتنا یہہ صورت اپنی دکہا دکہا کر
کہ تم سے اچہے ہزارون نقشے مٹا دئے ہین بنا بنا کر
کیا برہمن نے بت سے ہے ہمکو بتون کا جلوہ دکہا دکہا کر

مگر یہہ دل کہہ رہا ہے اپنا خدا خدا مگر خدا خدا کر

وہ صورت ایسی دکہا گئے ہین وہ ہمکو عاشق بنا گئے ہیں

ہین اپنے گہر وہ ہنسی خوشی سے کہن آ فتو ہمین ہیں بہسا کر

رضا و تسلیم اور کیا ہے یہی تو اے عاشقو مزا ہے

وہ قاتل آتا ہے وار کرے لو گردن ایسی جہکا جہکا کر

ہوا ہون محو خیال ایسا رہا شب وصل بہی تو بیخود

وہ جانتے ہین یہہ سو رہا ہے اوٹہا رہے ہین جگا جگا کر

نثار پروانہ شمع پر ہے تو اوسکی پروا نہین ہے ہمکو

کرینگے اوس شمع رو پہ قربان ہم اپنے دل کو جلا جلا کر

مری ہے خاطر کچہہ اوسکو ایسی پسند کوئی جگہہ نہین کی

نہ عرش پر ہے نہ فرش پر وہ رہا مرے دلمیں گہر بنا کر

بڑی ہے عابد یہہ مشکل ایسی یہان خموشی کو فرض جانو
جو جاہون کہدوں مین رازاونکا وہ مار ڈالین گلا دبا کر

دل پر جو پڑا عکس اُٹھی یار کی تصویر
عشاق کے سینہ مین ہے دلدار کی تصویر

عفار مصور ہے ہمین خوف گنہ کیا
دل ٹوٹتے کی منہہ ہے یہہ گنہگار کی تصویر

اے برہمنو صورت تمثیل کو پوجو
یہہ خاک مین مل جائیگی احجار کی تصویر

اس صورت زیبا کو تو زیبا ہی ہے گھر
آئینہ دل مین ہے ہے دلدار کی تصویر

بازار کے نقشون سے ہمین کام نہین ہے
ہو شاہ دکن کے کوئی دربار کی تصویر

مکاری مکار کو سمجھا نہ تہا عابد
اب ذہن نشین ہو گئی مکار کی تصویر

اتنا گہمنڈ زندگی مستعار پر
یہہ نخوت و غرور ہے کس اعتبار پر

افشا نہین ہے اونس بت غفلت شعار پر
صدمے جو ہین مرے دل امیدوار پر

پڑتا ہے عکس تیرے جو گالونکا ساقیا
جوبن ہے آج اور مئی خوش گوار پر

اب جان بھی بچیگی نہ اوس دام زلف سے
قبضہ تو کر لیا ہے دل بیقرار پر

بے سونچے سمجھے یون جو ہوا اوسکا شیفتہ
افسوس ہے مجھے دل ناکردہ کار پر

صیاد عندلیب کو کرتا ہے کیون ہلاک
ہین اس غریب مین تو فقط تین چار پر

عابد نہ مجھہ سے پوچھہ مرے دل کا حال تو
مین مر رہا ہون ایک بت پردہ دار پر

مری قسمت سے ہے یہ مری تقدیر
ہجر مین مین ہون اور تری تصویر

ترے کوچہ کی خاک کے آگے
مرے نزدیک خاک ہے اکسیر

سب کے آنکھون کا ہے تو نور نظر
کون کرتا نہین تری توقیر

سحر آمیز ہے نگاہ تری
اک اشارہ مین کر لیا تسخیر

ناز و انداز مین حسینون مین
کون تیرا زمانہ مین ہے نظیر

دونون زلفونکی ہے اندہیری رات — اوسمین رخ کی سحر ہے مہر کی تنویر

اوسکو لایا نہ راہ سے گہر تک — دل نادان کی رہ گئی تدبیر

بے سبب رنج کا سبب نہ کہلا — کیا خطا کی تہی مین نے کیا تقصیر

صبر ہے دشمن کے واسطے عابد

ہو گیا حکم بنتی سے ہے تو زنجیر

آنکہونکی سر شک اور سمند مین ہین گہر اور — در کی ہے جلا اور ہے گہر لولوی تر اور

اب تخم محبت کا ترے بویا ہے دلمین — اے رشک چمن پائینگے ہم اسکے ثمر اور

نسبت نہین لیلیٰ کو مرے حور لقا سے — جنگل کا درخت اور ہے جنت کا شجر اور

تم عرش پہ کیون جلوہ نما ہو ادہر آؤ — دلمین رہو میرے یہہ گہر اور وہ گہر اور

منہہ پہیر کے کیون جاتے ہو تم صبح شب وصل — دیکہو تو مجہے مڑ کے ادہر ایک نظر اور

دل چہلنی ہے پہلے ہی سے تیر نظر سے — کیون باندہی ہے یہ جو تنگ لگا پہ کمر اور

کب داغ دلی کم ہے سہیل یمنی سے
لذت وہی جانے کہ جو لے بوسۂ جانان
اول تو ترے گیسوئے پرخم نے پہسایا
زاہد کو نئے حور ہے فردوس کی خواہش
یہہ شعبدہ بازی ہے عجب آپکی صاحب

یاقوت سے رنگیں ہے مرا لخت جگر اور
شیرینئی لب اور ہے اور شہد و شکر اور
ہے واسطے دل لینے کے دردیدہ نظر اور
دیکہو جو ذرا غور سے ہے وضع بشر اور
صورت کو دکہا دیتے ہین شام اور سحر اور

عابد کی جو خواہش ہے وہ صورت نہین بنتی
اکبار تو دیکہا ہون کئی بار مگر ادہر

تری قدرت سے ہے جہان معمور
نہین کونین کی خبر ہمکو
کیون انا الحق کہا یہہ تہی کیا بات
جہلا ہائے تجکو کیا جانین

اسکو سمجہے بشر کا کیا مقدور
اپنی حالت مین آپ ہین مسرور
راز کیون فاش کردیا منصور
آنکی آنکہون سے تو تو ہے مستور

ہے کل شیء محیط جس نے کہا
ہے یہہ کونین مین اوسی کا ظہور

اور کچھہ مدعا نہین میرا
اک نگاہ کرم ہو مجھہ پہ ضرور

شیخ کعبہ چلا برہمن دیر
جستجو ایک ہی کی ہے منظور

چار دن کی یہہ مگر چاندنی ہے
حسن پر اپنے تو نہ ہو مغرور

بندۂ باوفا ہون عابد ہون
کیون بلاتے نہین ہو اپنے حضور

ردیف الزاء

دیکھا نہین ہمنے تو اس انداز کا انداز
اوس شوخ کو آتا ہے یہہ کس ناز کا انداز

معبود کہین ہی تو کہین صورت محبوب
دیکھے کوئی اوس یار فسون ساز کا انداز

کیا بھید ہے کیا بات ہے اے قاصد نادان
کچھہ آج الگ ہے ترے آواز کا انداز

یا تون پہ مرجاتے ہین عشاق ہزارون
دیکھو تو لب صاحب اعجاز کا انداز

سر پھوڑتے ہو تم در دلدار پہ عابد
دیکھا نہین ایسا کسی جانباز کا انداز

میرے دلمین آتے ہین مہمان شب و روز
غم و درد و اندوہ ارمان شب و روز

رخ صاف دیکھون کہ زلف سیہ کو
یہی ہے مرے دل مین ارمان شب و روز

ترے زلف کی یاد مین اسقدر
مین رہتا ہون اکثر پریشان شب و روز

وہ نیرنگیان ہین ترے زلف و رخ کی
ہوے جاتے ہین جسپہ قربان شب و روز

جدائی مین عابد کے کب چین پایا
تڑپتے ہی گذری ہے یہ جان شب و روز

ردیف السین

ہم کیا بتائین آپکو کیا ہے ہمارے پاس
کافی ہے بس یہی کہ خدا ہے ہمارے پاس

بیمار عشق جو ہین چلے آئین شوق سے
اک آبنہ بیہودہ آنکی دوا ہے ہمارے پاس

ہم جسکو دیکھتے ہین وہی ہے نگاہ مین
عاشق ہین جسکے ہم وہ خدا ہے ہمارے پاس

دل آئینہ ہے شاہ رخ جانان کی یاد مین
بے مصقلے کے ہو گئی جلا ہے ہمارے پاس

شاہ دکن پہ شاہ امم کی رہے نظر
حاجت یہی تو ایک دعا ہے ہمارے پاس

ذات اقدس دیکھ لے ہو تو اپنے دم کے پاس
کیون بھٹکتا ہے تو رکہ اپنے ہی ہمدم کے پاس

کہدو یہہ جراح سے ہم زخمی تیغ ادا
مر بھی جائین تو نہ جائینگے کبھی مرہم کے پاس

پان کا لاکھا جمائین اس لب رنگین پہ آپ
چاہئے یاقوت بھی اس لعل گون خاتم کے پاس

آنکھ ہے مخمور سی اور بھوین خمدار ہین
خم ہین دو رکے ہوے محراب بھی کے خم کے پاس

مقتضائے وقت نادانی کہون غفلت کہون
کیا بجز گندم نہ تھا دانا کوئی آدم کے پاس

آپکی دریادلی کی اک نظر بس ہے حضور
خاص فدوی ہو پھر کیا جائینگے حاتم کے پاس

تاندن لے چپ گنتے ہین خدا کا شکر ہے

کیا غرض عابد کو جائے کیوں وہ رنج و غم یاس

ردیف الشین

ہوتا نہیں دل سے مرے دلدار فراموش
گر یہ ہو تو ہو جاؤنگا مین یار فراموش

وہ فتنہ ہین اسمین کہ ہر اک شخص کے دل سے
کر دیگی قیامت کو یہ رفتار فراموش

کیا وجہ کہ اوس شوخ ستمگار کے دل سے
اک لحظہ بھی ہوتے نہین اغیار فراموش

ہوگا نہوا ہے کبھی اے غیرت خورشید
کر دین جو تجھے تیرے پرستار فراموش

مجکو بھی کبھی یاد تو کر اے بت خودکام
ہو مجھ سے نہ اس طرح ہر بار فراموش

مجھ سے ہین ہزاروں تمہین تم ایک ہو مجکو
مجکو نکرو اے مرے سرکار فراموش

عابد کی خبر لی نہ پس مرگ بھی افسوس
کیسا ایسا ہوا وہ بت عیار فراموش

نہین ہے اور کوئی گھر کی تلاش
مجکو کافی ہے ترے در کی تلاش

اے غریب سیمتن ترے عاشق
نہیں کرتے ہیں سیم و زر کی تلاش

تجکو ڈھونڈا تو کیا برائی کی
کیا بشر کو نہیں بشر کی تلاش

اوسکی تیر مژہ کو رستی سے
کبھی دل کی کبھی جگر کی تلاش

خانۂ عشق کی ہے منزل دور
فرض و واجب ہے راہبر کی تلاش

مر گئے اوسکی جستجو مین ہم
ہو گئی خاک عمر بھر کی تلاش

ہم عدم کو چلے سب گئے آخر
کرتے کرتے تری کمر کی تلاش

عرش پر فرش پا سے ڈھونڈو
ہو ادھر کی کبھی ادھر کی تلاش

اب مرے گھر وہ روز آتے ہین
اب نہیں مجکو نامہ بر کی تلاش

اب ملا ڈھنگ اوسکے ملنے کا
تھی وہ ناکام بیشتر کی تلاش

جستجو اور کچھ نہین غابد
صرف ہے شوخ سیمبر کی تلاش

کس جا کہاں نہ کیگئی دلدار کی تلاش
افسوس رائگاں گئی سب یار کی تلاش

پہرتا ہوں گردباد کی مانند دشت میں
آٹھوں پہر ہے مجکو اوسی یار کی تلاش

حسرت گی ملی نہیں اس جہاں میں
ہم کر کے تھک گئے ترے انوار کی تلاش

اوس بت کی سوق میں افسوس اب
کرنی پڑی مجھے بنے جائے عیار کی تلاش

مسجد میں رہ کے حضرت عابد کر سکے کیا
اب آپ کیجے کوچۂ دلدار کی تلاش

ردیف الصاد

مرغ دل کو ہے اسی دام کی حرص
حلقۂ زلف سیہ فام کی حرص

ساقیا کوئی غرض اور نہیں
صرف ہے ایک تیرے جام کی حرص

ہر جگہ ہے جلوہ ترا دیکھتے ہیں
کون کرتا ہے در و بام کی حرص

اور ناموں سے یہاں کام نہیں
ایک باقی ہے ترے نام کی حرص

قدرتی اسا ہے جامۂ عابد

کیوں کریں جامۂ احرام کی حرص

اوسکی نگاہ میں ہیں اگر سِر کے حواص
ہیں یاں ہمارے دل میں ہی تحریر کے حواص

پوچھیں یہ ہم سے کوئی کہ ہم اوس سے دور ہیں
تدبیر کے الگ ہیں کہ تقدیر کے خواص

بندہ کیا کسیکو کسیکو کیا ہلاک
ہیں سب الگ الگ ہی تقریر کے خواص

چھوڑا کسیکو بیچ میں لائے کسیکو یہ
میں کیا بتاؤں لعنت کی زنجیر کے حواص

سدہ سے کے واسطے یہ ہے توکل عجیب شئے
اب اور کیا بتاؤں میں تدبیر کے حواص

حسیر تری نگاہ وہیں کٹ گیا گلا
ہیں سارے اوس نگاہ میں شمشیر کے حواص

باتنگ ہوا ہیں محو تری یاد میں صنم
ہیں مری شکل میں تیری ہی تصویر کے خواص

وہ آنکھ میں دکھ رہے ہیں سو تقسیں
پیدا ہیں اسمیں خطۂ کشمیر کے حواص

عابد جواں ہو کے یہ تو سزا ہے

پیدا کہاں ہے تو نے کئے پیر کے خواص

ردیف الضاد

عصیاں ہمارے کہتے ہیں عفار سے غرض
رحمت کو اوسکی ہے گنہگار سے غرض

ساری جہاں من ہمکو ہے دلدار سے غرض
جب عشق ہمکو ہے تو ہمیں یار سے غرض

گر ہے غرض تو کو تجہ دلدار سے غرض
حسرت سے ہمکو کام نہ گلزار سے غرض

دولت نے عشق کی وہ غنی کردیا ہمیں
درویش ہم ہین نہ زردار سے غرض

عابد کو کام کچہ نہین اسلام و کفر سے
تسبیح سے غرض ہے نہ زنار سے غرض

دنیا مین مجہکو کب کسی مردم سے ہے غرض
مطلب تمہین سے اور فقط تم سے ہے غرض

عاشق ہوں تیرا مجہکو تکلم سے ہے غرض
گرچہ نہین تو پہر بہی تبسم سے ہے غرض

دریا کو ایک قطرہ سمجہتے ہین بادہ نوش
کیا ہے لب ساغر جرعہ کی یاں خم سے ہے غرض

اوس جنگ فنا کی گہرے ہمکو کام
عیسائیونکو چرخ چہارم سے ہے غرض

بیداد ہے تمہاری زمانہ مین مشتہر
کہتا ہے کون تمکو ترحم سے ہے غرض

افشان تری نظر مین جو ایسی سما گئی
آٹون پہر تصور انجم سے ہے غرض

بہکایکین لاکہہ غیر تمہین تم نہ مانا
تمکو ہے مجہسے اور مجہے تم سے ہے غرض

بہاتی نہین کچہہ اور غذا ہمکو دوستو
ہم آدمی ہین ہمکو تو گندم سے ہے غرض

ہے زندگی میری تری ٹہوکر مین اے صنم
مطلب مسیح سے نہ مجہے قم سے ہے غرض

عابد نہ خاک چہان پہرکر صنم کے پاس
پانی نہ جب ملے تو تیمم سے ہے غرض

فیاض کو ہے فیض ہوا با لسان فیض
تمہ بہی ہمسے ہو ہین بسکتا بیان فیض

بر پا محفل شعرا ہے لشان فیض
شاہی جملہ ملک سخن ہے ازان فیض

ہے فیض سبجیلون سے جہا مین نشان فیض
روشن ہے صحن جامع بین مین مکان فیض

سنا غنچہ جو اوسکے دہن سا خوش سبھی / رہتا ہے بہرہ مین سخن آسمان وصف

لو گل سخن سے زمانہ ہے خوش مشام / ہے سے نسیم بہار سے پر بوستان فیض

توصیف کیا ہو ذرہ سے ممکن نہین یہہ امر / خورشید نے بھی تیغ نہ پایا ہنر فیض

اقبال و عمر کے لئے سب اہل دعا کرو

شاہ دکن کا وارث ہے یہہ آسمان وصف

ردیف الطاء

آن بدنی سے ہے ہوشیاری شرط / ایسی کوئی نہین ہے پیاری شرط

بو الہوس ہین جو شور کرتے ہین / عاشقی مین ہے رازداری شرط

جب تو ہے کچھہ نباہ کی صورت / دونو جانب سے ہے دوستداری شرط

سیم و زر کی نہین ہے کچھہ اوقات / دوستی مین ہے جان نثاری شرط

جان دیدین جو وصل کی ٹھہرے / پہلے پوری کرو ہماری شرط

مری جان جسکو عشق ہے تیرا — اوسکے دل کو ہے بیقراری شرط

ایمان وہ کہتے ہین جو حل ہر مجھپہ ہے — آپ نے جیتی ہمنے ہاری شرط

اوس کے دیدار کے لئے عابد
ہے مجھے اب گناہگاری شرط

مین نے اون سے کہا وفا ہے شرط — تو وہ کہنے لگے جفا ہے شرط

بوسہ لینے مین آپ کا صاحب — کیا کوئی اور بھی جدا ہے شرط

گر بلانا ہے اونکو گھبرا نے — پہلے اسکے لئے دعا ہے شرط

بوسہ جبر آ لیا تو کہتے ہین — اسمین پہلے مری رضا ہے شرط

تجھکو ناصح ہے شرط خاموشی — اور میرے لئے صدا ہے شرط

یون نہ دل دیگا آپ کو عابد
غمزہ و عشوہ و ادا ہے شرط

ردیف الظاء

رات دن کرتا ہے رندونکو ملامت واعظ
جنکو سب ہے اونکو ہے میخوارونکی عظمت واعظ

تونے پی بھی ہے کبھی پھر خدا کہہ تو سہی
خود بخود کرتا ہے یا مئی کی مذمت واعظ

کوچۂ یار سے رکھتا ہون قدم کب باہر
رہے تجکو ہی مبارک تری جنت واعظ

مئی گلگون ہے خدا نے ہے ترا منہہ یارا
پائی ہے تونے عجب طرح کی قسمت واعظ

عاجز مست ہون مشرب ہے مرا رندانہ
تو نکر بہر خدا مجکو نصیحت واعظ

کہتے ہو آدمی کے طبیعت مین ہو لحاظ
کس بات کا بتائیے الفت مین ہو لحاظ

کیا لطف آئے عاشق مضطر کو وصل مین
جب اسطرح کا تیری طبیعت مین ہو لحاظ

جو جو گنہ کئے ہین شفاعت پہ آپکی
انسان کا حضور قیامت مین ہو لحاظ

ایسا نہ ہو کہ دل ہی مچلجاے ناصحا
کچھ جی بہلنے کا بھی نصیحت مین ہو لحاظ

عابدؔ بُرا جو کہتے ہین تجھکو بُرا کہین
تو ہین وطعن و طنز و شکایت مین ہو لحاظ

ردیف العین

صبح کی شام کی ہے اطلاع
آپ کے ہر کام کی ہے اطلاع

قادر و قہار ہے غفار ہے
تیرے ہر ایک نام کی ہے اطلاع

صبح ترا حال ہے مجھپر کھلا
ہوتی ہر اک شام کی ہے اطلاع

اے دلِ نادان تو محبت نکر
تجکو نہ اس دام کی ہے اطلاع

آپ تو عابدؔ سے ہین واقف بہت
بد کی ہے بدنام کی ہے اطلاع

آپ کی خاطر ہین مہمان مجتمع
دل مین حسرت اور ارمان مجتمع

کعبۂ دل ہو گیا ہے کوہ قاف
ہین ہزارون اسمین پریان مجتمع

یوں ہی دل میں کہ ہے خط کا خیال
چند دن میں ہوگا دیوان مجتمع

مشرب رندانہ جب سے ہو گیا
ہوتی ہے اک بزم رندان مجتمع

اوسکا غصہ اور انداز و ادا
قتل کے سب ہیں سامان مجتمع

خاص خاصہ کے لئے اخفا نہیں
یہہ دل و جان و خون ریزان مجتمع

گریہ عاشق پہ ہنستے آپ ہیں
ایک جگہہ ہیں برق و باران مجتمع

ردیف الغین

غیر وہ نے کب ملیگا تجھے یار کا سراغ
پوچھونگا اپنے دل سے ہی دلدار کا سراغ

لاغر تمہارے عشق نے ایسا بنا دیا
ملتا نہیں کسیکو تن زار کا سراغ

پھرتا ہوں آہ عشق میں میں ڈھونڈھتا نگہیں
منصور گر ملے تو ملے دار کا سراغ

ہر سو ہے خاک چھانتا پھرتا ہوا کوبکو
ملتا نہیں مجھے دلدار کا سراغ

عابد تم اُنکی لف مین دیکھو تو غور سے
ملتا ہے کچھ یہان دل بیمار کا سراغ

دیکھو تو داغ دل کہ ہے کیا خوشنما چراغ
پاتا ہون اپنے سینہ مین جلتا ہوا چراغ

شعلے نکلتے ہین دل مضطر سے تجھ بن
مین دیکھتا ہون جب کہین جلتا ہوا چراغ

وہ آتے آتے رہگئے یان دم نکل گیا
افسوس شام ہی سے مرا گل ہوا چراغ

کافی ہے داغ دل ہی مرا قبر مین مجھے
رکھتے ہین میری قبر پہ کیون آستا چراغ

دیکھے تو کوئی چہرے کے داغون سے تجھ بن کے
روشن ہین میرے سینہ مین بے انتہا چراغ

تعبیر ہے یہی کہ جلائے گا دل کوئی
مجھکو جو کوئی خواب مین کل دکھیا چراغ

سوز تپ فراق سے عابد شب فراق
روشن مجھے ہین تمام گھر مین میرے جابجا چراغ

ردیف الفاء

پڑتی ہی آنکھہ جب ترے رخسار کیطرف
مین دیکھتا ہون کبھی گلزار کیطرف

سجدہ کیا جو کعبہ کی جانب کو سمجہ کر
منہہ پھر گیا مرا در دلدار کیطرف

روز جزا یقین ہے مرے لکولے گئی
رحمت تری ہے سبکی گنہگار کیطرف

دن رات سبحہ کہتا ہے گو شیخ ہاتہہ مین
رغبت ہے دلکی رشتۂ زنار کیطرف

کعبہ سی خالی آیا ہوا دیر مین ذلیل
جا کر پھرا جو احمد مختار کیطرف

عابد تمہارے سینہ کے جو داغ دیکھہ لے
تا حشر منہہ کرے نہ وہ گلزار کیطرف

جوش وحشت کہہ رہا ہے چل بیابان کیطرف
دلکی حسرت ہے کہ جاؤن کوئے جانان کیطرف

آنکھہ اوس عارض کی شیدا دل اسیر زلف یار
ایک کافر کیطرف ہے اک مسلمان کیطرف

پھر بہار آئی ہوئی پھر مجھکو وحشت بیحد
چلا ہے پھر جنون کوہ و بیابان کیطرف

کیا دعائے وصل کیجے ہے جنون اس حد تک
ہاتہہ اٹہتے ہی چلا جاتا ہے گریبان کیطرف

آجکل عابد مجھے صحرا نوردی کا ہے شوق
لیچلے احباب میرے مجھکو زندان کی طرف

کہو منہہ سے اپنے زبان صاف صاف
نہین ہے تمہارا بیان صاف صاف

تڑپتے ہین بسمل ہو ہان نامہ بر
یہہ سہے اوسکے گہر کا نشان صاف صاف

مرا راز دل سنکے کہتے ہین وہ
سنائی ہے کیا داستان صاف صاف

کہلے ہے جو اوسنے وہ کہہ نامہ بر
تو رکہتا ہے کیون کر بیان صاف صاف

خدایا بچا اسکے فتنون سے تو
رہے مجہہ سے یہہ آسمان صاف صاف

طلب اوس سے بوسہ تو عابد نکر
سناتا ہے وہ جان جان صاف صاف

ردیف القاف

مارے ہین دل پر وہ اوسنے تیر عشق
سکیا گویا کہ یہہ نخچیر عشق

ہون ازل سے مین آشنائے
ہے کبھی دلمیں مرے تصویر عشق

قیس اور فرہاد پر کیا منحصر
پڑ گئی ہے مجھ پہ بھی تاثیر عشق

جان و دل سے اوسپہ ہو وون جانثار
سب سے اچھی ہے یہی تدبیر عشق

جھوٹ ہی وہ کیون نہوا ہمدمو
دل سے بھائی ہے مجھے تقریر عشق

ہے یہہ تیرے وحشی خستہ کا حال
سر مین چکر پاؤن مین زنجیر عشق

خاک پا اوسکی ملی عابد مجھے
تھی جو قسمت مین مرے اکسیر عشق

جو زمانہ مین تیرا ہے عاشق
ایسے عاشق کا خدا ہے عاشق

ماسوا سے نہین مجکو مطلب
پیر اللہ صدا ہے عاشق

کب ترے عشق کے قابل ہی کوئی
آپ تو اپنا ہوا ہے عاشق

وہ ترے حسن کا رتبہ پہونچا
مرا معشوق ترا ہے عاشق

غالب خستہ جگر کی ہو خبر
سنتے ہیں اب وہ ہوا ہے عاشق

ردیف الکاف

سخن آتا نہیں لب سے زبان تک
مری پہونچی ہے اب حالت یہان تک

شکایت کیا کرون تمسے عدو کی
گلہ پہونچا ہے آکر زبان تک

ارادہ ہے کہ اب جیلانے کی رو ان
کرون ضبط فغان آخر کہانتک

بس اب کیا عذر ہے ملنے مین مجھسے
لیا تمنے ہمارا امتحان تک

کچھہ ایسے روٹھہ کر واپس چلے وہ
انہین لایا تو تہا اپنے مکان تک

بجز تیرے نہین آنکھون مین میری
نظر تو ہی پڑا دیکھا جہانتک

اب آگے پھیری قسمت ہے جدایا
مین پہونچا تو ہون اوس کے آستانتک

ہوا کیون کر یہ افشا حال میرا
نہین میرا ہے کوئی رازدان تک

شب فرقت جو کرتا ہوں میں آہین
پہونچ جاتی ہین اکثر آسمان تک

خدا چاہا تو اب شاہ دکن کی (خلد اللہ ملکہ)
رسائی ہوتی ہے ہندوستان تک

پڑا رہتا ہے عابد مست و بیخود
کیا جلوہ ترا بیخود یہان تک

مری جائیگی شاید روح وان تک
گذر قاصد کا کب ہو لامکان تک

کرون توصیف مین تیری کہان تک
مرے منہہ مین نہین ہے اب زبان تک

کئے سجدے ہزارون ہر قدم پر
مین یون پہونچا ہون اوسکے آستان تک

کہون کیا حال مین سوز جگر کا
لگی ہے آگ اک دل سے زبان تک

بہو مسجد مین بیٹھے مست عابد
چلو ہم چلتے ہین پیر مغان تک

زور پہ ہے یون جواب طوفان اشک
کیا ڈبائیگا جہان باران اشک

رحم کب آتا ہے اوس بے رحم کو
ہے عبث یا رب جو ہون نازان اشک

یاد مین دندان کی جب روتا ہون مین
ہوتے ہین پیدا در غلطان اشک

جان عاشق کی چلی روتے نہین
کب نکالوگے کہو ارمان اشک

عابد اب رونے سے میرے دیکہنا
ہوگیا ہے جا بجا باران اشک

ردیف اللام

مین سن لیتا ہون تیری بارہا دل
کبہی تو مان لے میرا کہا دل

نہ یون پہر خدا میرا جلا دل
نہ یون میرا تو مٹی مین ملا دل

یہہ وحشی چال کیون تیری ہوئی ہے
تجہے کیا ہوگیا کیا ہوگیا دل

دیا تہا صرف مین نے دیکہنے کو
سمجہکر مفت اوس نے رکہہ لیا دل

نہ کچہہ خواہش ہے میرے دل مین باقی
تمہارا سا میرا کیا اب ہوا دل

ترے رخ کے تصور نے جلادی | تجلے ہے بعیر از مصقلا دل
امامت ہے تری تسلیم ہم کو | کیا جاتا ہے اب تو اقتدا دل
ہزاروں حسرتیں اسمیں بھری ہیں | بنا ہے آجکل وحشت سرا دل
لگا لایا وہ سے ماتومیں یاتنک | کیا کیا کام تو نے مرحبا دل
خدا کے دیکھنے کا ہے ارادہ | جو یوں اب کر رہا ہے ولولا دل

ہوا جب روبرو ناصر کے بیجا بد
باخلاق حسن پایا خدا دل

بہت پینے پی ہے شراب اول اول | یہہ حالت تھی اپنی خراب اول اول
وہ چھپتے ہیں پردہ میں اسرار کیا ہے | نہ تھا انکے منہہ پہ نقاب اول اول
انہیں کے ہیں دل اب بھلوں سے تنگ تر | جو کرتے تھے کار ثواب اول اول
وہ اب مجھہ سے کرتے ہیں الفت کی باتیں | جو کرتے تھے مجھہ پر عتاب اول اول

گو آخر میں تشریف فرما ہوے ہیں
ہمیں سب سے رسالت باب اول اول

کہاں ہیں اب عابد وہ اگلی سی باتیں
کہ تھے لطف جو جو جب اول اول

بھولونگا میں نہ وصل کی وہ رات کا خیال
آٹھوں پہر ہے اوسکی ملاقات کا خیال

جسپر نظر پڑی وہی آیا نگاہ میں
ہر وضع سے ہے پیش نظر ذات کا خیال

وعدہ وفا ہو وعدہ خلافی کبھی نہ ہو
خود غور سے تو کیجیے اوس بات کا خیال

توبہ تو کی ہے مے کی مگر پھر بھی رات دن
باقی ہے وے لیکن پیر خرابات کا خیال

کرتے ہیں جاگکر ہمیں تا صبح التجائیں
بدلا ہمیں ہے بادہ مناجات کا خیال

شکوے عدو ہزار کریں فکر کیسے ہمیں
عابد کو بس ہے اونکی عنایات کا خیال

ردیف المیم

عاشق ہین ترے شایق گلشن تو نہین ہم
ہین مست تو تیرے دوست کے دشمن تو نہین ہم

کیون اتنی صفائی پہ کدورت ہے ہوا کیا
دل صاف رکھو ہم سے کہ بدظن تو نہین ہم

بوسہ بھی جو لینگے تو رضا سے تری لینگے
کچھ چور نہین سارق رہزن تو نہین ہم

فدوے ہین تجھ حسن مین تیری ہی شرف کے تابع
ہمدم ہین ترے ذرۂ روزن تو نہین ہم

خاکی ہے بشر اسلیئے ہین خاک کے مانند
کیون تیری درشتی کرین آہن تو نہین ہم

ملنا جو ہو بت کو تو ملے کعبۂ دل مین
کاشی مین نہ ملوا برہمن تو نہین ہم

بھاتی نہین ہم کو کبھی کو اداے بت انگلش
اے صاحبو کچھ ساکن لندن تو نہین ہم

موتی کی درخواست جو وہ کرتے ہین ہمسے
لے آئین کہان سے کہو معدن تو نہین ہم

عابد سے یہان پوچھتے ہین حال نکیرین
یہہ بات نئی سہتے مدفن تو نہین ہم

ترے گھر سے کبھی نہ جائین ہم
مسکن اپنا یہین بنائین ہم

اب یہہ ٹہانی ہے زہر کہائین ہم — رنج کب تک ترا اٹہائین ہم

تہا جو کچہہ نذر کر دیا تیری — دوسرا دل کہانسے لائین ہم

دل مضطر کو چین آ جائے — آ تیرے منہہ سے منہہ ملائین ہم

پوچہتے ہین وہ کسپہ مرتے ہین — ہمکو حیرت ہے کیا بتائین ہم

یون وہ جہنجلا کے وصل مین بولے — پہر نہ ایسونکو منہہ لگائین ہم

جی مین ہے اِن بتونکی الفت مین — دلکو ہندوستان بنائین ہم

غیر سے وان مزے اڑاؤ تم — اور یہان اپنا جی جلائین ہم

سنکے عابد سے یون وہ کہتے ہین — آپ تجہے آج آزمائین ہم

ہجر مین اُس بت کے کیا روتے ہین ہم — ہاتہہ اپنی جانسے دہوتے ہین ہم

خلق کے ملنے مین پہر کیا کلام — حضرت آدم کے جب بیٹے ہین ہم

وان اجل سر پر ہمارے آگئی
پھر وہین سر پر شب ہجر آگئی
اوسکی ابرو دیکھکر روتے نہین
وان انہین پروا نہین ہوتی ذرا

اور ابھی غفلت مین یان سوتے ہین ہم
اور ابھی یان اتھہ منہہ دہوتے ہین ہم
تیغ کو جلاد کی دہوتے ہین ہم
اور ذلیل وخوار یان ہوتے ہین ہم

عاشقونکے ساتھہ ہنستے ہین مدام
عابد وہین بیٹھکر روتے ہین ہم

جب عشق مین تیرے مر گئے ہم
شکل آئی نظر تمہاری اوسمین
آتا ہے ترا خیال بھی ساتھ
کعبے کو چلے تھے دیر پہونچے

دنیا ہی سے بس گذر گئے ہم
جب آئینہ دل کو کر گئے ہم
دوڑے دوڑے جدہر گئے ہم
جاتے تھے کدہر کدہر گئے ہم

جب وصل ہوا کیا عابد

خوش ایسے ہوئے کہ مرگئے ہم

ردیف النون

تم نورِ حق نہاں ہیں ہزاروں حجاب میں
مشتاق دید کیوں نہ رہے اضطراب میں

وہ مہر وش نہایا جو دریا کے آب میں
ہے نور آفتاب کا ہر ہر حباب میں

اے شیخ کیا یہ مسئلہ تیری کتاب میں
مئے نوشیاں حلال نہیں ہیں شباب میں

عکس جمال یار نہیں ہے شراب میں
چمکا ہے ماہتاب سا آفتاب میں

تکرار نامہ بر سے ہے کچھ پیش و پا میں
تاخیر ہو رہی ہے جو خط کے جواب میں

تھوڑی سی پی کے گھر کا پتا پوچھنے لگا
زاہد کے ہوش اڑ گئے چلو شراب میں

یارب ہو ربط عاشق و معشوق یوں بہم
جیسا ہے ارتباط شراب و کباب میں

وہ لالہ رو ہو گا لون سے سرخی ٹپکتی ہے
رنگت کہاں سے آگئی ایسی شہاب میں

عاشق کو اپنے بوسہ بھی دینا ثواب ہے
اقبال کہئے آپ ہوں داخل ثواب میں

افشاء راز آپکی الفت نے کردیا — وقصہ ہمارا درج نہین کس کتاب مین

کھینچی ہے کسکے زخم کے انگور کی شراب — آتا ہے خون دل کا مزہ جو شراب مین

دل مین ہوا و خیال مین پرسا ہین مینے — کرسی پہ آکے بیٹھو تو میرے جواب مین

یوسف کا حسن سنتے ہی معلوم ہوگیا — بڑھکر ہو تم تو اونسے بہت آب و تاب مین

بے ہوشیان پسند ہین نفرت ہے ہوش سے — سوتے ہین ہم تو آتے ہین اکثر وہ خواب مین

رشک و حسد سے پاک خدانے ہمین کیا — حاسد تمام رہتے ہین کس پیچ و تاب مین

موسم شباب کا تو نہین اس سے فایدہ — داڑھی جو تیرے شیخ رنگی ہے خضاب مین

اوس بادہ کش کو بادہ کشی کا جو شوق ہے — ساغر ہے آفتاب کا بزم شراب مین

تلکی ہمارا شاہ کریگا ہمین عطا — نوبت ہماری آئیگی اپکے خطاب مین

ہون جرم سارے عفو بحق حبیب خویش
عابد کی یہہ دعا ہے خدا کی جناب مین

کیا کچھ مزے تھے اپنے بھی عہد شباب مین
رہتے تھے مست آٹھ پہر ہم شراب مین

تڑپا رہے ہین اور مجھے اضطراب مین
جھلکی سی اک دکھا کے وہ اپنی نقاب مین

در پردہ جان لیتے ہو عاشق کی جانِ جان
اچھی ادا نکالی ہے تمنے حجاب مین

پڑھتے ہین جو نماز جنازے کی بعد قتل
لیکر عذاب ہوتے ہین داخل ثواب مین

ممنون جان و دل ہون تیرا مین جذب عشق سے
وہ آپ آ گئے مرے خط کے جواب مین

پیش نظر ہزاروں کتابین رہین مگر
جو وصف تیرے رخ مین ہین کب ہین کتاب مین

عابد عبث ہے ناز تمہین اوسکی چاہ پر
فرمائیے تو آپ ہین وان کس حساب مین

کب خوشی ہوگی مجلس غم مین
لطف جنت کہان جہنم مین

یہ صفت ہو گئی ہے اب ہم مین
مر کے جیتے ہین اپنے ہر دم مین

تعزیت کو میری وہ آئے ہین
کیا خوشی ہو رہی ہے ماتم مین

اوسکی مرضی یہہ ہوگیا راضی
جو مزہ بیتی مین وہی کم مین

کب سینہ ہے اوسکے چہرہ پر
کہر گیا آفتاب تبسم مین

تلخ دستنام سنے سے مجہے مارا
ہے کہان یہہ اثر کسی سم مین

قابل دید ہے یہہ آئینہ
شکل ہے تیری چشم پرنم مین

دل کا ناسور بہر نہین سکتا
کچہہ اثر آب نہین ہے مرہم مین

عابدون کے لئے ہو آب طہور
غسل دو مجہکو آب زمزم مین

مین ہون عاشق بہی اور عاشق بہی
ہے یہ مشہور سارے عالم مین

لگا ہے اسلئے دل عاشقی مین
یہہ سر جائیگا اوسکی پیروی مین

یہہ طراری یہہ شوخی ہے کسی مین
لیا کرتے ہین وہ دل کو ہنسی مین

خدا شاہد ہے اون سا اور کوئی
نہ دیکہا مین نے اپنی زندگی مین

کہین مطلب کی باتین فاش ہونگین
بہت دن ہو گئے چھوڑے ہوے گھر
زمانہ مین خوشامد مال کی ہے

کہون کیا تم ذرا سوچو تو جی مین
ٹھکانہ کر لیا تیری گلی مین
نہین کوئی کسیکا مفلسی مین

جو باتین رازکی مخفی ہین عابد
سر بازار رکھتے ہو خوشی مین

شور محشر عشق مین برپا کرون
کاشی جاؤن یا حرم جا یا کرون
اس جبین کا نیہہ مقدر ہو خدا
باغبان کی تو توجہ ہی نہین
وصل مین ہوتا رہے سیر اوصال
درد دل اپنا ہے اپنے واسطے

تو ہی ڈر جائے تو پھر مین کیا کرون
اوسکے ملنے کیلئے کیا کیا کرون
سنگ در پر اوسکے سر رگڑا کرون
مثل گل کیتک مین کملایا کرون
آپ فرمائین تو مرجایا کرون
چیز یہہ ایسی نہین بانٹا کرون

صبح ہوتے ہی وہیں پھر شام ہے
اس جہان پر کس طرح تکیہ کرون

عاشق صادق ہون طالب وصل کا
کیا طلب تجھسے مین اک بوسہ کرون

ہے زمانہ کی تگا پو بے حصول
اُسپہ ہی عابد کیون تکیہ کرون

تذکرہ کچھہ آپ کا اچھا کرون
صورت منصور مین چرچا کرون

دل مین آتا ہے کہ بت پوجا کرون
تیری صورت رات دن دیکھا کرون

الگ عرض ہوگا تو اک ہوگا خفا
کافر و مومن کو مین کیا کرون

بے سمجھے کوئی کام اپنا نہین
ناصح نافہم کیون توبہ کرون

حسن آرائی کا اوسکو ہے خیال
اوسکی خاطر دل کو آئینہ کرون

کسکو جنت چاہئے اور کسکو حور
تو ملے تو اونکو لے کر کیا کرون

اس محبت پہ یہہ دوری کسلئے
تم نہین آتے تو مین آیا کرون

دل مرا کعبہ بھی ہے اور دیر بھی | ایک مین دو جلوہ مین دکہا رون

رند مشرب ہون مجھے کچھ ڈر نہین
عابد و زاہد کو مین سجدہ کرون

مرے دلمین کر چکا گھر خدا مجھے اب خیال بتان نہین
مگر اپنے بت کی کرون صفت مرا منہہ نہین یہہ زبان نہین
ملے برہمن مجھے دیر مین ملے شیخ کعبہ مین بھی اگر
کوئی پوچھے مجھسے ترا پتا کہون کیا کہان ہے کہان نہین
جو احد مین میم بڑہا دیا تو حقیقت اوس کی ہو کب جدا
فقط اتنا پردہ ہے درمیان یہہ سمجھ نہان ہے عیان نہین
مجھے تیرے بہید و نکی ہے خبر کوئی مجھسے پوچھے او نہین اگر
وہ کہون سنے کی ذرا ذرا وہ بتاؤن جسکا گمان نہین

صنم‌کدہ و حرم کے ساتھ خدائی ہے نہین حرم تو بات پرائی ہے

نہ ہون مین جبکہ جہان مین تو جہان نہین یہہ جہان نہین

وہی دیر مین وہی کعبہ مین تجھے واعظا اتنی نہین خبر

یہہ بتا تو مجکو کوئی جگہہ کہ جہان خدا کا مکان نہین

یہہ عبادت آپکی عابدو کرے وہ کریم قبول سب

تمہین تکیہ جس کی ہے رات دن اوسے دیکھلو وہ نہان نہین

اہل زبان بہت ہین فصیح اللسان نہین

جو داغ کی زبان ہے ایسی زبان نہین

وہ کونسی جگہہ ہے جہان وہ عیان نہین

دیکھو تو میری آنکھ سے اوسکو نہان نہین

جلوے اوسی کے ہین یہہ اوسیکا ظہور ہے

واعظ یہہ ظاہرا کوئی حسن بتان نہین

مجھکو و ناسے کام اطاعت سے مدعا

پروا نہین بلا سے جو وہ مہربان نہین

لیلی وشون سے پوچھئے مجنون کی حالتین

جسکو کہے ہر ایک یہہ وہ داستان نہین

سر کاٹ کر جو غیر کا وہ بھیجدین مجھے

دنیا مین بڑہکے اس سے کوئی ارمغان نہین

وہ مجھسے پوچھتے ہین مری دل لگی کا حال

پھر اور بات کیا ہے جو یہہ امتحان نہین

واعظ کو خبط ناصح نادان ہے بیوقوف

دونون مین ایک اوسکا نہین رازدان نہین

اوس بت کے گھر مین دیکھیئے نکلی طلب ہے آج
دربان ہین در سے دور کوئی پاسبان نہین

عابد جو کچھ کہے اوسے ہردم سنا کرو
مانو بھی بات کو نکھو میری جان نہین

مین تجھسے نا امید ہون ایسا بشر نہین
وہ کونسی جگہ ہے جہان تیرا گھر نہین

تجھپر نظر ہے یار کی تجھپر نظر نہین
واعظ مین مست ہون مجھے اپنی خبر نہین

مطلق کو قید کر دیا نادان ہو عقل پر
اے شیخ کہو وہ کہان ہے کدھر نہین

ضدی مزاج شوخ طبیعت ہے یار کی
نکلی اگر نہین تو وہ پھر عمر بھر نہین

تو غیرت پری نہین بیشک ہے شک حور
دعوی ہے جھوٹ سچ تیری بازو مین پر نہین

حاجت جبھی تھی ہجر مین ہے تو وصال ہے
پروا نہین ہے عاشقو گر نامہ بر نہین

اونکا دہن ہے تنگ تو غنچہ دہن ہو ہے
یہہ عیب بھی ہوا ہے ہنر جو کمر نہین

طمعِ جہان جہاں مین ہے بے سود و بے ثبات
بے یادِ یار کوئی نفس رائگان نکر

جیسا درختِ سرو کو حاصل ثمر نہین
اِسدم کا کیا بھروسہ اِدھر ہے اُدھر نہین

ڈہونڈہے عطر کو یچانتا ہون جو
سمجہائین کسکو کون ہے کس سے کہین ہم

یہہ عطر ہے سہاگ کا عنبر اگر نہین
اونکو ہماری بات کا مطلق اثر نہین

ناصح جنہین ہو کہنا او نہین کہدیا کرین
عابد کے باب مین تو نہین اسقدر نہین

اونہین معلوم کیون ہونگین جو سرکارونکی باتین ہین
کہان سمجہین گے بازاری یہہ دربارونکی باتین ہین
تمہاری ایسی باتین ہین کہ عیارون کی باتین ہین
ہماری یہہ جو باتین ہین خریدارون کی باتین ہین
سیئے ہین خُم کے خُم سارے ابھی ہوشیار بیٹھا ہون

ذرا سی پی تو زاہد یہہ ہوشیاروں کی باتین ہین

مقام عشق میں اپنے یہان کیا کام ناصح کا

بہت یہہ دور کی باتین خبرداروں کی باتین ہین

خبر لے آتے ہین ذرات اپنے یار کی دایم

مرے ہر ایک دم مین صاف ہرکارونکی باتین ہین

تری مجلس بھی واعظ ہوگئی ہے میکدہ سی کچھہ

شرابوں کا بیان ہے اور میخوارونکی باتین ہین

لیا دلبر نے دل عابد سے پہر کہنے لگا ایسا

یون ہی لیتے ہین دل تیرا یہہ دلداروں کی باتین ہین

ہندو کے گہر مین ہین نہ مسلمان کے گہر مین ہین

حق بات پوچھتے ہین تو وہ میرے بر مین ہین

جلوہ فروز یون وہ ہماری نظر مین ہین
مشہور خبر مین ہین تو مستور تر مین ہین

واعظ کی پند عاشقون کے کام کی نہین
مصروف یہہ تو مدحتِ دیوار و در مین ہین

بے پردہ آئے یہان اغیار کون ہے
پردہ ہے کس سے کسلئے خوف و خطر مین ہین

عالم وہی تو لوگ ہین نکتہ ہے جن کو یاد
یہہ زاہدانِ خشک تو تحصیل زر مین ہین

دار وصل کہتے ہین اور جان دیتے ہین
ملنے کے ڈہنگ اونسے نہان کچہہ خبر مین ہین

منزل کا کچہہ پتا نہ ٹہکانے کا کچہہ سراغ

عابدؔ تمام بھٹکے ہوئے رہگذر مین ہین

شب وصل کا لطف پائے ہوئے ہین
اسیواسطے ہم پہر آئے ہوئے ہین

یہہ جل دیکے دربانونکو آئے ہوئے ہین
نہ روکو ہمین ہم بلائے ہوئے ہین

رقیبونکی تعلیم سے کچھہ نہ ہوگا
وہ مدت کے اپنے سدہائے ہوئے ہین

مجھے اونکی نظرون سے ثابت ہوا ہے
بغل مین مرا دل دبائے ہوئے ہین

مسلمان مین ہن ہین ہندو مین ہندو
وہ ماتھے کا قشقہ مٹائے ہوئے ہین

نصیحت ہمین خود فضیحت ہے ناصح
یہہ باتین تری آزمائے ہوئے ہین

نہین کام اب تیرا قاصد چلا جا
یہان خود وہ تشریف لائے ہوئے ہین

اگر ہو گئی ہے خطا عفو کیجئے
کہ لا تقنطوا سن کے آئے ہوئے ہین

ٹھہرنے نہ پائے وہان جاکے عابدؔ
گلی سے جو اونکے پہر آئے ہوئے ہین

سن تو لوبن سے ذرا او نکے وہ کیا کہتے ہین
نیک کہتے ہین مجھے یا وہ برا کہتے ہین

رہتی ہے شیخ و برہمن مین یہہ تکرار عبث
کسکو بت جانتے ہین کسکو خدا کہتے ہین

اپنی چاہت کا خطاوار سے مجھے ٹھہرایا
مہربان خوب کہا اسکو خطا کہتے ہین

اس زمانہ مین نہین چاہ کے چاہے کسکا
نام باقی ہے فقط جسکو مزہ کہتے ہین

عشق کو ناصح نافہم برا کہتا ہے
لوگ اسکے سوا سب اوسکو برا کہتے ہین

آپکا گر ہون خطاوار تو پھر ذبح ہے کیا
جلد فرمائیے کیا پھر سزا کہتے ہین

آپ ہی وعدہ کرین اور وفا بھی نکرین
اس سے بڑھکر کسے بیداد و جفا کہتے ہین

ہین زمانہ کے عجب طور خدا خیر کرے
ہان دعا کیجئے عابد یہہ بجا کہتے ہین

دوست پر جور و ستم آپ یہہ کیا کرتے ہین
دشمن اپنے انہین ہاتو نہ ہاتھ ملتے ہین

حال یہہ کیسی زمانے نے سیکھی تم سے
دوست دشمن ہوے سب میرا گلا کرتے ہین

دل چراتے ہین جو میرا انہین تم چاہو
نہیں معلوم کہان اٹھ رہا کرتے ہین

پہلے ہی مانگنے سے ملگئے بوسے شب وصل
حسن کہتا ہے ترا قرض ادا کرتے ہین

ہمکو آرام سے رکہا ہمین راحت دی ہے
اپنے مالک کی شب و روز دعا کرتے ہین

دوست عابد کے ہوے ہاتہہ مین لیکر تسبیح
رات دن بیٹھے ہوے یاد خدا کرتے ہین

ہم جو مست شراب ہوتے ہین
ہائے کیسے خراب ہوتے ہیں

دل کے ہاتون سے کیا کہون یارب
جان پر کیا عذاب ہوتے ہین

آجکل دور مین ترے ساقی
ہم بھی خانہ خراب ہوتے ہین

ایک حالت نہین زمانے کی
ہر دم یہان انقلاب ہوتے ہین

اونکا تیور یہ وہ خفا ہونا
لٹکے موتی عذاب ہوتے ہین

ٹہر جائیگی وصل کی شاید
اندنون اچھے خواب ہوتے ہین

تو وہ خوشہر وسہے تیرے پر توسے
ذرّے بھی آفتاب ہوتے ہین

سبھی عاشق ہو وہ اسپنے جنتے ہیں
ہم بھی اب انتخاب ہوتے ہین

تیرے فضل و کرم سے اب ہمکو
دیکھیے کیا خطاب ہوتے ہین

سے چلکے بیٹھو تو تم وہان عابد
ہم بھی حاضر جناب ہوتے ہین

وہ تو کب امتحان سے لیتے ہین
مفت عاشق کی جان لیتے ہین

جیسا ہوتا ہے جان ہینے والا
دل مین اپنے وہ جان لیتے ہین

مرا دل دیکھکر وہ کہنے لگے
ہمتو ایسا مکان لیتے ہین

پہلے برعکس مجھسے چلتے تھے
اب جو کہتا ہون مان لیتے ہین

نذر جبکرتا ہون جب مین دل اپنا
ہوکے وہ مہربان لیتے ہین

از عشق اور چرخ پیر کا سنہ
ایسے سر نوجوان لیتے ہین

دل چرالینا ہے آپ نے لیجے | سفت کیون میرے بجا رو لیتے ہین

اڑ گئے ہین وہ قول پر عابد
مجہسے میری زبان سے لیتے ہین

واسطے تیرے مین رسوا سر بازار تو ہون | دل لگی کی تہی فقط اتنا گنہگار تو ہون
زر نہیں پاس تو کیا مجکو تو سمجہا مفلس | جان حاضر ہے میری تیرا خریدار تو ہون
جلوہ موسی کو دکہایا مجہے محروم کیا | گو نہ مین دیکہہ سکون طالب دیدار تو ہون
آپ مجہسے نہ کرین حضرت ناصح حجت | جان جی ہی نہ رہا جان سے بیزار تو ہون
لاغری میری نہین سیر لئے کچہہ بیکار | چشم دشمن مین کہٹکنے کے لئے خار تو ہون
بیوفائی حرکت ہے تو یہہ تیرا منصب ہے | مین نبہاؤنگا ہر طور وفادار تو ہون

کسقدر اوسنے پلائی ہے مجہے اے عابد
اتنی پیکے بہی مین غافل نہین ہوشیار تو ہون

تمہارا سامنا ہے اور مین ہون
مقابل آئینہ ہے اور مین ہون

جدہر دیکھون نظر اپنی اٹھاکر
خدا ہے مصطفےٰ ہے اور مین ہون

جہت سے جو مکان سے ہے مبرا
مرے دلمین بسا ہے اور مین ہون

جدہر دیکھا نمایان خود وہی ہے
نظر مین اینما ہے اور مین ہون

بجز تیرے کہان کوئی رہے گا
جہان دار فنا ہے اور مین ہون

جناب عشق نے تو کر رکہا ہے
نگہبان اب خدا ہے اور مین ہون

عبادت کی ہوس باقی کہان ہے
وہی **عابد** ہوا ہے اور مین ہون

ہون محو حیرت آپ نے مین مرشد کو کیا کہون
اللہ کہون رسول کہون رہنما کہون

ہے ایک نور نام و نشان ہین جدا جدا
کسکو کہون رسول مین کسکو خدا کہون

آسان مشکلین مری ہو جائین سب وہین
دل سے اگر مین رنج مین مشکل کشا کہون

پھر کیجئے فقیر ایسا ہوا ہے مجھے نصیب | آئے جو سلطنت بھی تو میں اوسکو جا کہون

عابد عبادتون کو تو عالم بھی علم کو
بھولیں گے اوسکی یاد مین بندہ جا لا کہون

جو بات آپ کرتے ہیں وہ روبرو کرین | غائب میں میرے آپ کچھ گفتگو کرین
ہم کیا سفارشون سے تری آرزو کرین | تجھسے ہی تیرے وصل کی اب جستجو کرین
کہتا ہون پاؤن پڑ کے ادب سے جناب دل | مشہور آپ ہمکو نہ یون کو بکو کرین
خالی نہ بیچ سے ہو ذرا کوئی اپنی بات | توصیف لطف یار اگر موبمو کرین
جو آئے اپنے پاس کوئی ڈھونڈھتا ہوا | اپنا ہی سا ہم آپ سے ہو بہو کرین

عابد ہے اپنے سوز سے ہو اللہ کا وہ اثر
دنیا ابھی جلائیں اگر ہا و ہو کرین

صورت مصطفے معین الدین | آل شبیر خدا معین الدین

پنجتن کے ہین خاص لختِ جگر
دلبرِ مرتضیٰ معین الدین

ہین یہہ اولادِ موسیٰ کاظم
دل وجان رضا معین الدین

ہند مین ہین یہی غریب نواز
سرورِ اولیا معین الدین

دردمندون کے عیسیٔ دوران
دردِ دل کی دوا معین الدین

سب کے دل کی مراد ملتی ہے
ہین وہ حاجت روا معین الدین

شش جہت مین جدہر جدہر دیکہو
ہین یہی جابجا معین الدین

نور ہین مظہر العجائب کے
خاص شمس الضحیٰ معین الدین

ہین عطائے رسول یہہ مشہور
ہین بجود وسخا معین الدین

عابدِ جان نثار کے ہین بس
ہین مشکل کشا معین الدین

زمانہ مین ہمارے فرد یکتا شاہ مسکین ہین
بصارت ہے اگر دیکہو تو یہہ جا شاہ مسکین ہین

قناعت ویسی ہی پیدا توکل ویسی پیدا ہے — مرقع شکل تسلیم و رضا کا شاہ مسکین ہین

غلط کہتا نہین ہرگز نہین ہے فرق کچھ اسمین — مرید و پیر انکے بہتر اور آقا شاہ مسکین ہین

صفت اونکی جو سنتا ہو تو احمد خیر دین سے سن — خدا کا اور خدائی کا تماشا شاہ مسکین ہین

صفات و ذات کی تعریف عابد اونکی تو سن لے
احد احمد کا ہر اک جا پہ چرچا شاہ مسکین ہین

بزم طرب مین غیر ترا ہمنشین نہین — ہرگز یقین نہین ہے مجھے ہرگز یقین نہین

جب دل ہی آگیا ہو تو پھر کیا کرے کوئی — گو وہ حسین نہین ہے کوئی مہ جبین نہین

قربان مین تو آپکے اس اعتقاد پر — کہتے ہین اوسکو آپ کہین ہے کہین نہین

رکھدے تو جام ہات سے ساقی زمین پر — مین خاک مے ہون کہ مرا ہمنشین نہین

تعریف اونکے خال سیہ کی جو مینے کی — کہنے لگے کہ تجھسا کوئی نکتہ چین نہین

انکار ہی تمہارے سے اقرار کا ثبوت — کہتے ہو میری بات پہ تم جو نہین نہین

اوس شوخ نیوفا یہ جو مرہین عابد آپ

کہئے تو کیا جہان مین کوئی ہے جبین نہین

اندرون حرم و بتکدہ و دیر ہے کون
ہر جگہہ ہی تو ہے اوسکے سوا غیر ہے کون

جسکو دیکھو وہ تمہارا ہی دم بہرتا ہے
تو ہے رکہتا ہے مریجان کہو بیر ہے کون

پوچہتا ہون مین تجہی سے خلق یہہ بات
کون ہے جانب شر اور طرف خیر ہے کون

اے کبوتر تجہے قاصد نہ بناؤن کیونکر
تیز پر مثل ترے تو ہی تباطیر ہے کون

پہول لیتے نہین گلشن مین تماعابد
آج کرتا روش باغمین یہہ سیر ہے کون

ترے اک اک ادا و ناز کا مین دل سے قائل ہون

یہہ تلوارین نہین خنجر نہین ہین پہر بہی بسمل ہون

کہون کیا حال اپنی بیخودی کا تجہہ سے اے قائل

تری چتون کا گھایل ہون ترے غمزہ کا بسمل ہون

نہوادنی تو اعلیٰ کی زمانیمین صفت کیون ہو

تری صورت ہے شکل گل تو مین بھی صورت گل ہون

جو تو خلوت مین تنہا ہے تو مین ہون بزم کثرت مین

اگرچہ دور ہون ظاہر مگر باطن مین واصل ہون

سراپا رند مشرب ہون نہ زاہد ہون نہ مین عابد

مگر تیرے کرم کا لطف کا رحمت کا سایل ہون

ردیف الواو

یہہ قاصد نے مژدہ سنایا ہے مجھکو
اوسکی زبانی بلایا ہے مجھکو

یہی وقت تہا تیرے آنیکا ناصح
کہ تو نے عزیزمین ستایا ہے مجھکو

سکونت مین جنت کی کیا اوسکا بگڑا
وہان سے یہان کیون وہ لایا ہے مجھکو

ہنسا لیا تہا اک روز پہر عمر بہر ہی
بہت سے غم دل نے رولایا ہے مجہکو

پری کا یہ جن کا کسیکا نہیں ہے
تری زلف شبگون کا سایا ہے مجہکو

تجہے یاد ہوگا ہر ایک وقت تو نے
کئی مرتبہ آزمایا ہے مجہکو

ہزارون ہی خط مینے لکہے ہین تجہکو
فقط ایک خط تیرا آیا ہے مجہکو

وہ روٹہا تہا کل آج راضی ہوا ہے
بڑی منتون سے بلایا ہے مجہکو

کہلا حال کونین کا مجہہ پہ عابد
وہ ساقی نے ساغر پلایا ہے مجہکو

اگر حرص جہان ہو تو شریک عاشقان کیون ہو
جو عاشق ہوگئے اوسکے تو پہر طمع جہان کیون ہو
کہین مئی مفت کی پی لی بہت سی مل گئی شاید
کہو نا ہوا کیا آج اتنے شادمان کیون ہو

تمہارے سے مین واقف ہون مری حالت تہین روشن
یہہ احسان نامہ بر کا اور دقت درمیان کیون ہو

کبہی وہ دوست بنتے ہین کبہی دشمن سے بڑہکر ہین
یہی تو حال ہے اونکی پہر اونکا امتحان کیون ہو

مری قسمت تو دیکہو کہتا ہے جان جہان از خود
بلالوا اوسکو جینے کی ہے محنت رائگان کیون ہو

بلایا خود بٹہایا بہی ہے بنے پہر اجنبی ہم سے
تعجب ہے یہہ کہتے ہو کہ عابد تم یہان کیون ہو

کس طرح اوس صنم سے کوئی بدگمان نہو
وعدہ یہہ شرط ہے کہ خدا درمیان نہو

بدنام پہر رہا ہے زمانہ مین کون اب
کہتے نہ تہے کہ غیر سے تم ہم زبان نہو

ایدل نکر تو یاد خدا وقت نزع دیکہہ
اوس بت کا خوف ہے کہ کہین بدگمان نہو

کہا نہیں کسی سے بھی مین اپنا حالِ زار
منظور ہے کہ کوئی مرا رازدان نہو

ہنس دے کے عاشقون کو بہ سرِ ہم گالیان
مشہور اک جہان مین تو بد زبان نہو

کہتے ہین سب کہ حال بُرا عاشقی کا وہ
کیونکر یقین آئے کہ جب امتحان نہو

عابد تو اوسکے عشق سے نادان باز آ
مین چاہتا ہون عمر تری رائگان نہو

شہرت تری زمانے مین کیون چار سو نہو
ایسا بھی کوئی دل ہے کہ جس دل مین تو نہو

کیا حال تم سے میرے دلِ زار کا کہے
جبتک کہ تم سے بات مری دو بدو نہو

ویران ہو وہ دل و پریشان ہو دماغ
جسمین کہ تیرے عشق و محبت کی بو نہو

اے دل تو اوسکے بزم مین جاتا ہے مگر
ایسا نہو کہ تیری وہان آبرو نہو

برہم وہ ہو کے مجھسے خفا ہو رہے ہین آج
ارشاد ہو رہا ہے کہ تو روبرو نہو

مین اور ترکِ عشقِ بتان خوب ناصحا
بہرِ خدا یہ مجھ سے کبھی گفتگو نہو

تیری محبت اور ترے عشق کے سوا
عابد کے دلمین اور کوئی آرزو نہو

جگہہ دیتا ہے بزم عام مین پہلو مین دشمن کو
نہین آتی ہے کچھہ بھی شرم اوس بے مہر و پرفن کو
گواہی کے لئے روز جزا مجکو یہہ کافی ہے
لگا ہے خون کا دھبہ مرے قاتل کے دامن کو
ترے اس بے نشان کا کچھہ نشان سہنے والے ظالم
مٹاتا ہے لگا کر ٹھوکرین کیون میرے مدفن کو
خدا حافظ ہے اے دل اب ہمارے آشیانہ کا
غضب ہے دیکھہ تی ہین بجلیان ہر دم نشیمن کو
کہڑے ہین سیکڑون دیدار کے خواہش یہان اصنا

اٹھاؤ تو ذرا تم سامنے سے اپنے چلمن کو

سنا ہے طور پر موسیٰ ہوئے بیہوش غش کھا کر

بتاؤ مجھکو بھی بیخود دکھا کر روئے روشن کو

وہ ہنس کر مسکرا کر مجھ سے کہتے ہیں محبت سے

چلو تم آج عابد ساتھ میرے سیر گلشن کو

جا لگا ہوتا ہے مجھ پہ کسلئے انجان تو

کون ہوں میں دیکھ تو مجھکو ذرا پہچان تو

یاد ہے کس آئینہ رخسار کی ابدل بتا

صورت آئینہ ہے کیوں ششدر و حیران تو

اک نظر ملتے ہی عقل و ہوش اور تاب و توان

لیچلا سب لوٹ کر اپنا سر و سامان تو

جان ہی لونگا تجھے پہچان ہی لونگا تجھے

لاکھ مجھ سے روپ بدلے جان من آ کر ان تو

تو ہی مالک ہے مرے دل کا مرے ایمان کا

جان عابد کی نہیں ہے جان جان پہچان تو

وہ جنھجلا کر یہ کہتے ہیں محبت اپنی رہنے دو
یہ الفت اپنی رہنے دو یہ چاہت اپنی رہنے دو
مرے حال پریشان پر عنایت اپنی رہنے دو
زیادہ کچھ نہیں تھوڑی محبت اپنی رہنے دو
غرور حسن کرتے ہو ہوا کرتے ہوا سے صاحب
گھمنڈا چھا نہیں دو دن کی دولت اپنی رہنے دو
نہیں رہتے ہو دم بھر بھی تصور مین مرے آ کر
کوئی دم میرے دلمین بھی تو صورت اپنی رہنے دو
وہ سنکر حال دل میرا لپٹ کر مجھسے کہتے ہین
چلو بس ہو چکا جھگڑا شکایت اپنی رہنے دو
یہ مانا حضرت ناصح کہ ہم رندانہ بستر ہین؟

برے ہین یا بہلے ہین تم نصیحت اپنی رہنے دو

تمہین پروا نہین میری مجہے معلوم ہے لیکن

ذرا میرے طرف مایل طبیعت اپنی رہنے دو

نصیحت سے نہین کچہہ فائدہ اے حضرت ناصح

بنائی ہے جو خالق نے وہ قسمت اپنی رہنے دو

وہ دیکر جام اپنے ہاتہہ سے ہنس ہنس کے کہتے ہین

ذرا تم حضرت عابد عبادت اپنی رہنے دو

کہلین کیسے غنچہ بہت لب سے لب جدا بہی ہو

بنو نہ بت زبان سے کوئی صدا بہی ہو

یہہ اکہڑی اکہڑی باتین نہین پسند ہمین

مزہ جبہی ہے کہ ہم سے خلا ملا بہی ہو

عدو سے کہدو محبت ابہی وہ کیا جانے

اٹہائے بار وہ ایسا یہہ حوصلہ بہی ہو

یقین آئے ہین کس طرح سے ایضا جب

تمہارے وعدہ خلافی کی انتہا بہی ہو

خدا کرے کہیں جلدی ہی تو نکا حسن ڈھلے | غرور کی کوئی حد بھی ہے کچھ سزا بھی ہو

سناؤں گا دل مضطر کا حال میں سب کچھ | ابھی تو اوس بت کافر سے آشنا بھی ہو

وہ میکدہ میں مجھے دیکھ کر یہ کہتے ہیں

کہ تم تو رند بھی عابد بھی پارسا بھی ہو

بیوفا اور ستمگار نظر آتے ہو | تم ابھی سے مجھے عیار نظر آتے ہو

وعدۂ وصل پہ کہتا ہوں میں ایسے دم | تم بہت صادق الاقرار نظر آتے ہو

بے پئے مئے کے ہیں مخمور تمہاری آنکھیں | تم کسی طرح کے سرشار نظر آتے ہو

مجکو وہ دیکھ کے محفل میں یہ فرماتے ہیں | باعث رونق دربار نظر آتے ہو

دل کا کچھ حال تو معلوم نہیں ہے عابد

تم بظاہر ہمیں ہوشیار نظر آتے ہو

اپنی زبان پاک سے اظہار بھی تو ہو | انکار تو بہت ہے اقرار بھی تو ہو

مشکل کتاں مین چاک جگر کو بناؤنگا
اوس رشک ماہتاب کا دیدار بھی تو ہو

کچھ فائدہ نہین مجھے عرض حال سے
منصف مزاج آپکی سرکار بھی تو ہو

مجھ طالب وصال پہ کیونکر نہ رحم آئے
مجھسا کوئی جہان مین طلبگار بھی تو ہو

جنت کی ہے ہوس مجھے دیدار کی نہین
عابد سے ہو ہو گنہگار بھی تو ہو

اے رشک بعد مرگ نہ دو خاکسار کو
ٹھکراؤ اس طرح سے نہ میرے مزار کو

انداز و ناز و غمزہ کرشمہ ادا و تبسم
مین دل سے چاہتا ہون انہین ہین چار کو

کب تک سہے فراق کے صدمے اٹھاؤ نہین
کچھ تو ملے جواب اس امیدوار کو

وہ ہون گنہگار کہ جسکا نہین شمار
کیا اپنا منہہ دکھاؤنگا پروردگار کو

ہوتا ہے یار جدا مرے پہلو سے دل مرا
وہ دان ملا رہے ہیں ادا سے ستار کو

جب سے دوئی کا ہمنے تعلق اٹھا دیا
پاتے ہین ہر مقام پہ ہم روے یار کو

عابد ہے جسکے بات تو کیجیے کبھی کبھی
کچھہ تو ملے قرار دل بیقرار کو

زلف جانان کا تصور ہے ہمیشہ مجکو
کیا بنادیگا خدا جانے یہہ سودا مجکو

ہے گذر کسکا بجز تیرے گلی مین اوسکی
اے صبا اپنے ہی ہمراہ تو لیجا مجکو

جسنے اپنے کو ہے از رہ حقیقت دیکھا
اوسنے ابتک نہین جانا کبھی بیجا مجکو

اپنے دلمین مجھے تھوڑی سی جگہہ دے ظالم
نہ نکلوا کہ محبت نے ہے کھینچا مجکو

حرم و دیر مین کیون شیخ و برہمن کی ہے جنگ
مجھہ مین سب کچھہ ہے مگر کوئی نہ سمجھا مجکو

بزم جانان مین بہت لوگ تھے لیکن عابد
کیا غضب ہے کہ کسی نے بھی نہ پوچھا مجکو

تصور مین ترے صحف کے مین بہولا اصاف قرآن کو
خدا شاہد ہے تیرے جلوہ نے چھینا دین و ایمان کو

تصور پلنگ یہان آٹھون پہر ہے صورت جانان

ہوا ہے اور نہوگا دخل میرے دل مین شیطان کو

یقین ہے مجکو میرا دل یہین اولجہا ہوا ہوگا

ذرا تم کہولکر دیکہو تو اپنی زلف پیچان کو

ہمارا طایر دل مضطرب ہوتا ہے پہلو مین

نہ یون پہلاؤ اپنے رخ پہ تم زلف پریشان کو

نمایش اس سے ہے دونون جہان کی جسمین کہتا ہون

نہ سمجہین صرف پتلا خاک کا ہے کوئی انسان کو

قسم حق کی تمہارے مصحف رخ کے تصور مین

کیا کرتا ہون ہر دم ہر گہڑی مین حفظ قرآن کو

نہین بیتاب ہے مجکو بار اوسکی بزم مین عابد

الٰہی موت آجائے درِ دلبر کے دربان کو

کیا ہے بے سبب تمنے مضطر کسیکو
ستاتے ہو کیون بندہ پرور کسیکو

جو دل اونسے مانگا تو ہنسکر یہہ بولے
دیا ہی نہین ہمنے اکثر کسیکو

بھوین تن رہی ہین نگاہین ہین تیر بھی
نہ چھوڑینگے جیتا یہہ خنجر کسیکو

بجز میرے اے جان جانا بھولکر بھی
نہ دینا جگہہ دل کے اندر کسیکو

میری شکل دیکھی تو بولے وہ صاحب
کہ تو چاہتا ہے مقرر کسیکو

ردیف الہاء

دل بہت بیقرار سا ہے کچھہ
آج پھر انتظار سا ہے کچھہ

یاد آتی ہین کسکی شوخ آنکھین
آج مجکو خمار سا ہے کچھہ

کہکے یون قبر کو وہ ٹھکرائے
یان نشانِ مزار سا ہے کچھہ

یون بظاہر تو صاف ملتا ہے
دلمین تیرے غبار سا ہے کچھ

رند نکلا وہین ہمارا دل
جسکو سمجھے تھے پارسا ہے کچھ

کسنے وعدہ کیا ہے حضرتِ دل
آپ کو انتظار سا ہے کچھ

تم جو پہلو مین ہو تو اے صاحب
آج دل کو قرار سا ہے کچھ

دل مضطر ہمارے پہلو مین
کسلیئے بیقرار سا ہے کچھ

طایر دل کو دیکھکر بولے
نظر آتا شکار سا ہے کچھ

ابر سمجھین ہین جسکو گردون پر
میرے دل کا غبار سا ہے کچھ

کس لیئے آج عابد مضطر
بیخود و بیقرار سا ہے کچھ

لطف و کرم ہے آپ کا مجہپر ستم کے ساتھ
اقرار بھی اگر ہے تو جھوٹی قسم کے ساتھ

آتا ہے تیرے بزم مین درد و الم کے ساتھ

عاشق کو تیرے ایک محبت ہے غم کے ساتھ

اس زندگی پہ ناز کرین کیا کہ عاقبت

ہمکو ملانیوالی ہے اہل عدم کے ساتھ

کچھ جائین اور بھی ترے ابرو تو ہے مزہ

تلوار زیب دیتی ہے اپنے یار خم کے ساتھ

تحریر ہے سوال تو تقریر ہے جواب

اوسکی زبان چلتی ہے میرے قلم کے ساتھ

یہہ دل دکہا رہا ہے مجھے اک جہانکی سیر

کرتا ہون مین مقابلہ اب جام جم کے ساتھ

انکار سے جو وصل بھی ہو تو نہین ہے لطف

اک بوسہ لب کا دیجیے ہمراہ کرم کے ساتھہ

نقارۂ سرور کی نوبت ہے عابد اب

منصب عطا ہے شاہ سے ہمکو علم کے ساتھہ

اب ناصح نادانکی ہے ہر بات سے توبہ
توبہ ہے مری اوسکی مدارات سے توبہ

بوسہ کی عوض تونے لیا نقد دل اپنا
ظالم ہے تری ایسی مدارات سے توبہ

رندان خرابات اگر چھوڑدین جیسے
بیٹھا تو ہون کرکے مین ہر اک بات سے توبہ

رہنے کا نہین بزم مین مجھکو بلالینے سے
ٹوٹے گی مری یار کے پھر ہات سے توبہ

فرقت کے زمانہ سے بچانا مجھے تا حشر
یارب مری اوسدن سے ہے اور اوس رات سے توبہ

ملتا جو نہین مجھسے تو اے شوخ ستمگر
کرلی تو نہین میری ملاقات سے توبہ

جس رات مین جس دن نہین تھے پاس تمہارے
اوسدن سے خدا اور اوس رات سے توبہ

فرقت مین کسیکے تو نہ یون جان دے عابد

حاصل نہو جس بات سے اوس بات سے توبہ

ردیف الیاء

تم نہ ہوتے جو محمدؐ تو نہ ہوتا کوئی
رتبہ لولاک کا پایا نہیں ایسا کوئی

تم تو ہو احمد بے میم کہے کیا کوئی
یا رسول عربی تمکو نہ جانا کوئی

شب معراج کا رتبہ نہیں پایا کوئی
آپ سا جلوہ خدا کا نہیں دیکھا کوئی

یون تو مرسل ہوا لاکھون ہی پیمبر لیکن
بخدا آپ کا ہمپایہ نہ آیا کوئی

ذات پر آپکے ہی ختم رسالت بیشک
پھر نبی دہر مین ہوتا نہیں پیدا کوئی

طور پر پہنچے جو موسیٰ تو فلک پر عیسیٰ
عرش پر آپکے مانند نہ پہونچا کوئی

زلف واللیل ہے عارض ہے تمہارا والشمس
پڑھ لی تفسیر تو کیا اونکو نجانا کوئی

جب تمہین جانتے ہین شافع محشر مخلوق
خوف پھر کاہیکو عصیان کا لیگا کوئی

یہی ہوس ہے عابد کو شتاب روز حضور

آپکی شان کا لکھانہ قصیدہ کوئی

۱۰

وصل دلدار کا مرشد سے سوال اچھا ہے
ٹھیک یہہ راے ہے فزا اپنا خیال اچھا ہے

وصل کیسوا اوسنے سطے یہہ سوال اچھا ہے
ماہ اچھا ہے یہہ دن اچھا سال اچھا ہے

تازہ تازہ اونہیں دل لینیکا اب شوق ہوا
مرادل لیکے بتاتے ہین یہہ مال اچھا ہے

عمر بہر لی نہ خبر میری مگر وقت اخیر
پوچھتے ہین مجہسے روز وصال اچھا ہے

حور کو دیکہا ہے پری سے ملا یوسف کو سنا
سب حسینوں سے ترا حسن و جمال اچھا ہے

غیر کے لطف سے گر لاکہ خوشی ہو تو ہو
یار سے ایک بہی پہونچے تو ملال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آتو ہنس کر بولے
یہہ تو مرنیکا نہین اسکا تو حال اچھا ہے

شکر ساقی کا نشہ مین ہین ادا کرتا ہون
تو بہی اچھا ہے اسیان تیرا کلال اچھا ہے

عشق کے ساتھی جو وصل ہو تو ہے لطف ہے
بعد فرقت کے اگر ہو تو وصال اچھا ہے

زلف کو کہو لکے پہلا وہ مجہہ سے بولے
طایر دل کے لئے تیر یہہ جال اچھا ہے

عشق بازی سے معرا ہین تمامی عابد

لطف معشوق تجھہ مین یہہ کمال اچھا ہے

ہر مژہ اوس ترک کی اک تیر ہے
دل مرا اوسکے لئے نخچیر ہے

کچھہ بھلا ہو یا برا لکھہ دیجئے
آپکی تحریر ہی تقدیر ہے

آنکھہ کا پردہ کیا تو کیا کیا
میرے دل مین آپکی تصویر ہے

ہون مریض عشق بوسہ دیجئے
ان لبون کی جان فزا تاثیر ہے

بیل الفت کی بڑھی ہے اسقدر
عاشقون کے پاؤن مین زنجیر ہے

آج تو کچھہ ہے ارادہ قتل کا
تیز خنجر بار شمشیر ہے

بات اچھی بھی تو ہوتی ہے بری
کیا مری تقدیر کیا تدبیر ہے

وصل سے شاید ہون شیرین کام ہم
میٹھی میٹھی اونکی اب تقریر ہے

جلوہ جانان نے دل روشن کیا

دل مین عابد کے وہی تنویر ہے

۱۰

کہین ہیرا کہین ترا دل ہے
یہی اک اختلاف مشکل ہے

یہی رسم وفا نے قاتل ہے
جس جگہہ دیکھو ایک بسمل ہے

تیری کاکل مین جو مرا دل ہے
ایک دیوانہ ایک عاقل ہے

قشقہ ماتھے پہ تیرے باطل ہے
کفر اسلام مین بھی شامل ہے

اب ترے ہاتھہ مین مرا دل ہے
دیکھہ لے آئینہ مقابل ہے

یون تو لاکھون حسین ہین لیکن
حسن مین ایک توہی کامل ہے

ہو لے مجھسے حساب جور و وفا
کون باقی ہے کون فاضل ہے

مینھہ برستا ہے مے پلا ساقی
رحمت حق بھی ہم پہ نازل ہے

جامہ عمامہ کا ہے سب ڈھکوسلا
سمجھے عالم جسے وہ جاہل ہے

لاکو الا مین کیون ملایا شیخ
یہہ تو سب جھگڑا تیرا باطل ہے

کیا کریگا وہ لیکے جنت کو
غیر سے کام کچھہ نہیں مجھکو
جسنے چاہا تجھے ہوا بیکار
وہ حقیقی ہے یہہ مجازی ہے

دل و جان سے جو تیرا واصل ہے
عشق مین تیری ذات حاصل ہے
کوئی دیوانہ کوئی بیدل ہے
کہ خدا کا خدایگان ظل ہے

عاجز اتنے سفر کئے پر بھی
عشق مین آج پہلی منزل ہے

تمنے اک مطلب کی کہی بات ہے
آپ کی تحریر بھی ہے نقش عجب
دیکھنا اوسن گیسو و رخ کی بہار
کوئی ہمدم یار سے کوئی جدا
بھیجتے ہین وہ مکرر خط کا جواب

سن لو سمجھا وگے تھوڑی رات ہے
آپکی ہر بات مین اک بات ہے
رات مین دن تو دن مین رات ہے
کوئی غمگین کوئی خوش اوقات ہے
اس سے بہتر کیا کوئی سوغات ہے

غیر جو تم نے دیا ہم نے لیا
بوسہ دیکر جو گنتے ہو خیرات ہے

بازی شطرنج ہے عارف کے ہاتھ
عاشقوں کی عابدوں پر مات ہے

مجھسے وہ بار بار ملتا ہے
مضطرب کو قرار ملتا ہے

اوس کے ملنے کو دیتی ہے شطر
کہین غیرون سے یار ملتا ہے

یہ مرے گلبدن کا ہے ارشاد
طالب گل کو خار ملتا ہے

تیرے ملنے سے اے فرشتہ محبوب
مجکو پروردگار ملتا ہے

جھوٹ ہی وعدہ وصل کا کرلے
یون بھی دل کو قرار ملتا ہے

انتقال مکان ہے اسکا نام
چھوڑ کر گھر مزار ملتا ہے

سخن آتش کے نغمہ کو عابد
رگ گردن کا تار ملتا ہے

میرے دل مین تو جہان اور ہی ہے — اور تیرا گمان اور ہی ہے

اولیا سب بزرگ ہین لیکن — اپنے مرشد کی شان اور ہی ہے

تو نے حاجی حرم مین کیا دیکھا — اوس مکین کا مکان اور ہی ہے

میرے قاصد نے راہ ٹہیک نہ لی — اوسکے گہر کا نشان اور ہی ہے

پان کہائے ہین ہمنے اکثر سے — ہاتہہ کا تیرے پان اور ہی ہے

ناصحا بس کر اب نصیحت کو — بات اک میری مان اور ہی ہے

اہل دہلی کے ہے زبا تمین لطف — کیہ وہان کی زبان اور ہی ہے

ہون زمانہ مین لاکہہ اہل سخن — داغ کی آن بان اور ہی ہے

بہت افسانے سن لئے عابد
اپنے غم کا بیان اور ہی ہے

تم سے ہو گئے کس مکان مین کو سا گہر چاہئے — کعبہ یا دل یا کلیسا یا کہ مندر چاہئے

حسن آرا ہو نہیں ہے عیب دل دیکھو مرا — دیکھتی شکل آئینہ میں اپنی اکثر چاہیے

شکل کسی چہرہ میں آہ ہم او سی دم تاڑ لیں — وضع ہاں اچھی ہی پر اس سے بھی بہتر چاہیے

دل کی قیمت کچھ نہیں جب تک حسین دلبر نہو — دل اگر پہلو میں ہو تو کوئی دلبر چاہیے

ہجر میں زاہد خاطر ہو گئی گرمی حرام — وصل میں تو عاشق صادق کو ساغر چاہیے

کیا غرض عیسی سے مجکو یا ہوس ہو کی ہو — میری بخشش کیلئے میرا پیمبر چاہیے

اس غزل کی قدر جب ہوگی کہ اہل دل سنیں
اور فرمائیں کہ عابد اس سے بہتر چاہیے

یہ طلب میری نہیں ہے اور پیکر چاہیے — مرضی والا جو ہو وہ بندہ پرور چاہیے

مال و زر دو تو گدا کو مانگتا ہے مال و زر — چشم الطاف و محبت تیری ہم پر چاہیے

وصل کا پیغام دو یا ہجر میں کچھ کام دو — شغل عاشق کیلئے کوئی مقرر چاہیے

نور سے کیا بحث ہمکو نار سے کیا غرض — دل میں عاشق کے نرالا کوئی اخگر چاہیے

وعدۂ فردا پہ بھی انکار ہو تو کیا عجب
اوسنے دستاویز لکھوائی مقرر چاہیے

کیونکر اوسکے رخ کو پھولون سا نہ ہین دو پاسبان
دفع کرنیکو عجب کوئی منتر چاہیے

کہتے ہین وہ عشق مین دادوستد کا ہی مزہ
ایک بوسہ لو تو اک بوسہ برابر چاہیے

پارسائی ہو کہ رندی ہین سب فعل عبث
جس سے تو راضی ہے وہ اپنا مقدر چاہیے

اوس لب شیرین کا مجھکو ایک ہی بوسہ ملا
آرزو یہ ہے کہ پھر قند مکرر چاہیے

مشکل آسان جلد کیجے یا علی مشکل کشا
مہربانی آپکی عاجز پہ حیدر چاہیے

سمجھ اے بے خبر جانان کہان ہے
کہان نکا ہے سفر جانا کہان ہے

مرے پہلو مین کیون بے چین ہے تو
تجھے رشک قمر جانا کہان ہے

مقام عاشقی مین اے مجنون
تمہین کہدو کہ مر جانا کہان ہے

نہین انکار ہے وعدے سے اونکو
وہ راضی ہین مگر جانا کہان ہے

نہوتا از کہاپ بہی مرنے سے ناخوش — خبر ہوتی اگر جانا کہاں ہے

چلا عابد حرم ہند و بنارس
یہہ جانتے ہین کدہر جانا کہاں ہے

گو مرے گہر مین مرا آئینہ رو آتا ہے — سخت حیرت ہے کہ ساتھ اوسکے عدو آتا ہے

بیدہڑک محفل جانان مین چلا جاؤنگا — توبہ توبہ مجہے کب خوف عدو آتا ہے

یہہ ہمارا دل شیدا تو ہوا ہے دلبر — کرکے تعویذ جو تو زیب گلو آتا ہے

جب سے نظارہ ہوا نرگس فتان کا بہی — خام آتا ہے مجہے خوش نہ سبو آتا ہے

دم بخود ہون تری الفت مین کچہ ایسا ظالم — نالے آتی ہے مرے لب پہ نہ ہو آتا ہے

اتنی جلدی نہ پڑہو میرے جنازے کی نماز — ٹہرو ٹہرو وہ ابہی کرکے وضو آتا ہے

یہی رونا ہے تو پہر دل کی مرے خیر نہین — اشک کیسا تہا اب آنکہون سے لہو آتا ہے

دل کو بہلاتا ہون یون دیکے تسلی شب ہجر — کوئی دم جاتا ہے وہ آئینہ رو آتا ہے

شیخ کے منہہ سے ہستی ہو جو مستی ایسی | کیا مے ناب سے پہر کچہہ وضو آتا ہے

کچہہ عجب حال ہے اے عابد مضطر تیرا
آج کس بزم سے اٹھا ہوا تو آتا ہے

لگ گئی آپکے باعث ہمیں دولت دل کی | اسمین سماتا ہے خدا اتنی ہے وسعت دل کی
ساکن فرش ہے کرتا ہے مگر عرش کی سیر | آزمائی ہے بہت جراءت و قدرت دل کی
دل سمجہتی ہے جہان جسکو وہ ہے مضغۂ گوشت | اس سے کیا کام ہو جب ایسی ہو صورت دل کی
آنے جانے کو نفس کے نہ سمجہنا بیکار | یہہ کسی کام کو جاری ہے سفارت دل کی
دوست تو دوست ہے دشمن کو بہی اپنا جانے | ایسا دل چاہیئے ایسی ہو مروت دل کی
اب یہہ بتخانہ بنا پہلے خدا کا گہر تہا | کیا کرے کوئی بدل جاے جو حالت دل کی
ہیں مراقب ہوا آئی ندا آخر شب | ایسے ہی وقت کہلتی ہے حقیقت دل کی
ناصحا خوب تجہے حالت دل کیا معلوم | ہو جو معلوم تو کہیئے میرے حضرت دل کی

کوئی حاجت نہین اسواسطے ہے استغنا
نہین معلوم تجھے اب بھی امارت دل کی

لاکھ ہین تجھسے سوا اور حسین دنیا مین
کیا کرون اور پہ نہین تجھپہ ہی رغبت دل کی

نہ تو زاہد سے ہے کچھ کام نہ عابد سے غرض
وقت آخر مجھے کافی ہے وصیت دل کی

عرش اعظم سے بھی بڑھکر ہوئی رفعت دل کی
اللہ اللہ یہہ قسمت ہے یہہ عظمت دل کی

جذبۂ شوق سے وہ آگئے ہین میرے گھر مین
تجھکو معلوم ہوئی ہے یہہ کرامت دل کی

کیفیت مے کی دکھاتی ہے اونکی صورت
ملتی ہے جام مین بھی خوب شباہت دل کی

اپنے عاشق پہ خفا کھیل یہہ تیرا ٹھہرا
تجھپہ الزام نہین ہے یہہ شرارت دل کی

جان ہے مال ہے حاضر ترے دم کے لئے
آزماتا ہے تو کیا میری سخاوت دل کی

کیون کئے ہین مرے لئے حضرت ناصح تکلیف
گوش ادراک سے سنتا ہون نصیحت دل کی

یہہ قسم بخش ہے ہما فقط اونکے نزدیک
دلربا کرتے ہین سب عزت و وقعت دل کی

دل مرا تیرے لئے مجھسے ہی لڑتا ہی مدام
یہی تکرار ہے ہر دم یہی حجت دل کی

کیوں ڈراتا ہے خفا ہوتا ہے تقصیر ہے کیا
اسمیں مجبور ہوں میں تجھپہ ہے چاہت دل کی

دل سے راضی ہے تو ظاہر میں ہوا مجھسے خفا
تیرے چہرے سے نمودار ہے فرحت دل کی

اعتراض اوسنے کیا مول جو مانگا میں نے
جان دیکے تو مجھے لیتا ہی قیمت دل کی

عشق نے گھر سے نکالا ہی میں جنگل کو چلا
مجھکو مجنوں سے ملائیگی یہہ وحشت دل کی

حق یہیں ہی جو ذرا دل کی طرف غور کرو
ابھی کھل جائے تمہیں خوب حقیقت دل کی

میرے آگے نکرو واعظو دوزخ کا بیان
ایسی ہے تسکین کرو جائے جو وحشت دل کی

دل کا مقصد نہ بر آئیگا کسی سے ہرگز
وہ نکالے تو نکل جائیگی حسرت دل کی

اسی انکار سے اقبال کی بو آتی ہے
کیسا بیجا ہیں سنتے کہتے ہیں عجلت دل کی

لو پھر آتا ہی وہ غارت گر دیں اے عابد
اب خبر لیجئے بدل جائے نہ نیت دل کی

جلد بلوا جو بلانا ہو بلانے والے — بزم عالم مین ہزارون ہین ستانیوالے

شمع کہتی ہی کہ یہ داغ سے دیکھون ہت — اے مرے پیاری پروبال جلانیوالے

درّ نایاب ٹپکتے ہین مرے آنکھون سے — ہار لے موتی کا اے آنک لڑانیوالے

تو مقابل ہو شفق تیرا یہ رتبہ ہی کہان — سرخ رو ہین وہ ترے قربان جہانیوالے

آج کیا قحط ہی کیون دیر سے اتنی ساقی — اپنے ہاتون سے مجھے ریز پلانیوالے

کعبۂ دل تو ہے مضطر بنا مدت سے — کوئی بتخانہ بھی بنجائے بنانیوالے

ہجر کے خوان مین ہے وصل کی نعمت کا مزہ — آپ ہین رنج مین شادی کے دکہانیوالے

دل تو لاکہون کے چراتا ہی بہلا ہم بہی ہین — آنکہ سے آنکہ ملا آنکہ ملانیوالے

آپ ہنستا ہی مرے حال پہ تو ساری رات — شمع سان مجہکو رلاتا ہا رولانیوالے

ہمکو کیا تو چہپاتا ہے کون ہے یہ کہتے تہے پیا — جس لگے ہم ہین تجہے پہلو مین سلانیوالے

اوسکی تعریف کرین ریخ ہین عابدا

رہین سبز مرے دل کے جلانیوالے

تیرے انداز وہ ہین مجھکو بلانیوالے
بیخ و بنیاد کو عاشق کی مٹانیوالے

ملتفت گر نہو معشوق مجازی تو خیر
کیا نہین ہین دل عاشق مین منانیوالے

منتظر تیری طلب کا رہون آخر کبتک
دیر سے بیٹھا ہون مشتاق گھر آنیوالے

کیا کمی سے ہے تیری درگہ مین ارے کریم
دینے والے ہین تجھے اور دن دلانیوالے

دیر ویران کئے مسجدین خالی کردین
تیری پہلو مین ہین ہمکو بسانیوالے

میری سنتا نہین سنتا ہے تو ہوتا ہے خفا
اپنا ہی حال سنا غیر سنانیوالے

کیجیے گا ہمین پامال بس مرون بھی
خاک امید ہے مٹی مین ملانیوالے

وہ تو ہر جا ہے دعا دل سے تو کرا ہی عادل
ہاتھ کیون خالی اوٹھاتا ہے اوٹھانیوالے

جہان مین جھنا جا نہین سے ہے
نہین ہے اسے کبریا نہین ہے

مین چاہتا ہون تجہے ستمگر ۔ کچہہ اور منشا مرا نہین ہے
نسل کے دل کو وہ کہہ رہے ہین ۔ یہہ تیری پوری سزا نہین ہے
فدا ہے کیون اسپہ اک خدائی ۔ یہہ ہین نبی مانا خدا نہین ہے
وہ دیکہکر داغ دل یہہ بولے ۔ چمن کچہہ ایسا ہرا نہین ہے
مین دل سے شیدا ہون تجہپہ ظالم ۔ تو مجہپہ کیون مبتلا نہین ہے
مین دیکہتا ہون جو غور کرکے ۔ جہان مین مجہسا برا نہین ہے
تمہین یہہ کہدو ہمارا آنا ۔ تمہارے گہر مین بجا نہین ہے
جو درہم داغ ہے جگر مین ۔ سر کہہ تو لو کیا کہرا نہین ہے

کسیکی الفت مین دل ہمارا
قسم ہے عابد ہرا نہین ہے

وہ روٹہ ہی گئی ہین تو جا کر بتائین گے ۔ دکہہ درد دشمنون سے ہم اپنا سنائین گے

مشتاق وصل چھوڑ کے یہہ در نجائینگے
مقصد ہمارے آپ ہی سے سب بر آئینگے

مرجائینگے تو جائینگے زندہ نجائینگے
اس در سے اوٹھینگے اور کہان گہر بنائینگے

عاشق سے کیسا پردہ چہپیگا نہ راز دل
ہین تاڑ جاؤ نگا وہ جب آنکھین ملائینگے

بیمار تیرے نرگس بیمار کے یو نہی
مرمر کے درد عشق کی لذت اوٹھائینگے

دل خانۂ خدا ہی بسو چین سے یہان
اپنے مکانمین تمکو مکین ہم بنائینگے

رنجیدہ کیون ہے آنکھ تو قاصد ہو سو ہو
اونکو غرض ہے آئینگے ورنہ نہ آئینگے

عابد ہون پر خلاف عبادت ہین فعل سب
جنکا ہون امتی وہی جنت دلائینگے

دکھایا صبح منہہ یار کیا کے
ہوئی جب شام تو مسی لگا کے

کیا دیوانہ تو نے دلمین آ کے
کہون یہہ بات اب مین کس سے جا کے

کہے جاتا ہے تو اپنی ہی ہر وقت
ذرا میری بھی سن بندے خدا کے

زبان سچی ہے کسکی کون جہوٹا
مجہین سنتے کہتے ہو مطلب سنا کے

یہان انہین ہے کچہہ ننگ کچہہ عار
وہ ملتا ہے تو گہر اپنے بلا کے

اشارون مین ادا کرتے ہے مطلب
عجب غمزے ہین میرے دلربا کے

طبیعت صاف ہے غصہ نہین ہے
برا کہتا بھی ہے تو مسکرا کے

مرا ہی نامہ کیا مجہکو ملا ہے
دیا کیا جلد خط قاصد نے آ کے

ترا کیا کام تہا رندون مین ناصح
سلامت اب کہان جاتا ہے آ کے

یہہ عادت دوستی کا اوسکے ہے پہل
ملا ہے داغ بھی تو دل جلا کے

کوئی کافر کوئی مومن کیلیے
گہر بنا ہے تو نے کس کس کیلیے

ایک ہی ہو جاؤن بس مین اور تو
غیر ممکن کب ہے ممکن کیلیے

وحدت و کثرت کا جہگڑا ہے بڑا
مین ملا ہون انہین ضامن کیلیے

ہو جو غایب اوسکو حاضر دیکھلین
فرض ہی یہہ اہل باطن کیلیئے

غیر کے سایہ سے یارب تو بچا
وہ پری موزون نہین جن کیلیئے

خوش رہین سلطانِ محبوب علی خلد اللہ ملکہ (آمین)
مانگتے ہین ہم دعا ان کیلیئے

گر جوانی مین نہ عابد ترکِ مے
مقتضی ہے یہہ اسی سن کیلیئے

اوسکے بوسے ہمنے تن تن کے لئے
کچھہ تو بیباکی ہوا اس فن کے لئے

صاف کب ہوتا ہی دیکھا چاہیئے
کیا کرین ہم ہاے بدظن کے لئے

دور ہین وصلِ بتِ خودکام سے
ہمنے جینے کے لئے منکے لئے

مرکے بھی اوٹھون نہ اس دہلیز سے
دے جگہہ تھوڑی سی مدفن کے لئے

وہ جتاتے ہین جو پھلون اپنا عشق
کہدین قیمت کیا ہی فی من کے لئے

جامۂ عریان سے ہے کافی اسے جنون
زیبِ عاشق ہے یہی تن کے لئے

آج عابد کو چۂ دلدار میں
ہم سے جگہ دیکھیں گے مدفن کے لئے

خلاف کہنے میں ہے کیا مزا کہو تو سہی
وہ قول مجھ سے جو تھا کیا ہوا کہو تو سہی

وفا شعار ہوں یا بیوفا کہو تو سہی
بھلا ہوں یا میں برا تم ذرا کہو تو سہی

مسیح جانیں گے تمکو اگر شفا ہوگی
ہمارے درد کی ہے کیا دوا کہو تو سہی

میں ایسے ویسوں کا عاشق نہیں قسم لیلو
ہے تم سا اور کوئی دوسرا کہو تو سہی

تمہیں جو چاہا خطاوار ہو گیا گو شتاب
مرے یہ جرم کی کیا ہے سزا کہو تو سہی

پلا کے مے مہ رمضان میں بھی وہ کہتے ہیں
یہ روزہ کیوں ہے قضا آپکا کہو تو سہی

جو دل میں دیتے ہو تم بد دعا نہیں پروا
زبان سے میرے لئے کچھ دعا کہو تو سہی

وہ مے کا جام دکھا کر مجھے یہ کہتے ہیں
بنے ہو کب سے تم پارسا کہو تو سہی

بیان عیش بھی ہاں نصف عیش ہے عابد

شب وصال کا کچھہ ماجرا کہو تو سہی

غیر کرتے ہین ترے پاس شکایت میری
اونکو یہہ ڈر ہے کہ بڑہ جاے نہ عزت میری

آرزو دل کی یہی اور ہے حسرت میری
اوسکے کوچہ مین آ ہی بنے تربت میری

یہہ حقیقت ہے حقیقت مین حقیقت میری
نہ یہہ گہر میرا نہ زر میرا نہ صورت میری

خود نمائی مین ہے مشغول ہر اک خود سر
کون سنتا ہے زمانہ مین نصیحت میری

اے طبیبو نکرو فکر دوا میرے لئے
اب سنورتی نہین ہے بگڑی طبیعت میری

اپنے مطلب کی کہا کرتا ہے ہر کوئی زبان
ذکر میرا نہین آتا کبھی قسمت میری

بتکدہ کو مین چلا چھوڑ کے راہ کعبہ
اب خدا جانے یہہ کیون بدلی ہے نیت میری

نام لیلی کا کہان ہو گیا مجنون مانی
ذکر ہر جا یہ ہے تیرا تو حکایت میری

کفر و اسلام بد و نیک شب و روز ہین ایک
ایسی دنیا مین نہین جیسی ہے غفلت میری

تو بڑی بات سمجہتا ہے اسے عابد

منحصر شہ کی توجہ پہ ہے نوبت میری

مجھ سے وہ پوچھتے ہیں آج یہ حالت کیسی
باتوں باتوں میں بگڑتی ہے طبیعت کیسی

بات بھی تو نہیں کرتے وہ کدورت کیسی
نام الفت سے وہ ڈرتے ہیں محبت کیسی

وصل سے شاد عدو ہمکو ہے دیدار حرام
ہم سے نفرت ہی تو غیروں سے محبت کیسی

ہمکو کیا حق ہے وہ بخشیں کہ نہ بخشیں ہمکو
ہم ہیں مجبور وہ مختار ہے حسرت کیسی

آج کل شہر میں ہے اوج پہ حرمت کا عروج
جانتا ہی نہیں کوئی کہ ہے حلت کیسی

ترے محجوب ترے ہجر میں یہ کہتے ہیں
یہ قیامت جو نہیں اور قیامت کیسی

آپ آتے ہی یہ کہتے ہیں کہ ہم جاتے ہیں
بیٹھیے بھی تو مری جان یہ عجلت کیسی

امتیاز اب نہ رہا تیری محبت میں مجھے
نام عزت کا ہے کیا اور ہے ذلت کیسی

آج کچھ نشہ کیا حضرت واعظ نے ضرور
ورنہ پھر اونکی زباں میں یہ لکنت کیسی

غیر کا کچھ نہ کیا اوسکو جو کچھ نہ کہا
مجھ سے ہی کرتے ہو تم میری شکایت کیسی

آج میخانہ مین کیسے نکل آئے عابد
آپ اور آپکو میخوارونکی صحبت کیسی

اون کو دل کی خبر نہو جائے
کہین غصہ ادہر نہ ہو جائے

یہی ہوگا سکوت کا باعث
باتون باتون مین شر نہو جائے

صرف ہوتا ہے وان سہاگ کا عطر
پیسے تولہ اگر نہو جائے

گہورتے ہین وہ عاشقونکی طرف
تیر اونکی نظر نہو جائے

نہین دیتے وہ اسلئے تصویر
عشق کا کچھہ اثر نہو جائے

نقشہ بے مثل حسن سے یکتا
حور وہ سیمبر نہو جائے

رہنے دے مشت خاک عاشق کی
اے صبا در بدر نہو جائے

گہر یہہ اللہ کا ہے اے عابد
کہین مسجد ہی گہر نہ ہو جائے

جنبش نئی نئی ہے تو ارمان سے نئے
کرتا ہون قصد وصل کے سامان سے نئے

جھوٹی قسم کو آپکی پہچانتا ہون مین
کس کام کے ہین عہد و پیمان سے نئے

باتین نئی ہین آپکی ہوگا ہی سبب
آتے ہین انجمن مین جو انسان سے نئے

منظور تمکو ہے مین آؤن تمہارے پاس
اسواسطے بدلتے ہو دربان سے نئے

ظاہر ہے پردہ اور چلن ہے تاک جھانک
دیکھے تمہارے غمزے میری جان سے نئے

عارض کا بوسہ ایک وہ اور لبکا دوسرا
ہو جائین مجھپہ آپکے احسان سے نئے

لیلے کی راہ پوچھلو مجنون سے عاشقو
دیکھے ہین اوسنے پھر بیابان سے نئے

وہ پوچھتے ہین وصل کی شب تجھسے کیا کہون
کیا کیا گمان تجھکو شب ہجران سے نئے

یہہ باتین راز کی میرے سمجھینگے اہل دل
کیا جانتے ہین انکو سخندان سے نئے

عابد یہہ عشق یار مین کیا ہو گیا تجھے
کرتا ہے چاک روز گریبان سے نئے

آج مدت میں مری جان مرے گھر آئے
پھر تو سب کہتے ہیں کہ سر راہ بہنکر آئے

یوں تو دریا مری آنکھوں سے بہا دوں لیکن
دیکھئے کب وہ کسی غیر سمندر آئے

وائے قسمت جو لگی سینے ثنائے ابرو
ذبح کرنے وہ مجھے کھینچکے خنجر آئے

تھے سراپا وہ پریشان ہی کر گیسو لیے
جو تصور دل بیتاب کے اندر آئے

آج پہلو میں خلش ہی نہ طپش ہے یارب
ہم کہاں چھوڑ کے اپنا دلِ مضطر آئے

مجھ سے جب ملتے ہیں تو میری تسلی کیلئے
کہتے ہیں وہ بخدا یاد تم اکثر آئے

امتحان لیکے وفادار مجھے کہتے ہیں
شکر کی جا ہے کہ مدت میں وہ راہ پہ آئے

جذبہ شوق میں جب تیرے پہ نظر میری پڑی
بخدا آپ نظر مجکو برابر آئے

کہتے ہیں حضرت ناصح بکرو عشق بتان
واہ میرے لئے کیا خوب یہ رہبر آئے

عابدِ عارفِ باللہ بصد صولت وجاہ
معنی کے دریا حقیقت کے شناور آئے

عشق مین بدلے ہین اطوار یہہ دیوانے نکلے
دشمن اپنے کے تو ہم دوست ہین بیگانے نکلے

آنے جانے سے ترے کچھہ نہین قاصد مطلب
کاش سامان کرین خود وہ یہان آنے نکلے

دوستی مینے جتائی تو کہا غصہ سے
تو خطاوار ہی قابل ہے سزا پانے نکلے

اتنا کیون ہو ہمین یہہ بھی ہماری قسمت
اے نصیبون سبب ہم اونہین یاد آنے نکلے

ایک بات ایسی کہی مینے وہ ہنسکر بولے
ڈھنگ اچھے ہین یہہ والونکے سمجھانے نکلے

کیا یہہ جائینگی جوانی کی امنگین بیکار
نہ یہہ دن ہین نہ یہہ سن ہین ترے ترسانے نکلے

ذکر جبتک وہ مرا سن لین نہین چین نہین
اونکی محفل مین ہین چرچے مرے افسانے نکلے

عابدا خلد مبارک ہو بسو چین سے تم
ہم تو ساکن ہین ہمیشہ ہی سے ویرانے نکلے

ایک مدت سے ہین مشتاق وہ گہر جانے نکلے
منتظر ہین جو ترے ذکر مین مرجانے نکلے

وعدۂ وصل کا کس طرح یقین ہو ہمکو
تم تو عادی ہو ہمیشہ سے مکر جانے نکلے

دل مرا صاف حرم پاک ہی کا تھی بھی قریب
صاف کہدے مجھے ارادے ہین کدہر جانیکے

حالت خوف بھی ہے قاتل جان عاشق
دل و جان سے مین تصدق ترے ڈر جانیکے

زندگی اپنی اسی حال مین گذری غالب
زندہ جبتک تھے رہے خوف مین مرجانیکے

گھڑی ساعت ہی اب میری شفا کی
مسیحا بنکے قاتل نے دوا کی

ادائین طرز سے پنہان قضا کی
عجب حالت ہے یہان خوف و رجا کی

کہین بت بنگئے بت گر کہین ہو
خبر سے کہتے ہین ہم بھی جا بجا کی

پڑی جب آنکھ میری تو وہ بولے
یہہ گستاخی تو دیکھو بے حیا کی

اسی کے نور سے ہے ماہ روشن
ضیا چمکی ہے اسمین مہ لقا کی

قیامت ہین تری ترچھی نگاہین
جدہر دیکھا ادہر شورش بپا کی

نہ تو زاہد نہ تو عالم ہے عامل
فقط باتین ہین سب تیری ریا کی

معافی حق کے حق کی حق کرے گا | ہو علت دور کیونکر ارتشا کی

مبنون عابد کی بھی مین رند کی بھی
کہین سب اپنے اپنے مدعا کی

مجھے امید تھی جس سے وفا کی | اوسی ظالم نے پھر مجھسے دغا کی
مرے دلمین ہے قدرت کبریا کی | مرے دلمین ہے صورت مصطفی کی
کوئی باعث بھی مجھسے روٹھنیکا | خطا کچھ تو کہو مجھسے خطا کی
غضب مین جان آئی دل لگا کر | گھڑی کب آئیگی یارب قضا کی
مری اونکی ہین باتین دل ہی دلمین | خبر ہے آشنا کو آشنا کی
ہزارون مبتلا ہین شیفتہ ہین | عجب بانکی ادا ہے دلربا کی

تری فرقت مین ہے بے چین عابد
قسم کھا کر وہ کہتا ہے خدا کی

جو بات ہے فضول ہے اس خود فروش کی
واعظ سے کچھہ نہ پوچھئے جوش و خروش کی

آتا ہے کسکی بزم سے ظالم اوٹھا ہوا
طرز روش ہے آج تری بادہ نوش کی

اے محتسب خطا نہین اسمین ذرا مری
اوسنے پلائی ہات سے تو مین نے نوش کی

بے ہوشیون سے کام ہے مستی سے ہے غرض
کیفیتین ہین بادۂ وحدت کے جوش کی

مجکو نزول رحمت باری کی ہے امید
حاجت ہے مری قبر پہ کیا قبر پوش کی

لے نقد ہوش ہوش بادی مجہے شراب
منت مین کر رہا ہون یہی میفروش کی

عابد ہون یا کہ رند ہون راضی خدا پہ ہون
ناصح کو کیا خبر ہے مرے عیب پوش کی

خود بیٹھے ہو سے خنجر جلاد کے لئے
اب منہہ نہین رہا مرا فریاد کے لئے

قاصد سے ہمکو کام نہ خط و پیام سے
یہہ دم کا آنا جانا ہے بس یاد کے لئے

دل میرا خود بخود ہے گرفتار دام حسن
حاجت نہین ہے دام کی صیاد کے لئے

کچھہ بہت وبنیت وصل کے وعدہ پہ کیجئے
زیور لباس زینت و آرایش اے صنم
پوچھو نہ مجھسے کوئی مری بیخودیکا حال
کی ہی دعا جو مین نے اوسیکا ہی سب اثر

مین منتظر ہون آپکے ارشاد کیلئے
ہے کیا ضرور حسن خدا داد کیلئے
دیتا ہون جان اک ستم ایجاد کیلئے
تجویز شاہ کی جو ہوئی شاد کیلئے

عابد اسی نے سیکھے ہین الفت کے سب طریق
شاگرد بھی رشید ہو اوستاد کیلئے

عاشقون کو عشق مین کیا چاہیئے
یار روٹھا ہے منایا چاہیئے
دل نہ دنیا سے لگانا چاہیئے
غیر سے ملنا تم اپنا چھوڑ دو
اونکے دل کو بھی کہین دیکھو کا نہ

لوٹنا رونا تڑپنا چاہیئے
خانۂ دل مین بٹھانا چاہیئے
دہر فانی سے کنارا چاہیئے
جو کہون مین یاد رکھنا چاہیئے
حضرت دل یون نہ رونا چاہیئے

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہے
لوح خاطر پہ تسلی کے لئے
چاہیئے جنت نہ فردوس بریں
ہُو کا بندہ ہون خدا درکار ہے

عشق مین ڈھُو کا ندینا چاہیئے
عکس اک اوس بت کا لینا چاہیئے
اوسکے کوچہ مین ٹہکانا چاہیئے
قطرہ پانی کا ہون دریا چاہیئے

محفل رندان مین عابد چپ رہو
تمکو کچھہ منہہ سے نکہنا چاہیئے

لگا بیٹھا ہون لو اپنے صنم سے
کسی دن بھی نہ پوچھا حال تونے
ترا وصف مگر کرتا ہون دنرات
خدا سے ڈر خدا کو مان اے شوخ
یہی تعظیم ہے عاشق کی افسوس

مجھے کیا کام ہے دنیا کے غم سے
محبت سے مروت سے کرم سے
مجھے فرصت نہین ذکر عدم سے
تجھے کیا فائدہ جھوٹی قسم سے
جو ٹھکراتے ہو سر میرا قدم سے

مین لکھنی چاہتا ہون بات کچھ اور
ادا ہوتی ہے کچھ میرے قلم سے

جو خوگر ہین ترے ظلم و ستم کے
نہ دیکھیگا کسیکو بزم کے ہم سے

بہر صورت رہے مجھپر ترا لطف
نہین مطلب مجھے کچھ بیش و کم سے

تہ و بالا زمانہ ہو گیا ہے
اُٹھا تو بات اب ظلم و ستم سے

مین فدوی ہون شہ آصف خلد اللہ ملکہ کا دل سے
مجھے کیا کام ہے دارا و جم سے

جمالِ یار کی توصیف عاجز
کرین ہم کیا نہ پوچھین آپ ہم سے

مرے دلمین ہی مین پوچھون نہین سے
ملوگے کب کہو تم اس حزین سے

غرض ہے کسکو فردوس برین سے
امیدین خواہشین سب ہین تمہین سے

بسا جاتا ہے در پردہ مرا دل
لڑی ہے آنکھ اک پردہ نشین سے

کھڑے ہین بام پر وہ بے تکلف
مین اونکو دیکھتا ہون دوربین سے

یہہ کہنا اوس سے جو تجکو نجانے
یہہ باتین ناصحِ نادان ہمین سے

ترے انکار مین ہے طرز اقرار
نہین ہے مجکو اندیشہ نہین سے

خیالِ یار مین کیون بدگمان ہو
ملین جا کر کہین اہلِ یقین سے

محلے مین اوسیکے گہر بنائین
یہی بہتر ہے سب روئے زمین سے

بنایا خوبصورت زشت خو کو
گلا مجکو ہے صورت آفرین سے

حرم خالی ہے بالکل دیر ویران
نکالو ڈہونڈہکر اوسکو کہین سے

بنا جاہل سے عاشق اللہ اللہ
رہا اب کام کیا دنیا و دین سے

کہون کیا حال مین اوس بدگمان سے
ادا ہوتا نہین میری زبان سے

نکلکر کیون چلے میرے مکان سے
قصور ایسا ہوا کیا میزبان سے

بیان کردون اگر دلکی زبان سے
ابہی واقف ہون سب رازِ نہان سے

بڑے ہے بے رحم ہو سفاک ہو تم
ہوا معلوم مجکو امتحان سے

تری ہی ذات ہے دونون جہان مین
ہوا ثابت مجھے تیرے بیان سے

یکایک غیر کا آنا ترے ساتھ
یہہ کیا کچہہ کم ہے مرگ ناگہان سے

یہان آؤ تو مانونگا مین احسان
وہان کیون جاکے الجھون پاسبان سے

مجھے ہے تیری یکتائی کا دعوی
تیرا ثانی کرون پیدا کہان سے

دعا دت ہے ولی نعمت کو استاد
ملی ہے آپ کو جاگیر یان سے

قرار اسکو نہ یابت اسکو نہین ہے
نہ دل عابد لگانا اس جہان سے

تری رحمت کا جب دم ابر برسے
تو پہر کیونکر کوئی پانی کو ترسے

در نایاب تہا اک ایک آنسو
گرے جب اشک میری چشم تر سے

وہ تو مژدہ سنا قاصد مجھے آج
کہ ہو دل کو تسلی جس خبر سے

الٰہی خیر وہ کیون دیکھتے ہین ۔ غضب کے قہر سے تیز ہی نظر سے

جو دل مین ہے وہی مضمون ہے خط مین ۔ عبارت دوسری لاؤن کدہر سے

عجب کچھ شوق ہے کوے صنم کا ۔ کہ مین رہتا ہون آگے اوہر سے

ملے ہین داغ دل داغ جگر دو ۔ ثمر مجھکو محبت کے شجر سے

ہوے یانتک ہم اوسکے عشق مین گم ۔ ہوے ہین بیخبر اپنی خبر سے

مقدر جب بگڑتا ہے تو منعم ۔ نہ نکلے کام کچھ بھی سیم و زر سے

شب فرقت لگی رہتی ہین آنکھین ۔ کبھی چھت سے کبھی دیوار و در سے

لیا جب نقد دل جب وصل ٹھہرا ۔ تجھے ہے شوق ظالم سیم و زر سے

ذرا دیکھو تو حالت عاشقون کی ۔ ذرا نکلو تو باہر اپنے گھر سے

وہ خود آتے ہین میرے گھر مین ہر روز ۔ نہین مطلب مجھے اب نامہ بر سے

نہ واعظ اب ڈرا مجھکو مرا دل ۔ مبرا ہو چکا خوف و خطر سے

اگر آ جاے میخانہ مین زاہد | اتارین رند عمامہ کو سر سے

اشعار عابد اب اوسکے دلبہ ہوگا
لکہا ہے حال دل خون جگر سے

آنے لگے وہ گھر مین ہمارے کئی دن سے
کچھ اوج پہ ہین اپنے ستارے کئی دن سے

کس روز ٹہرتی ہے ملاقات کی دیکہین
ہوتے تو ہین اب اون سے اشارے کئی دن سے

اسلام سے منہ پہیر کے ہم عشق بتان مین
کعبے سے ہین کاشی کو سدہارے کئی دن سے

حالت یہہ مری فرقت جانان مین ہوئی ہے
راتون کو گنا کرتا ہون تارے کئی دن سے

اب وحشت جنون کا ہین بنا وحشی کا دل
مانوس جو ہین مجھ سے چکارے کئی دن سے

بیابان تو کہ ہر جور تو ہو جاے مقابل
رہتے ہین وہ اپنے کو سنوارے کئی دن سے

عشاق کے سر کاٹ کے میدان مین شب روز
وہ کہیلتے ہین گیند ہزارے کئی دن سے

وان غیر کے سر مین وہ کیا کرتے ہین کنگہی
یان جلتے ہین سر پر سے آرے کئی دن سے

اے دیدۂ گریان تو بہین سے دکہا دے
جاتے ہین وہ دریا کے کنارے کئی دن سے

عابد کو نہ اب حور کی خواہش نہ پری کی

دیکھے ہین جو انداز تمہارے کئی دن سے

لگایا جس سے دل ہمنے ہوا وہ بیوفا ہمسے
گھلے جاتے ہین ہم آٹھون پہر یارب اسی غم سے

سکندر آئینہ گر تہا مرا دل خود ہے آئینہ
یہی آئینہ صورت آشنا ہے سارے عالم سے

یہہ ہٹ اچھی نہین ظالم نہ جا محفل سے تو اٹھکر
منور ہے یہہ شب کچھہ بزم عشرت اک ترے دم سے

اشارون سے ترے طوف حرم حاصل نہو کیونکر
خم ابرو ترا ہمرتبہ ہے محراب کی خم سے

یہہ زخمی ہے کسی تیغ ادا کا تو نہین واقف
یہہ زخم دل نہ اچھا ہوگا اے جراح مرہم سے

نہ دیکھو تم مری جانب غضب انگیز آنکھون سے

نگاہ خشم آلود ہرگز کم نہین سم سے

کسی کی یاد سے ہوتا ہے جاں بار اتدن مجکو

دکہائی کچہ نہین دیتا ہے ابتو چشم پرنم سے

کیا مدہوش مجکو تونے ساقی ایک ساغر سے

کرون گا کل مین کوثر پر تری تعریف داور سے

زمانے سے نہ شکوہ ہے نہ گردون سی شکایت ہے

اگر کچہ ہے تو ہے مجکو گلہ اپنے مقدر سے

رہونگا آپ مین مسکن بناکر کوئے جانان مین

نہ قاصد کی خوشامد ہے نہ مطلب ہے کبوتر سے

یہان ہم دیکھتے ہین اپنے دل مین جلوۂ جانان

وہان بس باز آئے وعدۂ دیدار محشر سے
یہہ گہر بیٹھے ہی جھگڑا عبد و رب کا کر رہا ہے کیون
نکل کر دیکہہ تو عابد کہین باہر ذرا گہر سے

مار ڈالو ابروے خمدار سے
کیون ڈراتے ہو ہمین تلوار سے

یاد ہے یہہ کس مژہ کے رات دن
چبہہ رہے ہین تیز دل مین خار سے

جان نثار و نکی نہین ہے کچہہ قدر
ہے محبت آپکو اغیار سے

چال تیری حشر سے کچہہ کم نہین
فتنے اُٹہتے ہین تری رفتار سے

اک بت کافر پہ ہین جب سے فدا
عشق ہمکو ہو گیا زنّار سے

عابد اب اپنا نہین محسن کوئی
مجہکو ملوا دے جو میرے یار سے

دل نادان پہر اوسنے آیا ہے
بارہا جسکو آزمایا ہے

پہر غضب سے وہ مجکو دیکھتے ہین — وقت پہر امتحان کا آیا ہے

خون تھکواؤگے ہزارون سے — آج کیا تمنے پان کہایا ہے

کہے دیتی ہے نامہ بر کی خوشی — کچھہ وہان سے جواب لایا ہے

پاؤن پر اونکے رکہدیا ہے سر — وصل مین اس طرح منایا ہے

کیون بگڑتے ہو بات بات پہ تم — غیر نے تمکو کیا سکہایا ہے

اپنے دشمن سے مین یہہ کہتا ہون — تو یہہ قسمت کہان سے لایا ہے

تمکو دیکہا کرونگا آکے رہو — مرے دل کا یہی کرایا ہے

ہم مرین اونپہ اور وہ غیرون پر — یہہ نیا ماجرا خدایا ہے

مجکو پروا نہین ہے کچھہ عابد
مرے سر پہ خدا کا سایا ہے

حال دل اپنا کہون کیا مفتری کے سامنے — افترا کرتا ہے مجھپر ہر کسی کے سامنے

ہے تو بیٹھا ہوں سر بازار پر سینہ کبھی
دل کی قیمت کیا کہوں میں مشتری کے سامنے

باغ میں اوس غنچہ لب کی جب مجھے آئی ہے یاد
ہو گیا ہوں دل گرفتہ ہر کلی کے سامنے

ہیں حسینان جہاں جو دلربا و دل ستان
گرد ہو جاتے ہیں تیری دلبری کے سامنے

دھیان بدنامی کا رہتا ہے نہ رسوائی کا کچھ
سوجھتی ہی کچھ نہیں ہے دل لگی کے سامنے

کیوں مرا جاتا ہے عابد جا کے کر تو عرض حال
شاہ آصف جاہ محبوب علی کے سامنے (خلد اللہ ملکہ)

فدا تم پہ ہیں میری جان کیسے کیسے
حسین ماہ رو دل ستان کیسے کیسے

بھلا کیوں نہ جاتیں رہے مجھکو دل سے
دئے ہمنے بھی امتحان کیسے کیسے

وہی آج ویران ہیں مقتل پڑا ہے
تڑپتے تھے کل نیم جان کیسے کیسے

ترے زلف و گیسو کے دیوانہ بنکر
پڑے پھرتے ہیں نوجوان کیسے کیسے

کبھی جان دینگے کبھی دل تجھے ہم
کریں تحفہ میں پیش ارمغان کیسے کیسے

گذر کس طرح ہو مرا ہائے واں تک ۔ ترے در پہ ہین پاسبان کیسے کیسے

کہوں کس سے جوش جوانی مین عابد
ملین ہین مجھے دلستان کیسے کیسے

رسول اللہ کو ہم مظہر ذات خدا سمجھے ۔ بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے
نہ سمجھے جھوٹ اسکو حق مین ہوں کھتا جو کہا کرہم ۔ وہی سمجھے خدا کو جو راز مصطفے سمجھے
ابھی تو ابتدا ہی ابتدا ہے اپنے الفت کی ۔ بہت خوش تھے کہ ہم ہنر خفی کو انتہا سمجھے
نہ کیوں کر اوسکے سایہ مین بھلا ہم پرورش پائین ۔ کہ جب ہم شاہ آصف جاہ خلد اللہ ملکہ کو ظل خدا سمجھے

بجز حق کے نکر دنیا و دین کی تجھ ہرگز
وہی اچھے رہے عابد جو ان دونوں کو لا سمجھے

کوئی مبتلائے ادا ہو رہا ہے ۔ کوئی اوسپہ دل سے فدا ہو رہا ہے
چھپایا تھا جسمد تون راز الفت ۔ وہی ذکر اب برملا ہو رہا ہے

خطا کیا ہے میری بتاؤ تو صاحب
یہہ ہوجہہ کیون افترا ہو رہا ہے

کچھہ ایسا ہے کوچۂ حسن تیرا
یہان بادشہ ہر گدا ہو رہا ہے

وہ ہون آج قسمت پہ اپنی مین نازان
وہ نا آشنا آشنا ہو رہا ہے

ہوا اسقدر جوش فیض معین اب
مکدر دل اپنا صفا ہو رہا ہے

جلا دل کو غائب کے صولت نے دی ہے
کہ صیقل جو یہہ آئینہ ہو رہا ہے

کوئی آپ پہ مبتلا ہو رہا ہے
ذرا دیکھئے تو یہہ کیا ہو رہا ہے

یہہ بنیاد ہر دو جہان کا ہے مظہر
خدا خود یہان مصطفی ہو رہا ہے

برہمن سے تو ہے بت لڑتے نہ زاہد
یہہ سب کچھہ ظہور خدا ہو رہا ہے

قیامت مین بھی وہ اٹھاتے ہین فتنے
یہہ محشر مین محشر بپا ہو رہا ہے

مرے دل مین سما ہے جو تصور بتونکا
یہہ کعبہ بھی اب بتکدا ہو رہا ہے

وہ ہنستے ہین غیرون کے منہ پہ ہی آگے
ستم آنکھون دیکھے بپا ہو رہا ہے

نہ ناصح کا طالب نہ عابد کی خواہش
سخن پر ترے اکتفا ہو رہا ہے

یونہین کبتک تری فرقت مین پریشان رہے
اپنے عاشق پہ کچھ الطاف مری جان رہے

تن مین جبتک کہ مری جان مری جان رہے
مجکو ہر وقت تری دید کا ارمان رہے

کیا ہی دہر مین گر صورت انسان رہے
پہ حقیقت مین یہ حیوان کے حیوان رہے

یون بچا ایک جو ہوا دل نادان اوپر
کچھ پھر اوسپہ نہ سمجھ کو دل نادان رہے

یہہ بچا نا کہ کوئی دل سے فدا ہو ہمپر
اپنے عاشق پہ سے مہربان تم اے جان رہے

اوسی انسان کی وقعت ہے جہان مین اکثر
جسکو عزت ہو اور آن کا نشان رہے

ہکا اور آنکہہ اوٹہا کر کوئی دشمن دیکھے
اوسکی محفل مین ہم عزت سے بصد شان رہے

مصحف روئے نگارین کے تصور مین ترے
ہم بھی برسون ہی مگر حافظ قرآن رہے

نہی و امر کو عابد نے نہ جانا صوفی

ہم ازل سے بخدا تابع فرمان رہے

اک بوسہ ہمین دیجئے رخسار کا اپنے
اک پھول عطا کیجئے گلزار کا اپنے

مونس نہ ہے مرا کوئی نہ غمخوار ہے کوئی
مین کس سے کہون حال دل زار کا اپنے

راحت ہے گلشن مین نہ صحرا مین ہے چین
ہے ڈھنگ نرالا دل بیمار کا اپنے

یان روز گذرتی ہے قیامت مرے دل پر
کیون وعدہ کیا حشر پہ دیدار کا اپنے

جس شے پہ پڑی اپنی نظر دیکھتے رہین
جلوہ ہے ہر اک رنگ مین دلدار کا اپنے

جو شخص وہی عکس ہے نمودار یہان ہے
ثانی تو نہین پائینگے ہم یار کا اپنے

عابد یہہ کسی شوخ ستمگر پہ فدا ہے
کیا حال کہون مین دل بیمار کا اپنے

غنچۂ دل کھلا دیا کس نے
مجھکو خندان بنا دیا کس نے

جلوہ اپنا دکہا دیا کس نے
مجہکو شیدا بنا دیا کس نے

منہہ دکہا کر چہپا لیا کس نے
مجہکو بے ہوش کر دیا کس نے

اوسکی محفل سے یک بیک مجہکو
فکر یہہ ہے اوٹہا دیا کس نے

ظالم و بے وفا ستمگر شوخ
تجہکو ایسا بنا دیا کس نے

ہے تمہاری تو یاد شام و سحر
تمکو دل سے بہلا دیا کس نے

ٹہوکرین مار کر سرِ مرقد
مجہکو عیسےٰ جِلا دیا کس نے

یون جو مخمور و مست ہون دن رات
مجہکو ایسی پلا دیا کس نے

موںہہ پہ آنے کو شرم کرتے تہے
موںہہ سے موںہہ اب ملا دیا کس نے

مر گئے لاکہون قتل عام ہوا
اپنا ابرو ہلا دیا کس نے

مجہکو دیوانہ کر دیا ہے ہے
ایسی صورت دکہا دیا کس نے

مجہہ جفاکش کو اوس ستمگر سے
یہہ تعلق لگا دیا کس نے

گر نہین ہے وہ آئینہ رخسار ۔ میرے دل کو جلا دیا کس نے

یون تو عاشق بہت ہین عابد خام
تجھکو پختہ بنا دیا کس نے

رہے شب مین صاحب کہان آتے آتے ۔ مرے گھر مین تم میہمان آتے آتے
نہ آہین نکلتی ہین دل سے نہ نالے ۔ کہان ہوگئے یہہ نہان آتے آتے
گئے جانب غیر کترا کے رستہ ۔ یہہ کیا اونکو سوجھی یہان آتے آتے
بھلا تھا وہ چھپکر ہی آنا ہمارا ۔ کیا تمنے رسوائیان آتے آتے
خبر تھی مرے گھر مین آنیکی ونکے ۔ گئے پھر کہان میہمان آتے آتے

کہون کیا مین عابد کہ ہنگام وعدہ
رکی اونکے ہونٹونپہ ہان آتے آتے

چھپے ہین شیشے شرابخانیکے ۔ دن ہین یہہ تو نیہ آزمانے کے

دور مین میرے ذکر مجنون کیا
جہوٹے قصہ مین اوس رملانیکے

طوف کسبہ کیا کرین زاہد
ہم ہین قربان اوس آستانیکے

مانگ کر بوسہ مین ہوا مجرم
آدمی آگئے ہین ٹہانے نیکے

تیر دلبر لگاکے اوسنے کہا
تم نہ تہے قابل اس نشانیکے

چین ملنا ہے ہمکو اب دشوار
تم جو عادی ہوے ستانیکے

اونکو ہم مانتے ہین اے عابد
آدمی جتنے ہین ٹہکانے کے

کیا اپنا سخن قطعہ الماس نہین ہے
اے جوہری آنکہہ اسکی تیرے پاس نہین ہے

یہہ جان چکے ہین کہ شفا اسکو نہوگی
ہمکو مرض دل کی دوا راس نہین ہے

گل سونگہے بہت ہم نے گلستان جہانکے
اوس غیرت گلزار کی بوباس نہین ہے

مینے جو کیا منتخب اوس بت کو جہانمین
ایمان کی یہہ بات ہے وسواس نہین ہے

اے منعم زردار نگہ چشم حقارت
دل نے مرے قندیل سی ہے روشنی دیکھی
سنتا ہوں کہ وہ آئینگے کل بہر عیادت
مرنیکی خوشی سے مجھے ہے رشک مسیحا
یوں لب جو مرے خشک ہیں ہے عشق کی گرمی

دل میرا غنی ہے اسے افلاس نہیں ہے
جلتا ہے یہاں خون جگر گیاس نہیں ہے
دم بھر بھی تو جینے کی مجھے آس نہیں ہے
پھولا ہے خوشی سے یہہ دل آماس نہیں ہے
پیاسا ہوں ترا ورنہ مجھے پیاس نہیں ہے

عایدا کو ہے امید ترے فضل و کرم کی
یہہ آس ہے بس اور کوئی آس نہیں ہے

ہوئے آشنا گنج اسرار کے
مرے ہیں ہمیں دشت و گلزار کے
مسلمان رخ زلف ہندو ہوئے
نہیں خواہش خلد کعبہ و اعظ

ہے یار ہر یار و اغیار کے
کہیں دوست گل کے کہیں خار کے
شب و روز ہیں جلوہ یہہ یار کے
کہ ساکن ہیں ہم کوچہ یار کے

کیا کرتے تجھے جنس ہم ناک جہاں کن | وہ روزن ہوے بند دیوار کے

کیا کس قدر تمنے افشاء راز
سزاوار حاجب ہو تم دار کے

ہمین دیدار حاصل ہر گھڑی ہے | تری تصویر آنکہو مین کہڑی ہے
لڑی موتی کی نیلم مین جڑی ہے | نہ دندان جو یہ لب پر دہڑی ہے
اگر دام شکار دل نہین ہے | یہ چوٹی کسلئے پیچھے پڑی ہے
دکہاتے ہین وہ برہم ہو آنکہین | اجل گویا مرے سر پر کہڑی ہے
مرے رونے پہ وہ کہتے ہین ہنسکر | برستی آ ایک ساون کی جہڑی ہے
مین بیزار اس جہان سے اسلئے ہون | یہہ دنیا کا تماشا اک گہڑی ہے
مسخر کر لیا ہے جس کو دیکھا | ترا تعویذ جوگی کی جڑی ہے

در دندان کے عابد ہین جواہر صاف

ترا ہر شعر موتی کی لڑی ہے

مصروف غمزہ جو نگہ فتنہ گر ہوئی
آمادہ کس کے قتل پہ تیری نظر ہوئی

جب شب کو بام پر وہ پری جلوہ گر ہوئی
شرم و حیا سے دور ضیاء قمر ہوئی

جب سے جدا ہوا ہون مین تجھہ سے ایک شب
تیری ہی یاد مین مری اکثر سحر ہوئی

عاشق جگر شکستہ سہی خستہ دل سہی
کیون اوسکی نقل گہر مین تررات بسر ہوئی

اب پہر ہمکو ہوگا زمانے مین دیکھنا
اہل وفا کی قدر انہین مشتہر ہوئی

اچھی جگہ نکالی ہے تیر نے دل کی تاک کر
دل مین ہر وہ رشک پری جلوہ گر ہوئی

ابرون کون تیغ ہو مین مقتول دیکھئے
تلوار ہے یار کی زیب کمر ہوئی

کس طرح سے تڑپتے ہین کیسے ہین داغ داغ
کچھہ عاشقون کے دلکی تجھے بھی خبر ہوئی

روتا ہون تیرے ہجر مین اے شوخ مین مدام
میرے لئے بھی تیری کبھی چشم تر ہوئی

دل کے ہی پار اور کلیجا بہی چھید گیا
برچھی ہمارے حق مین تمہاری نظر ہوئی

ٹھوکر بھی تیری اوسکے نہیں سرنوشت میں
میری جبین اگرچہ ترا سنگ در ہوئی

مارا ہے جسکو اونکو تو بسمل کئے ہزار
تیری نگاہ تیر ستمگر جدا ہوئی

کس طرح وعدہ پہ ہو تیرے ہمکو اعتبار
اک بات بھی کبھی نہ تری معتبر ہوئی

افسوس وان اثر نہوا اونکے دلمیں کچھ
یان رات میری آہ و فغان میں بسر ہوئی

عابد کو کہتے سنتے زمانہ گذر گیا
تسکین قاصدون سے نہ اوسکو مگر ہوئی

ہر لب پہ ہے گفتگو تمہاری
ہر دل میں ہے آرزو تمہاری

دندان ہیں گہر کشیدہ ابرو
دونون سے ہے آبرو تمہاری

گلزار جہان کے گل ہیں جتنے
ہر اک میں بسی ہے بو تمہاری

جو ڈھونڈھتے ہیں وہ آپ گم ہیں
کیا خوب ہے جستجو تمہاری

یہہ ہوگئی ہے ہر ایکو مرغوب

عایدا جو ہے نیک خو تمہاری

فنا کرتے ہیں ہمسے غم کہانی تمہاری
یہی یاد رہتی ہے جانی تمہاری

بڑی جوش پر ہے جوانی تمہاری
جو ہو وصل ہو مہربانی تمہاری

اگر داد ملجاے مجھکو وفا کی
ہری آبرو قدردانی تمہاری

ہزارون حسینونکو دیکھا ہے ہمنے
الگ سب سے ہے طرز جانی تمہاری

مجھے اپنا عاشق بنا تو چکے ہو
یہ کسسے ہے پھر لنترانی تمہاری

نہ شیرین کا قصہ نہ لیلی کا ہے ذکر
یہان ہوتی ہے قصہ خوانی تمہاری

پتا ہی نہیں ہے وہان کمر کا
شبیہ آکے کیا کھینچے مانی تمہاری

کبھی آؤ گھر مین ہمارے بھی صاحب
کرین ہم بھی تو میہمانی تمہاری

تمہارا ہی دم بھر رہا ہون ہمیشہ
مری بسکہ ہے زندگانی تمہاری

یہی رتبہ و شان ہی آگے تمہارے
کہ حورین کرین پاسبانی تمہاری

ہزار امتحان ہوچکے ہین ہمارے — یہہ جاتی نہین بدگمانی تمہاری

امیری فقیری مین گو ضد ہے عابد
یہی طرز ہے خاندانی تمہاری

وہ کافر مسلمان ہوا چاہتا ہے — جدا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے
ترے پرتو رخ سے ہر ایک ذرہ — مگر مہر تابان ہوا چاہتا ہے
جو زیر و زبر پڑہکے ناظر بنا ہے — رخ اپنا ہی قرآن ہوا چاہتا ہے
ہر اک جا رہا ہے جو خلد برین کو — جہان سب ویران ہوا چاہتا ہے
انا الحق کا دعوی جو بندیکو ہے اب — خدا اسکا سامان ہوا چاہتا ہے

حقایق کے اشعار لکہا ہے عابد
تصوف کا دیوان ہوا چاہتا ہے

ذکر و تسبیح پر یہہ نخوت ہے — شیخ صاحب کی کیا عبادت ہے

نور اوسکا ہے تیری رگ رگ مین
دلکی بستی مین کیون یہ کثرت ہے

جسنے تجکو بنایا اے زاہد
رند بھی تو اوسیکی صنعت ہے

بیخودِ شوق کو نہین معلوم
کون ذلت ہے کون عزت ہے

ذبح کر پوچھتا ہے کیا قاتل
کونسی تیرے دلمین حسرت ہے

اپنی تعریف غیر کی توہین
اچھے لوگونکی کب یہ خصلت ہے

کیون پہراتا ہے مغز اے ناصح
یونہین بک بک کی تجکو عادت ہے

کافر نہ گو ہونگے اور عشق صنم
تجہسے عابد یہ سخت حیرت ہے

وہی یار کا یار جو ماہ رو ہے
کہلی چاندنی اوسکی یہ کوبکو ہے

یہ نطق و سخن تیری ہی گفتگو ہے
نہین میری ہستی فقط تو ہی تو ہے

ہوے ہین جو وحدت سے کثرت مین داخل
ہماری یہان اسلئے آبرو ہے

یہہ ساری حقایق کی خوش گفتگو ہے

غصہ مین تم جو میان سے تلوار لیجیے
خواہش ہوئی کہ وصل بھی ہو جائے اک ذرا
ایک بات ہے میرے پاس جو اللہ نام دو دن
اب بھی نہین ہنوز بہ ہمین بہتر قول کا

ہم بھی جھکا کے سر کو دہن وار لیجیے
جب خوب ادنکلے بوسہ رخسار لیجیے
اک جان تھی کہ وہ بھی ستمگار لیجیے
گویا کہ ہے تجھسے وصل کے اقرار لیجیے

عابد اب اور کرتے ہین کیا رند دیکھیے
عزت تو میری راہ مین میخوار لیجیے

دنیا سے ہم یہ ایک دل زار لیجیے
ہے جلوہ گر جو بام پہ وہ غیرت مسیح
اپنی غرض جتاتے ہین سنتے نہین کبھی
رنگت زمانہ کی ہے جدا درخت ایک

اور دوسرا فقط غم دلدار لیجیے
ہم بھی برائے نذر دل زار لیجیے
ہم دل کی بات دل ہی مین دلدار لیجیے
گل لیجیے کوئی تو کوئی خار لیجیے

منصور کا مقولہ تھا حق مفتیٔ زمان
تقصیر کیا ہوئی جو سوے دار لیجلے

عابد بنا کوئی کوئی آزاد بنگیا
دنیا و دین کا لطف ہی پا لیجلے

چھپا تو تم خدا کو تو تمکو خدا ملے
اسپر عمل ہو یار تو دیکھو مزا ملے

ہے اس سخن جھوٹ ہو مجکو سزا ملے
سچی اگر کہوں تو پھر انعام کیا ملے

بوسہ ہو سیب زنخ کا کہ عناب لب کا ہو
بیمار عشق ہوں مجھے کچھ تو دوا ملے

دل لیکے اونسنے بوسۂ رخ تو دیا مگر
دیکھوں تو مجکو اسکے سوا اور کیا ملے

عابد میں کیا کہوں یہ قسمت کی بات ہے
جو آشنا ملے مجھے وہ بیوفا ملے

وہ سر راہ ہیں ابرو کو ہلاتے جاتے
اس اشارہ سے ہیں عاشق کو بلاتے جاتے

آپ جس دن سے مرے دل میں ہیں آتے جاتے
رفتہ رفتہ ہیں محبت کو بڑھاتے جاتے

دیدۂ تر کا یہہ رونا مجھے ہمتا ہے دلم
عمر گذری ہے پہ نہین اشک بہایا [illegible]

دل دکھانیکی یہہ عادت نہین اچھی ناصح
دیکھہ سمجھا ئینگا تم ہمکو سنانے جاتے

اسطرح دونو طرف آگ لگائے ہین رقیب
اوسکو سمجھا کے ہین ادہر ہمکو جلانے

عابد اب ہم تو ہین مصروف ثنا ہر وقت
حشر کا حال ہے کیون آپ سنانے جاتے

اک شکل مجسم نورانی
آ بیٹھے ہو دل مین وہ جانی

تم عشق حقیقی کے بانی
پھر کون نظر مین ہو ثانی

اب کوئی نہین تیرا ثانی
تو غیرت یوسف ہے جانی

ہو جاتے ہین عفو قصور تمام
اب ہو گیا فضل رحمانی

مین ایک خدا کا بندہ ہون
سب میری نظر مین اک آنی

دیکھا جو تمہین مجنون وہ ہوا
کیا بات تمہاری ہے جانی

الکہ خلق خدا سے تجھ پہ فدا
عابد ہی نہیں کچھ تیرا بانی

دیکھو تو تمام نشان یارو یہ سب ہے لاشئے
جنّے بہلائی دوکان یارو یہ سب ہے لاشئے
اوسکی قدرت کے سوا اور نہ دیکھا نہ سنا
نظر آتے تو کچھ ادضا بھی اونکے لکتے
ایک ہی چار طرف اوسکا ہی جلوہ عیان
مسند و خاک برابر ہیں ہمارے نزدیک
بادشاہی بھی فقیری بھی ہیں دو نو ایک چیز

یہہ حویلی یہہ مکان یارو یہہ سب ہے لاشئے
سودا ارزان گران یارو یہہ سب ہے لاشئے
ماسوا اوسکے یہہ بیان یارو یہہ سب ہے لاشئے
نہ زمین ہے نہ میان یارو یہہ سب ہے لاشئے
اور باقی ہے گمان یارو یہہ سب ہے لاشئے
کچھ یہان ہے نہ وہان یارو یہہ سب ہے لاشئے
ہے ثبات اسکا کہان یارو یہہ سب ہے لاشئے

کوئی عابد سے ذرا پوچھے حقیقت اسکی
کیا زمین اور زمان یارو یہہ سب ہے لاشئے

ملک دل آباد کیون کیسی کہی ۔ شاد ہوا ئے شاد کیون کیسی کہی

دوست تیرے شاد کیون کیسی کہی ۔ ہون عدو برباد کیون کیسی کہی

عدل وانصاف شہ محبوب سے ۔ ہے دکن آباد کیون کیسی کہی

مرگئے اعدا سبھی تم خوش رہو ۔ لو مبارک باد کیون کیسی کہی

وہ کہان لطف وکرم ہین آپ کے ۔ اب کیجئے ارشاد کیون کیسی کہی

تم بہت دن سے ادہر آتے نہین ۔ کرتے ہین ہم یاد کیون کیسی کہی

قدر دانی آپ پر ہی ختم ہے ۔ سچ کہو استاد کیون کیسی کہی

آرزوے سیر گلگشت ارم ۔ لیگیا شداد کیون کیسی کہی

نرگس شہلا ہے پیش چشم یار ۔ کور مادرزاد کیون کیسی کہی

کم نہین قامت قیامت سے ترا ۔ غیرت شمشاد کیون کیسی کہی

داغ آئے بنگیا یہہ شہر بہی ۔ اب جہان آباد کیون کیسی کہی

غیر سے خوش ہم سے ناخوش صبح و شام — سن تو یہہ فریاد کیون کیسی کہی

شکل کوئی اور ہی ہے یا رسی — سچہہ تو کہہ بہزاد کیون کیسی کہی

اک نگہہ کر یہہ قتل عاشقان — اے ستم ایجاد کیون کیسی کہی

جان شیرین عشق شیرین مین نہ کہو — سن تو لے فرہاد کیون کیسی کہی

حضرت آصف (خلد اللہ ملکہ) سے عابد آپ کو
روز ہو امداد کیون کیسی کہی

حیران ہون یارب آج مجھے یہہ صبح سے کیسی وحشت ہے

بیچینی سی بیچینی ہے کچہہ اور ہی دل کی حالت ہے

یہہ نحن اقرب کا تو بیان قرآن ہے سارا دیکھو عیان

بندے ہوئے تو بھی دور نہین اللہ سے حاصل قربت ہے

معشوق مجازی ہو کے کہین عشاق مین عاشق بنکے بسے

دیکھا ہے جدہر پایا ہے اودہر ہر جا پہ تمہاری علامت ہے

تو اصل تو نہیں ہوں نقل اوسکی تو مغز تو اوسکا پوست ہوں میں

جز اوسکے کہاں ہے مجھکو نظر ہاں یہہ بہی تیری کرامت ہے

میں ڈہونڈرہا تہا تیرا پتا اپنی بہی خبر دل رکہتا تہا

پایا ہوں جو اب تجھکو بخدا تو آپ ہوں گم یہہ حیرت ہے

الفاظ تو ظاہر جانتے ہو معنی کی نہیں کچھہ تمکو خبر

تم کیسے عارف ہو عابد یہہ کیسی تمہاری عبادت ہے

جانان برخ نقاب تا کی ۔۔ از عاشق خود حجاب تا کی

رحمی بنما و لطف فرما ۔۔ بر بندهٔ خود عتاب تا کی

از شرب شراب شوق مستم ۔۔ این بنت عنب خراب تا کی

پیر است کنون و شد جوانی ۔۔ لہو و لعب شباب تا کی

از سوز سر برون شدہ پا یدل
این وعدۂ عذاب تا کے

بو یاست مشام جان ببوئیش
عطر اگر و گلاب تا کے

بحر کرم است در طلاطم
عصیان مراحساب تا کے

بریان جگرے بدست دارم
شوق گزک و کباب تا کے

از علم یقین شدہ کشودم
بحر است بپا حباب تا کے

دریائے محیط ہست ہر جا
این جعل اے سراب تا کے

عائد تو با و سیاہ خود را
خنگی ملکی خطاب تا کے

مخمسات

مخمس بر غزل جناب امیر احمد صاحب مینائی المتخلص بہ امیر

سورۂ اخلاص ہے ارشاد اسی شاہ کا
پایا فیض احد رتبہ فنا فی اللہ کا

خاک پر نقش قدم رو کش نہ کیوں ہو ماہ کا | نور وحدت سے بھرا عالم ہے دل آگاہ کا

مہر ہے ایک ایک ذرہ میری گرد راہ کا

بحر ہستی میں عجب لہرا رہا ہے لا الہ | تا بساحل موج زن سیلاب سا ہے لا الہ
خود نمونہ ظاہر اگر دل کا ہے لا الہ | فی الحقیقت غوطہ بحر فنا ہے لا الہ

ہے ابھرنا اس پہ ہونے سے ذکر الا اللہ کا

بیوفا ہے قحبہ دنیا کی الفت سے گذر | اس جہاں میں سیر اور عیش و عشرت سے گذر
بندہ ہو تو کبھی تو ہر ایک علت سے گذر | حق سے جا ہے تو شفا و دولت سے گذر

منزلیں طے ہو تو حج حاصل ہو محبت اللہ کا

ہو صداقت سے بھری وہ خوبی گفتار ہو | وعدہ ہو یا قول ہو پیمان ہو یا اقرار ہو
بات میں کذب نہ ہو تو بات میں اسرار ہو | صحبت احباب یا دربار یا سرکار ہو

بات وہ کہئے بھلا ہو جس میں خلق اللہ کا

راست دل پر فیض تہا خوش تہا شوق عشق کا ۔۔۔ اک الف احمد احد کا صاف جلوہ گر گیا
گلشن وحدت کی غم مین مثل شبنم رو دیا ۔۔۔ آنسو نکلا جوش یہہ ذکر الٰہی مین ہوا

بنگیا سرو کنار جو الف اللہ کا

ای دل اب عشق حقیقی کو بجان مرغوب کر ۔۔۔ مصطفےٰ محبوب حق ہین اونکو تو محبوب کر
آگیا ساحل پہ بار ی غوطہ خواری خوب کر ۔۔۔ گوہر مقصد ملا بحر سخن مین ڈوب کر

تہ کو جب پہنچا تو مضمون ہات آیا چاہ کا

ہوگیا ملک دکن مین گو کہ عابد ہے اسیر ۔۔۔ پر مدینہ کی سکونت چاہتا ہے یہہ حقیر
صولت رفعت زیارت سے اوسے بخشینگے پیر ۔۔۔ نور آیا دیدہ دلکو خدا سے بخشے امیر

سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ کا

خمسہ غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ

سرّ ذات احد مین چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا ۔۔۔ صورت پیر بنا تہا مجہے معلوم نہ تہا

جلوۂ آدم مین کیا تہا مجہے معلوم نہ تہا | شکل ابنا تمین خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

حق سے ناحق مین جدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

تہا جو ملت کا بڑا ہو گیا بیفائدہ سب | من عرف سکنے سے ذہن مین آیا مطلب

مصحفی چہرے سے بندیکے خدا دور تہا کب | با وجودیکہ ہےنا اقرب نحن اقرب

گرچہ قرآن مین لکہا تہا مجہے معلوم نہ تہا

ملکی جبکہ صفت ذات کی آب گل مین | باد و آتش کی تجلی ہوئی آب و گل مین

ہے تعرج کا تنزل سنہی آب و گل مین | ہوکے سلطان حقیقت ہے اب فی گل مین

در بدر شکل گدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

مہر جس شکل سے ہو جاتا ہے شبکو مخفی | اسطرح تخم مین بعد شیدہ ہے نخل اور ڈالی

آکے تفصیل مین اجمال جہہو لا آپ ہی | مطلع دلیہ مرے چہپایا تہا نگار خودی

چاند بدلی مین چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

وصل میں ہجر کے صدمہ کو اوٹھایا ناحق | ہوگیا اپنے دوئی کا مجھے دہوکا ناحق
شیخ و کافر سے پتا یار کا پوچھا ناحق | ایک مدت حرم و دیر میں ڈھونڈا ناحق

سینہ میرے میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بند جب آنکھ ہوئی یار کا چہرہ دیکھا | لب جو مسدود ہوئی اوسکا ہی جلوہ دیکھا
تھا بنا آپ کبھی میں کبھی آپ سے کیا کیا دیکھا | ہوکے خاموش عجب سیر و تماشا دیکھا

رنگ بے رنگ ہوا تھا مجھے معلوم نہ تھا

خمسہ بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

دیکھتے ہمہ بینا ہوگیا | ہوش و خیال اپنا ہوا ہوگیا
اب مجھے کہنا یہ روا ہوگیا | مظہر بیچون جو خدا ہوگیا

آپ ہی رب محمد نما ہوگیا

آپ ہی یہ صورت سے خوش شکل صنم | آپ ہی خود آپ ہی ہو شکل صنم

مدنظر کیون ہو شکل صنم — برزخ کبرا بنے جو شکل صنم

سجدہ بت مجھے روا ہو گیا

تم تو ہو واللہ عجب فن کے شخص — بیٹھے ہو آئینون مین بن بن کے شخص

رابعت الف سا ہین تن تن کے شخص — عکس خود آتا ہے نظر بن کے شخص

آئینہ سینہ کا صفا ہو گیا

آتش الفت گئی دل مین سلگ — آپ سے مین ہو گیا یارو الگ

دہیان جب اوس سے گئے مجھسے بلگ — دیکھتا اب خلوت جانان تلگ

ذہن مرا آپ رسا ہو گیا

عابد اب اک بندۂ رازق ہو مین — دوستی مین یار کے صادق ہو مین

وصف سے عاشق کے جو ناطق ہو مین — خواجۂ اجمیر کا عاشق ہون مین

ترک جہان کر کے گدا ہو گیا

غزل حضرت مولوی نیاز احمد صاحب بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ

یاد رخسارش چو بلبل سوی گلزار آورد ‌‌‌ طوف مژگانش مرا در دشت پرخار آورد

کاکلش غلطان بہ دید آہ دشوار آورد ‌‌‌ ہر زمانم قامتش در نالہ زار آورد

ترسم این نخل بلا دیوانگی بار آورد

نشتر فصاد دیدہ بر رگ مجنون چو جا ‌‌‌ جسم لیلی شد بخون رنگین از سر تا بپا

اسمار اکشیدہ ہمچو کاہ و کہربا ‌‌‌ جذبۂ عشق زلیخا یوسف صدیق را

از درون چاہ کنعان سوی بازار آورد

لذت عشق ای ہوس بین کم از اکسیر نیست ‌‌‌ وصل معشوقہ چو خواہی حاصلش جز تیر نیست

سر تسلیم و رضا نہ غیر این تدبیر نیست ‌‌‌ تلخی ہجران عاشق خالی از تاثیر نیست

بلبل صحرا نشین را سوی گلزار آورد

بود کار انجم شماری در شب فرقت مرا ‌‌‌ نیست غیر از آہ و زاری و فغان وحشت مرا

هیبت با چشم فسون سازش لبی الفت ما ‏ ‏ ‏ همچو ریگ شیشهٔ ساعت بهر ساعت ما

نرگس شهلای آن شوخ ستمگار آورد

از گنه هرگز ننالم زشت مانند مگس ‏ ‏ ‏ هم پناهی پادشاه چشت دارم و بس

جز غفور و شافع محشر ندارم پیش و پس ‏ ‏ ‏ نا امید از رحمت حق کار قبطیست و بس

رحمت او عاصیان را سوی دیدار آورد

بسکه در عالم همه جا جیش مشهور بود ‏ ‏ ‏ از می توحید چشتی دایما مخمور بود

حق رسی حق دانی حق گویی بحق مذکور بود ‏ ‏ ‏ آتش عشقی که پنهان در دل منصور بود

سر برون کرده سرش را بر سر دار آورد

راز حق بی صاحب باطن بکس معلوم نیست ‏ ‏ ‏ در حضور پیشگاه او کسی مغموم نیست

هیچگاه موقوف فضل قادر قیوم نیست ‏ ‏ ‏ هیچکس از بارگاه ایزدی محروم نیست

فیض عامش بیدلان را سوی دلدار آورد

ہر کرا تقدیر رو آورد در صحرا درون
می نشیند یک نشیمن گاہ دیدہ جا درون

میدہد تعلیم عصیان ہر زمان اعدا درون
ہر گناہی را سزا است در دنیا درون

کفر کافر را بگردن طوق زنار آورد

عابدم خوانم دعا یا کریم و یا رحیم
با نیاز احمدی دریافت صولت مستقیم

عاصیان از الٰہیت غفران ببخشد کریم
زاہد از اطاعت اندر کف بود نزد کریم

مجرم مسکین گناہی پیش غفار آورد

مخمس بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

ہم اپنے سوا غیر کو پوجا نہیں کرتے
نہ دیر و حرم کی طرف اپنا نہیں کرتے

اپنے کو جو ہم پا ہیں کیا کیا نہیں کرتے
ہم اپنے سوا غیر کو سجدہ نہیں کرتے

کچھ اپنے بغیر اور کو پایا نہیں کرتے

وہ شوخ ستم گر ہے تو دلدار ہو کس کا
وہ مہر ستمگار جفا کار ہو کس کا

کہنا بجا آپ کہ وہ یار ہنوز کسکا ۔ ہم آپ نہ جب تک تھے دیدار ہنوز کسکا

کیون آپکو پھر آپ ہی دیکھا نہین کرتے

ہان تیری طبیعت مین بہت کچھ ہے ہنر شر ۔ یون رد پر تو لوگونکے مذمت نکیا کر

کچھ کہو نہ اسطرح خدا تو ذرا ڈر ۔ تکفیر مین زاہد ہماری ہو تو کافر

آپ اپنے سوا غیر کو پوچھا نہین کرتے

بیمار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے ۔ سرشار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

میخوار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے ۔ بدکار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

جو کچھ کہ ہم اب کرتے ہین بیجا نہین کرتے

صولت جو وہان آتی ہین انکو اچھی سی ۔ دل عشق مین بہلاتے ہین انکو اچھی سی

عابد تیرے بجاتی ہین انکو اچھی سی ۔ عاشق تیرے کہلاتی ہین انکو اچھی سی

جو کچھ ہے تو نے اور کی پروا نہین کرتے

مخمس بر غزل حضرت احمد جام ژندہ پیل علیہ الرحمۃ

تو شراب معرفت پیکر چھکے — خوب ہی عرفان کی لذت چکھے
اب ہوا معلوم جب چھلکے چھکے — صد ہزاران آئینہ شاہد یکے
نیست کس را اندرین معنی شکی

قطرہ و بحر و حباب و موج و ما — دیدۂ ظاہر تری ہے ایک جدا
کھولکر چشم بصیرت کو ذرا — گر کیے دانا ہی سمجھے ہیں ہمہ
زانکہ اندر یک نما شد بیشتر یکی

معرفت کی گفتگو ہے بے شمار — جسکو شک ہے ہارکے بیقرار
دل تو میرا ہے اسی پہ استوار — وحدت اندر کثرت آمد آشکار
برگشا از راہ بینش چشم کی

آئینہ سا ہو کوئی گر با صفا — اوسکے ہی آئینہ میں اوسکو دکھا

دوست اپنا کون ہے اپنے سوا — گر ہمی خواہی کہ بینی دوست را

بر جمال خود نظر کن اندکے

پی لیا ہے جو مئے الفت کا جام — پا گیا عابد عبادت سے نام

اپنا ایسا ہے تصور صبح و شام — گشت تم الفقر احمد را تمام

فخر دارد از پلاسن و چرمکے

خمسہ بر غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمۃ

بخت کی ہوتی نہیں تحریر اپنے ہاتھ سے — اور پیش آتی نہیں تسطیر اپنے ہاتھ سے

نے رضا سے ہیں توقیر اپنے ہاتھ سے — تو کرے اپنے لیے تدبیر اپنے ہاتھ سے

کام کرتی ہے تری تقدیر اپنے ہاتھ سے

ہیں حرف حرص خالی کہہ اسم ورد کی — بصرف طمع کیمیا میں کھو رہا ہی زندگی

ہاں گداز عشق میں گر کیا نعمت سے تری — قلب اپنا صاف کر لے بس یار یا ہی وہی

بنکے پارس بہی اور اکسیر اپنے ہاتہ

ہے محمد کی حقیقت سے ظہور خاص و عام | بت شکن کعبے مین ہین ہندار اور ہندو تمام
کرکے حاصل صلح کل ہر ایک سے تو صبح شام | کعبے سے کر رام رام اور شیخ صاحب کو سلام

حق سے کھنچی ہے یہی تصویر اپنے ہاتہ سے

یار کے ملنے کا حاصل ہے جواب علم الیقین | جانتے ہین یہ اپنا پایا کیا اور اہل دین
راز معشوقین کا ہر اک پہ وا ہوتا نہین | عاشقونکے رمز کو جانتے ہین کراما کاتبین

کیا ہے طاقت جو کری تحریر اپنے ہاتہ سے

خیر و شر منسوب جس سے ہے وہ خود اپنا گواہ | جابر و مجبور جب ہے آپ ہی اپنی نگاہ
عبدیت مین چاہیے حفظ مراتب کی نباہ | ہے ادب منظور تجھکو تو سمجھ اپنا گناہ

گو نہین کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتہ سے

عاشقان جرم و خطا اپنی خود لیتے ہین کب | واسطے بخشش کے ہین سب طالب شہنشاہ عرب

عابد کمترہی ہمراہی میں با غروادب | دامن آلودہ گر فاموشین تو کیا عجب

پاک کردین حضرت تبیغمبر اپنے ہاتھسے

ٹھمریات وغیرہ متفرقات

اللہ کو پکارون آپ ملین یہہ بات تمہاری ہے نیاری

ہو مشکل میں بندیکے مولا یہ کہاوت تمہاری ہے پیاری

ڈہونڈو میں جہان دیکھو میں جدہر جا تمہیں ہو بیش نظر

قیدی نہیں جو لکہا یہ زمین یہ سابت تمہاری ہے بہاری

شطرنج ہے عرفان کی بازی تم کہیل ہے ہو جو بازی

گر جیت لیے باطنا زی یہ مات تمہاری ہے ہماری

دیوانہ یہ دل ہے صبح دم ما معشوق کے جا زلفون مین بیٹہا

اور ہونٹ کے مخاطب کہنے لگا یہ رات تمہاری ہے تاری

عابد ہی عبادت کرتا ہے اب ہی تمہی پر مرتا ہے

کیا خوب صفت ہے یہ تم مین یہ بات تمہاری ہے جاری

سن ے میرے جانی اے میرے جانی تجہسے کہون کیا اپنی کہانی

تجہہ پاس اپنی ہے قدردانی کا مجکو بہر پایا بہر قصہ خوانی

سبکی سنونگا اپنی کرونگا یہی طریقہ اپنا رکہونگا

اسمین نہ ہرگز کچہہ فرق سمجہو ہا تون مین تیرے ہی میری بانی

مین تو ہوا ہون وحشی و حیران چاہت کا تیرے اب ہے یہ بن جو ابان

ایسا ہو تو پہر کون جانی مجہہ پہ کریگا آ مہربانی

تجہکو مین دیکہا تو اوسکو دیکہا گر تجہکو پایا تو اوسکو پایا

کہتے اسیکو ہین خوش بیانی مضمون ایمان ہامن رآنی

انشا ناقص من کلی فان قرآن مین دیکہو خوب اسکو سمجہو

عابد ہو معبود باقی ہے فانی کچھ نہ ہنگا وہ یا رجانی

ٹھمری

میرے والی خواجہ خشتی	او پتہ قربان حور بہشتی
میں نر ایڑا پار او تارو	کہین ڈوب نجاے کشتی

ایضاً

تہارے زلفون کا پھندا	جیسے کاری نیر یا جیندا
بندن را کہیو کرم و شفقت	ذن سے پیا میں تیرا ہون بندا

ایضاً

گھنی گھنی بوندن برسے پانی	ایسے سمے مین آبل جانی
وا دُر مور پپیہ بولے	ساون دی مہمانی

ایضاً

از نتیجۂ فکر فلک فرسا کے پادشاہ سخن اوستاد زمن عالیجناب
نواب مرزا خان بہادر نواب ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک
بلبل ہند جہان اوستاد حضرت داغ دہلوی مدظلہ العالی

اوستاد مصنف

اے بہادر جناب صولت جنگ
دین و دنیا کا ہے مزا اسمین
کیسے باہم ہین شوخی و تمکین
اسکو حسن قبول دے یارب
سال پوچھا جو ختم دیوان کا

ہمنے دیوان آپکا دیکھا
چاہیے اسکو دیدۂ بینا
کیسے توام ہین لفظ سے معنے
داغ کی اب یہی دل سے دعا
چشمۂ فیض جاری۔ اسکو کہا

چکیدۂ قلم مرصع رقم بحر مواج سخندانی مہر انور سپہر
جہاد و سپاہی عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد

پیشکار بہادر و وزیر افواج سرکار عالی دام اقبالہ

شاعر رنگین بیان ماہر ہر علم و فن
طبع عقدہ نظم او دلکش نظم کمال
مصرع موزون او سرو گلستان بہار
رنگِ مداحش بود در دلق زلف بتان
جست چو تاریخ شاد ناظم جاوید بیان

قمری سرو کمال بلبل باغ دکن
رشک دہ کاشی و عنصری و برہمن
جامۂ رنگین او صد چمن اندر چمن
سرخی تشنجرفا و رشک عقیق یمن
گفت سروش بخوان - طوطی شیرین سخن
۱۳۱۴

تقریظ و تاریخات طبع زاد منبع فضل و کمال شاعر
بیمثال حاکم قیل و قال عارف صاحب جناب شیخ کامل
محقق و اصل عالیجناب مجتہد مولوی احمد علی صاحب
صدیقی القادری المتخلص قاضی ادام اللہ برکاتہم

راہ و رسم شیوۂ پاک آداب محبت ؤ رواج سکۂ نقد مالا مال بازار الفت

کمال جزو کل شعر و شاعری ؤ قانون روزگار عزیز سحر سامری

سوح فراز دیباچہ گلستان نادر معانی ؤ باد بہار سر لوح بوستان راز دانی

طغرائے ہوائے آمال ؤ فرمان برق خیال

آرائش دفاتر صنوف کمال ؤ پیغام مفید وصال

شکایت سوز بار ہجران ؤ قصۂ عجیبہ تمنائے وصل مہوشان

طبیعت ما آبالی کا نقش و نگار ؤ عنایت کلی استاد کا یادگار

گوہر بے نظیر بحر معانی ؤ در منثور گنج نطق یزدانی

یعنی وہی ہمارا آشنا نیاز کا حدیقہ کلام ؤ گوہر نظام حبیب الہام

راستی و وفاداری کا ماہ پارہ آئینہ ؤ بام نگاہ محبت و مروت کا زینہ

بنائے محبت کی مستحکم جڑ ؤ [illegible]

کیا تلاش ہے کیا طبیعت ہے ٭ کیا پیکر مجاز کیا عروس حقیقت ہے

وصف پیچیدۂ آب روان میں رود دریا ہے ٭ لازم بیان آتش میں آگ کا جوش ہے

خاک کا بیان آدم سزائے عجز کا نمونا ٭ ہوا کا ذکر ہی اک طوفان کا سامنا

ہر نقطہ دیوان نکتۂ منزل راز و نیاز ہے ٭ مجاز مبہم سراسر حقیقت اعجاز ہے

کہیں گلستان شاداب کی جہان بہا بہار ٭ شوخی گل کلی کی دل جفا و بہار

بلبل شیدا کی جھنک قمری کا شور ٭ طاؤس کا نقش و نگار پرند کا زور

ہوائی نسیم بہاری کا ہو اگلستان میں شلالا ٭ صیاد یا سدا ر کا غرض سے تلملانا

خزاں کا ملال باندھا تو سب مچائی ٭ سوز فراق بلبل کو لب لایا آگ لگائی

دیوان نہیں راز دل کا واقعی خزانہ ہے ٭ کلام سنا شاہد رب عاشقانہ ہے

ہر مصرعہ مصرعہ ابروے لیلی ہے ٭ ہر مطلع مطلع حسن زلیخا

زہے بنیاد عزیز القدر صولت جنگ بہادر ٭ دیوان فی الاوثر اک دریا سخن بے بہا

طبع شند دیوان صولت جنگ عابد نہانی	انتخاب روزگار و قوت طبع قوی
اندرین مصرعہ مبین رت نہان و ہم عیان	سال فصلی یک ہزار و ہفت صد نہ نیری

۱۳۰۷

ولہ بصنعت حروف مہملہ در وصف مصنف اگردو

مصرعہ پائین کہ آنرا ابتدا و ضرب گوئید محسوب کنند تاریخست

وهو هذه

وہ مصدر علم حامل حلم و وداد	وہ ماہ کمال سالک راہ سداد
الہام کا اوسکا اسم و الا اسم در سن	گو ہر اوسکا کلام ہم سلک بعاد

۱۴ ۹۳ ۴ ۱۳ ۶۹

ولہ بصنعت حروف منقوطہ

مرحبا صد مرحبا آفرین صد آفرین	عابدا عالی تبار و شاعر صنا و خاص
باعث تفریح دل شد طبع دیوان شما	دیدہ جانست از شما این نظم بین یادگار
بہر تحریر سن طبعش بمن ترغیب داد	نو عین نظام الدین محمد باوقار

با ہمہ تعلیل فرصت شغل ہای خویش — بود در د التماس او بخاطر ناگوار

بس دریں مصرع عدد نقطہ دار آمدش — طبع شد دیوان خوب وخوش کشادہ مہ نگار

۱۳ ۱۴

ولہ

کیا قصیدہ کیا غزل کیا کوئی تاریخ بلیغ — شاعری میں اپنی قاصی فیض کا سب رنگ ہے

ہے یہ ظاہر سب پہ ہم جس رنگ میں آجائینگے — ہے انکو کہا رنگ اپنا اور نرالا ڈھنگ ہے

ہاں تعلی تو نہیں یا شیخی کیلیے — مقتضائے شاعری ہے خیر عذر لنگ ہے

روشنی طبع میں بس میں بلاشبہ قاصر — بے لڑائی مجھسے حاسد کو عدو کو جنگ ہے

ہیں دکن میں اپنے ہم بھی نبق ہندوستان — ہند والے ہیں یہاں کے ہند سے و فرنگ ہے

آئینہ خانہ میں ہوتی ہے صفا کی پرورش — تہ نشین طینت زنگا وصف زنگ ہے

جوہری کو جوہر ذاتی کی ہوتی ہے پرکھ — وہ جو جوہر ہے وہ جوہر سنگ بھی ہے سنگ ہے

سنگ و جوہر کی حقیقت ایک ہے پر فرق ہے — کوئی ہمسنگ شرف ہے اور کوئی پاسنگ ہے

ولہ

ہمکو تھی یہہ دیوان چھپا عابدؔ کا	صحبت سے مریضان سخن ہیں مسرور
تاریخ کے واسطے نہیں فکر ضرور	کافی ہے یہہ جملہ " نسخہ صحت جمہور" ۱۳۰۳

نتیجۂ طبع وقاد افضل العرفا اکمل العلما جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب ابو طاہر اوستاد عربی مصنف وخلیفہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ

شد ز دیوان حضرت عابد	باب اسرار معرفت مفتوح
فی البدیہہ باتشان ام	گفتمش سال چاپ نغمۂ روح

از فکر بلند آسمان پیوند طبع وقاد جناب محمد مظہر علی صاحب اوستاد خوشنویسی مصنف

باکمال صنعت شعر و سخن در معرفت	گشت مطبوع نوبان دیوان صنوبت خنک ما

چون نمودم فکر سالِ طبع آن کلکِ خرد — زد رقم دیوانِ بے عنوانِ لتِ جنگ را

۱۲ ۱۳

وله

از عنایاتِ خدا تصنیف دیوان عجیب — گرد صولت جنگ نوّاب بلند القاب را

بهرِ سالِ طبع آن شد در دلم القا عجیب — گفت دیوانے بفکرِ عالی نوّاب را

۱۲ ۱۳

وله

حبذا طبعزاد صولت جنگ — شد مرتب بوقعت و شانے

ہاتفِ غیب بہرِ تاریخش — گفت این بے نظیر دیوانے

۱۲ ۱۳

وله

نسخه بابِ صولت جنگ چون تصنیف کرد — گوہرِ بحرِ معانی کاندرین دیوان سفت

ہاتفِ غیب از پے سالش بگوشِ خاطرم — طبع شد دیوان چه نیک و دلپسند و خوب گفت

۱۲ ۱۳

نتیجهٔ طبعِ شاعرِ عالی فکر قادر حسین صاحب المتخلص به قادر

میرے نوابکا کلام ہے یہ	جسکے دیکھے سے دلکو ہو راحت
ہے یہی سال طبع کی تاریخ	شوق افزا کلام پر صولت

نتیجہ فکر رسا و طبع زاد طبع بزرگانہ جناب غلام محی الدین صاحب المتخلص بہ شیدا

مطلع مہر ہے یہ مطلع دیوان کیا ہے	چہرہ حور ہے یہ صفحہ دیوان کیا ہے
فکر تہارنے کی تو یہ کہا ہاتف غیب	گنج عرفان کا ہے عابد ترا دیوان کیا ہے

نتیجہ فکر رسا می نادر محمد عبد القادر صاحب المتخلص بہ روشن

تحویلدار قراش تھانہ حضور پر نور اہتمام مصنف

خوش بخواند گر کسے این را دمے	دور گردد از دلش رنج و غمے
زانکہ از عرفان نشانے میدہد	زخمہائے خستگان را مرہمے
فکر کردم چون پئے تاریخ طبع	ہاتف غیبم ندا کرد و ہمے
نغمۂ روحیست روشن برملا	نغمۂ داؤد جان عاشقے

نتیجۂ ذہنی فکر حاجی محمد ابراہیم صاحب سوداگر المتخلص بہ آرزو

چو این دیوان دلکش طبع شد احسن ترکیبش	زہر سو بر مضامینش صدائے مرحبا آمد
بفکر سال تاریخش عدو بیدل شد و گفتم	بہارستان صولت جنگ - از ہاتف ندا آمد

طبعزاد جناب عبداللہ حسینی صاحب حسینی

نواب عظام صولت جنگ	حسان زمان و فخر سحبان
دیوان جو لکھا ہے نغمۂ روح	نظارہ سے مست ہو دل و جان
مقبول جہان پذیر عالم	منظور سخنور و سخندان
غمزہ و کرشمہ ناز و انداز	ہر شعر غزل سے ہے نمایان
مقطع ہے برنگ مہر روشن	مطلع ہے بسان ماہ تابان
تاریخ کی میں نے فکر کی جب	دل نے کہا یاد او سی آن
از روئے بیان سال ہجری	کہدے تو حسینی نظیر دیوان

ولہ

جبکہ صولت جنگ بہادر نے بنایا
بعد نیل اور منتخب دیوان کہا

چست بندش اور نئے مضمون کو
جو سنا جی سے کہا آمرحبا

یاد ہاتف نے سر شاش سے
سال بولا ارمغان نے بہا

بجوش فکری سیتل پرشاد جیو المتخلص بہ خرم تلمیذ حضرت جناب مولانا فیض صاحب قدس سرہ

شد مرتب چوں این دیوان عالی بہر دلنواز
ہست یک یک شعر او مقبول عالم دلکشا

خوب در فصلی نوشتی خرم این تاریخ طبع
طبع شد دیوان صولت جنگ سعد و جان فزا

طبع زاد رائے بشن داس صاحب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی

نغمہ روح از کمال شوق دل
کرد تصنیف صاحب مقبول فیض

ہجری و فصلی ازین مصرع بدان
منظر لطف آمدہ ۔ مشمول فیض

ولہ

نغمهٔ روح با شعار لطیف و فایق
فرحت افزای دل طبع سخندان آمد

سال طبعش بسی ہاتف غیبی گفته
چشمهٔ نور سخن - نظم درخشان آمد
۱۲ ۱ہ۱

ولہ

نغمهٔ روح ز تصنیف جناب عابد
شهره گشته در آفاق ز فضل یزدان

سال طبعش بسن عیسوی اندر طبعم
نظم خوش - گشته از ان گلشن عالم خندان
۶۱۸ ۱ ۹۶

ولہ

دیوان نغز شد چو مرتب ز فضل حق
سو سوم گشت نغمهٔ روح از پی بقا

نظم است آنکه معرفت و راز معنوی
خیزد بصد ترانه ز ہر شعر بر ملا

انشوران معرفت و اہل معنوی
مست الست گشته از ان نسخ دلکشا

تاریخ سال طبعش خیال کرد
در مصرع اخیر من و سال شد ادا

شعرای هند و راه شناسان علم و فضل	گردیده اند شیفته بر نظم خوش نوا

ولہ

نوبهار چمن فیض و کرم صولت جنگ
ناظم صلیبش که میر عابد علیخان آمد

بمذاق سخنش هست تخلص عابد
پیش ارباب سخن صاحب دیوان آمد

شان و شوکت همه اهل مراتب بالا
در بلندی و حشم سر فرهی شان آمد

عابد و متقی و زاهد و صوفی و خلیق
عالم و فاضل و هم صاحب عرفان آمد

نغمه روح نموده چو مصنف بتصنیف
طبع شعرای جهان مدح ثناخوان آمد

در ثناخوانی دیوان مصنف بر قسم
چند اشعار از این راقم نادان آمد

این سخن گوی من نیست تعلیم کتاب
گر از صحبت شعرای سخندان آمد

هر غزل هست نگاهی چو عروس زیبا
یا پری پیکری از ملک سلیمان آمد

حسن مطلع کلاز و مهر منبعش بطلوع
شان مقطع صفت ماه درخشان آمد

سطر زیبا روانست چو تسنیم بہشت ۔ زیب ہر صفحہ آن رشک گلستان آمد
رونق و آب مضامین ہلالی تحریر ۔ زینت گوہر یاقوت بدخشان آمد
آب رنگینی الفاظ و حروف کلمات ۔ رنگ افزای گل و نرگس و ریحان آمد
صورت موکرانست نکاتش باریک ۔ نقطہ ہا حسرت خال رخ خوبان آمد
سال طبعش چو تاریخ نداکرد اعجب ۔ چمنستان سخن نظم گل افشان آمد

تاریخ طبعزاد شمشیر بہادر جیو علاقہ دار عالیجناب نواب صولت جنگ بہادر دام ظلہ

آفتاب شعور صولت جنگ ۔ نغمۂ روح شد از این تصنیف
سال طبعش بگفت ہاتف غیب ۔ صورتی خوب دلپذیر لطیف

از حکیم میر نادر علی عدد فرزند حضرت شعلہ مرحوم

منطبع گردید و ایں تصنیف فصیح و ہم بلیغ ۔ چون ز تصنیفات صولت جنگ ذی جاہ و مال

بسال طبعش ملہم غیبی بمن آن رعد گفت | بہست این دیوان عابد لاجواب و بیمثال
۱۳۰۱ف

از نتیجہ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

گشت مطبوع چہ دیوان فصیح | ہست از فکر تمام عابد
صفدری گفت مسرت مدام | بے مثال ہست کلام عابد

تاریخہاے طبع دیوان ریختہ قلم بدیع رقم شاعر خوش فکر
عالیجناب میر تراب علی صاحب ناز و صنیعہ داروغہ خزانہ عامرہ سرکار عالی

ہے امیر محفل دکن کے شاعر سنجیدہ سخن | ننگ ہیں خود مشہور دیوان ہی پاک از عیب
ہند میں اب زور ہی مشہور اس کا سا طبع | واہ اچھا چھپا دیوان صولت جنگ کا
۱۳۰۱ھ

ایضاً

جملہ عالم را منور کرد از انوار خویش | آفتاب شاعری بر آسمان طبع تافت
زور مشتاق و ہوا خواہش چو جوشش تاریخ گفت | انطباع بے بہا دیوان صولت جنگ یافت
۱۳۰۱ھ

ایضاً

امیر با مدار و شاعر با شوکت
قسم زد از ره حسن جذ پیام مصرع تاریخ

کلامش آنچنان خوشتر که گویندش چاہ نیک
بند مطبوع جان دیوان صولت جنگ عالی نیک

از نتیجہ فکر رشید الدین خان المتخلص عالی منیجر مطبع فخر نظامی تلمیذ رشید حضرت سیکش تہانوی

ہو گیا طبع آج وہ دیوان
لکھدو تاریخ از سر انصاف

جس سے عالی ہے نام صولت جنگ
روح پرور کلام صولت جنگ

از نتیجہ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

واہ کیا ہی خوب ہی دیوان صولتجنگ کا
تم بھی سال طبع اسکا صفدری کہدو رقم

جسکو دیکھا جان و دل سے اسکا اب مشتاق ہے
واقعی دیوان عابد تحفہ عشاق ہے

تاریخ

۱۴ ۱۳

صحت نامۂ نغمۂ روح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	برتائو	برتاو	۵۰	۵	ترےزلف کی	تری زلف کی
[illegible]	۱	میرپچان	مرسجان	۵۲	۱۱	ترے	تیرے
"	۲	ڈھونڈھ	ڈھونڈھ	۵۵	۳	بھی	نبھی
				۵۶	۳	رحمت کو اوسکے	رحمت کو اوسکی
"	۳	میرا	مرا	"	۴	ساری	سارے
"	۹	میرا	مرا	۶۲	۹	ایک جگہہ	اک
۸	۵	ایک	اک	۶۵	۲	کے طرف	کی طرف
				۶۹	۱۱	میرا	مرا
"	۲	مری زبان سے	مرے زبان سے	"	۵	نہ کچھہ خواہش	نہیں خواہش
۱۲	۲	جستجو ہیں جسکے	جستجو ہیں جسکی	۷۵	۳	تہان ہیں	نہان ہو
۱۳	۳	نام گلستان سے	نام بزرشان سے	۸۴	۹	تری بازو	ترے بازو
				۸۶	۲	پی تو زاہد	پی تو لو زاہد
۳۰	۱۰	حاجتا نکی	حاجات کی	۸۸	۳	دربانونکو	دربان کو
				"	۱۴	اونکے	اونکی
۴۷	۳	نہ کہلا	نہ کھلا	۹۳	۲	اپنی	اپنی